COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

12

اے حمید کے عینک والا جن

مُردے کھانے والی چڑیل

عینک والا جن
عینک والا جن عینک والا جن عینک والا جن

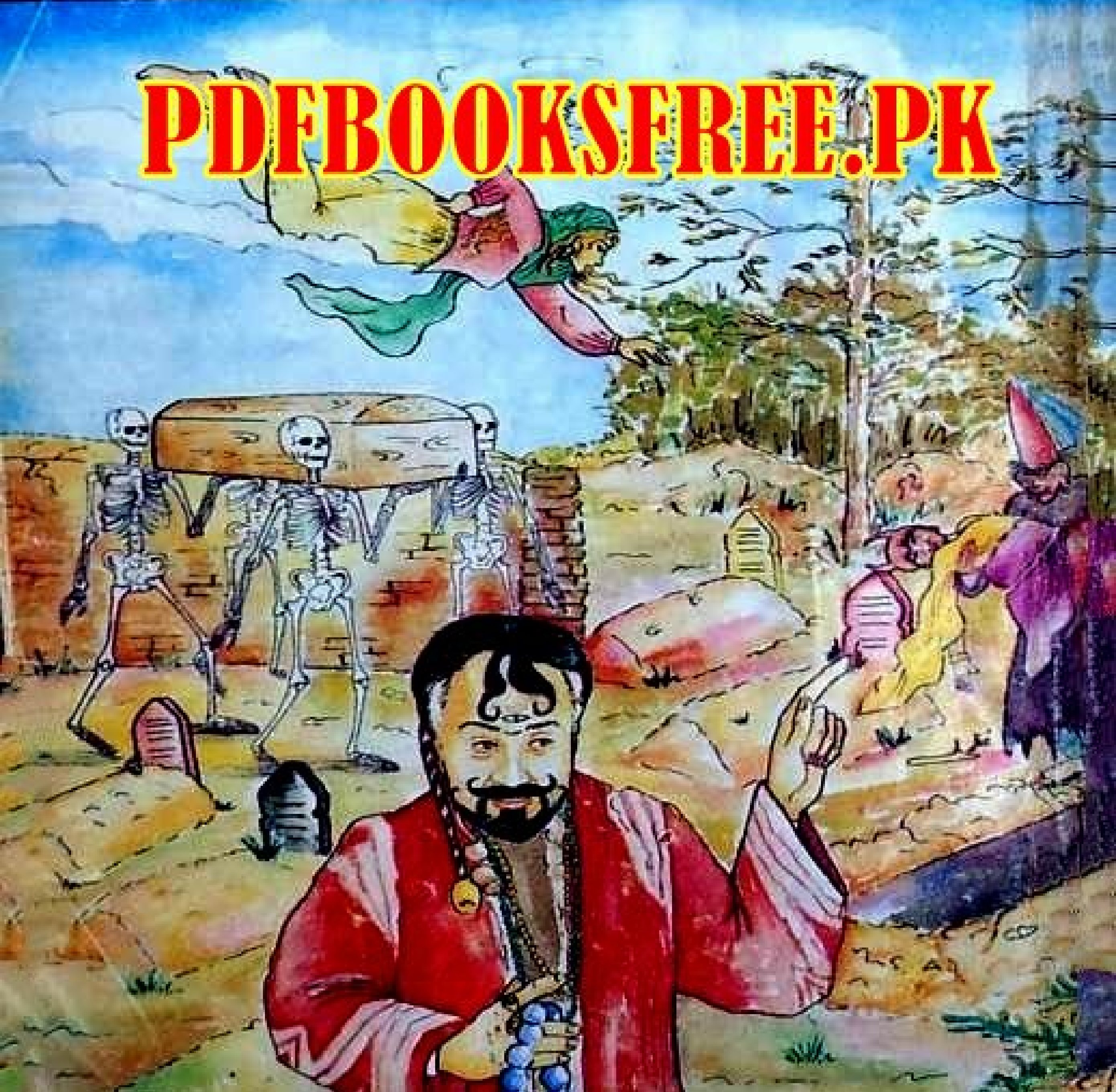

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"عینک والا جن" نمبر 12

مردے کھانے والی چڑیل

اے حمید

737

ترتیب، پبلشرز۔ اردو بازار لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

اہتمام اشاعت

منصور احمد بٹ

طاہر ایس ملک

جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

پبلشر : شیخ زبیر عزیز

پرنٹر : ادارہ عبدالرشید پرنٹرز لاہور

سرورق : عظمیٰ اسلام آبادی

کمپوزنگ : عقیل عمر، عامر ملک

قیمت : =/15 روپے

ترتیب پبلشرز 1- میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

نسطور کی یاجوج ماجوج سے لڑائی

ایک اژدہا نے نسطور کو زبان میں لپیٹ کر اپنے منہ میں دبوچ لیا دوسرے اژدہا نے زکوٹا کو لپیٹ کر منہ میں دبوچا اور دونوں پھنکارتے، ڈکارتے واپس مڑے اور دریا پار کر کے خطرناک اندھیرے جنگل میں گم ہو گئے۔

نسطور اور زکوٹا دونوں بے ہوش ہو چکے تھے۔ جب انہیں ہوش آیا تو انہوں نے دیکھا کہ جنگل میں رات کا وقت ہے۔ آگ کا الاؤ جل رہا ہے۔ وہ دونوں ایک درخت کے ساتھ رسیوں سے بندھے ہوئے ہیں اور دس بارہ اژدہا ان کے ارد گرد بیٹھے ان دونوں کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ نسطور نے کہا۔

"زکوٹا! میرا جسم سن ہو گیا ہے۔ میرے ہاتھ پاؤں حرکت نہیں کر رہے۔"

زکوٹا بولا۔ "میرا بھی جسم سن ہو گیا ہے۔ شاید اژدہوں کی زبان کا اثر ہو گیا ہے۔ مگر ہماری طاقت ہمارے پاس ہے۔ نعرہ لگا کر ابھی غائب ہوتے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہیں۔ میرا ہاتھ پکڑو۔"

نسطور نے اپنا ہاتھ زکوٹا کے ہاتھ کے اوپر رکھ دیا۔ رسیاں ان کے ہاتھوں کے قدرا اوپر بندھی ہوئی تھیں۔ زکوٹا نے گرج دار نعرہ لگایا۔

"زہپی توق۔"

انہیں یقین تھا کہ نعرہ لگتے ہی دونوں غائب ہو جائیں گے۔ مگر ایسا نہ ہوا۔ جیسے ہی زکوٹا نے نعرہ لگایا دونوں کو ایک زبردست جھٹکا لگا جیسے بھونچال آ کر رک گیا ہو۔ زکوٹا نے اپنے آپ کو اور نسطور کو دیکھا اور بولا۔ مگر اس سے بولا نہ گیا۔ پہلے ان کا صرف جسم سن ہوا تھا اب زبان بھی پتھر بن گئی۔ نسطور کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ اس کی زبان نے بھی بولنے سے انکار کر دیا۔ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو کہا کہ ہماری زبانیں بند ہو گئی ہیں۔ ہم بول نہیں سکتے۔ ان کے چہروں پر ایک لمحے کے لئے دہشت کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ دونوں دل میں خوف زدہ تھے کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔ ان کی طاقت کیسے ختم ہو گئی ہے۔

اژدہا آگ کے پاس بیٹھے زکوٹا اور نسطور کو لال لال آنکھوں سے گھور رہے تھے۔ انہوں نے زکوٹا کے نعرے کی آواز سنی تھی مگر ان پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ اژدہا انسان جانتے تھے کہ یہ دونوں اب ان سے بچ کر نہیں جا سکتے۔ اژدہوں نے ایک خاص رسم کے مطابق دونوں کو ایک خاص وقت تک درخت کے ساتھ آگ کے سامنے باندھے رکھنا تھا۔ اس کے

بعد ان کے جسموں پر خاص قسم کا تیل لگا کر جھونپڑی میں بند کر دینا تھا۔ پھر سورج نکلنے سے پہلے دونوں کو نکال کر سب اژدہوں نے ان کے جسموں کے ٹکڑے کر کے انہیں ہڑپ کر جانا تھا اور ان کی ہڈیاں تین دن کے بعد بستی میں جا کر پھینک آنی تھیں اور وہاں سے مزید دو نئے آدمیوں کو کھانے کے واسطے ساتھ لانا تھا۔ سامنے ایک غار کا منہ تھا۔ نسطور اور زکوٹا بے بسی کی حالت میں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے اور آہ بھر کر رہ جاتے۔ دونوں کے جسم بے حس ہو چکے تھے۔ وہ سن سکتے تھے مگر بول نہیں سکتے تھے۔ اپنے ہاتھ پاؤں کو ہلا بھی نہیں سکتے تھے۔ صرف آنکھیں ہلا کر ادھر ادھر دیکھ سکتے تھے۔

اژدہا اپنے خوفناک منہ کھولے ان دونوں کو گھورتے چلے جا رہے تھے۔ ایک اژدہا اپنی جگہ سے اٹھ کر ان کے پاس آیا۔ اس کے جسم سے بخارات سے اٹھ رہے تھے۔ اس نے زکوٹا کے قریب آ کر اپنا منہ کھولا۔ زکوٹا کو اس کے لمبے لمبے نوکیلے دانت نظر آئے تو اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اژدہا نے اب نسطور کے قریب منہ لا کر اسے اپنی لال لال انگارہ ایسی آنکھوں سے دیکھا اور منہ سے ایک پھنکار کی آواز نکالی اور زمین سے اچھلا۔ پھر واپس اپنی جگہ پر دوسرے اژدہوں کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ اتنے میں باری باری دو زبردست پھنکاریں سنائی دیں۔ سارے اژدہا اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے باقی جسم انسانوں ایسے تھے مگر گردن کے اوپر وہ اژدہا تھے۔ ان کے جسموں پر کالے کالے بال اگے ہوئے تھے۔ وہ بن مانس لگ رہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھے۔ ان کے قد یاجوج ماجوج کے قد سے چھوٹے تھے۔ پھنکاروں کی ڈراؤنی آواز غار میں سے آئی تھی۔ سب اژدہا غار کی طرف تکنے لگے۔

اتنے میں غار کے اندر سے یاجوج ماجوج اژدہا باہر نکلے۔ وہ جھک کر غار سے باہر آئے کیونکہ ان کے قد بڑے لمبے تھے۔ ان کے سر جو اژدہا کے سر تھے درختوں کی شاخوں سے ٹکرا رہے تھے۔ وہ آہستہ آہستہ پھنکارتے، ڈکارتے، قدم قدم چلتے آگ کے الاؤ کے پاس آ کر رک گئے۔ سارے اژدہا سر جھکائے کھڑے تھے۔ نسطور اور زکوٹا آنکھیں کھولے انہیں تکنے لگے۔ انہیں اپنی موت سامنے نظر آ رہی تھی۔ وہاں سوائے خدا کی ذات کے ان کی مدد کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ یاجوج ماجوج قدم قدم چلتے دونوں کے سامنے آ گئے۔ ان کے منہ اچانک کھلے اور اندر سے لمبی لمبی زبانیں جو کئی فٹ لمبی تھیں تیر کی طرح نکل کر زکوٹا اور نسطور کے جسم سے ٹکرائیں۔ مگر زکوٹا اور نسطور کے جسم سن تھے۔ بے جان تھے۔ انہیں محسوس نہ ہوا۔ لیکن ان پر خوف طاری ہو گیا وہ سمجھ گئے کہ بس اب یہ اژدہا ان کی تکا بوٹی کر دیں گے۔ مگر ابھی انہیں ہڑپ کرنے کا وقت نہیں آیا تھا۔

یاجوج ماجوج ایک چیخ مار کر واپس مڑے اور آگ کے پاس کھڑے ہو گئے۔ یاجوج نے اپنی اژدہوں کی زبان میں کہا۔ "ان کو تیار کرو۔"

زکوٹا اور نسطور سانپوں اژدہوں کی زبان سمجھتے تھے۔ وہ یہ سن رہے تھے۔ ایک اژدہا یہ سن کر اٹھا۔ نسطور اور زکوٹا کے قریب آیا اور ان کے

جسموں پر اپنی زبان نکال کر پھیرنے لگا۔ اس کی زبان سے تیل نکل رہا تھا جو دونوں کے جسم پر لگتا جاتا تھا۔ جب اژدہا نے دونوں کے جسم پر تیل مل دیا تو اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گیا۔

تب یاجوج نے حکم دیا۔

"انہیں جھونپڑے میں لے جا کر بند کر دو اور جشن منانا شروع کرو۔ سورج نکلنے سے پہلے ان دونوں کو زندہ کھائیں گے۔"

دو اژدہا اٹھے انہوں نے اپنے بالوں بھرے کالے کالے چھپکلی ایسے ہاتھوں سے رسیاں کھول دیں۔ جیسے ہی رسیاں کھلیں زکوٹا اور نسطور زمین پر گر پڑے۔ کیونکہ ان کے جسم سن ہو چکے تھے۔ اژدہوں نے انہیں اٹھایا اور چند قدم کے فاصلے پر بنی ہوئی ایک جھونپڑی میں لا کر ڈال دیا۔ جھونپڑی بانس کی تھی۔ اس کے دروازے کو بند کر کے باہر ایک اژدہا پہرہ دینے کے واسطے بیٹھ گیا۔

جھونپڑی میں اندھیرا تھا۔ مگر زکوٹا اور نسطور ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ وہ ایک دوسرے سے بات نہیں کر سکتے تھے۔ ان کی بولنے کی طاقت ختم ہو گئی تھی۔ وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکتے تھے۔ جیسے اژدہا انہیں پھینک گئے تھے وہ ویسے ہی وہاں پڑے تھے اور کبھی کبھی بے بس خاموش آنکھوں سے ایک دوسرے کو دیکھ لیتے تھے۔ دونوں یہی سوچ رہے تھے کہ صبح ہونے سے پہلے انہیں اژدہا کھا جائیں گے اور پھر ان کا نام و نشان بھی نہیں رہے گا۔ مگر دونوں اپنے دل میں خدا کو یاد کر رہے تھے اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسی سے زندگی کی دعا مانگ رہے تھے۔ باہر اژدہا آگ کے گرد رقص کرتے ہوئے جشن منا رہے تھے۔ ان کی پھنکاریں رات کے سناٹے میں گونج رہی تھیں۔ وہ حلق سے طرح طرح کی ڈراؤنی پھنکاریں اور آوازیں نکال رہے تھے۔ رات ڈھلتی جا رہی تھی۔ آخر رات کا پچھلا پہر آگیا۔ ان دونوں کی موت کا وقت بھی آگیا تھا۔

ایک دم سے جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور دو اژدہا پھنکاریں مارتے جھومتے جھامتے اندر آئے۔ نسطور اور زکوٹا کو اٹھا کر کندھوں پر ڈالا اور باہر نکل گئے۔ باہر آگ کا الاؤ روشن تھا۔ اژدہا اب ڈانس کرنے کی بجائے نیم دائرہ بنا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے درمیان ایک تخت پر یاجوج اور ماجوج بیٹھے تھے۔ دونوں کے ہاتھوں میں لمبے لمبے چھرے تھے جو آگ کی روشنی میں چمک رہے تھے۔ نسطور اور زکوٹا نے دل میں سوچا کہ موت کا وقت آگیا ہے۔ انہوں نے دل میں خدا سے دعا مانگی۔ دونوں نے ایک ہی دعا مانگی کہ اے خدا اگر تیری یہی مرضی ہے کہ ہم ان اژدہوں کی خوراک بن جائیں تو ہم تیری رضا کے ساتھ راضی ہیں۔ ہم مرنے کے لئے تیار ہیں۔

یاجوج ماجوج نے اشارہ کیا کہ دونوں انسانوں کو ہمارے سامنے لا کر لٹا دو تاکہ ہم ان کے پیٹ چاک کر کے سب سے پہلے ان کے دل نکال کر کھا جائیں۔ ان کا یہی طریقہ تھا۔ ہر تین دن کے بعد رات کو وہ بستی سے جو دو آدمی پکڑ کر لاتے انہیں رات کے پچھلے پہر رسم کے مطابق یاجوج ماجوج

کے آگے بالکل سیدھا لٹا دیا جاتا تھا اور پھر یاجوج اور ماجوج ایک ساتھ اپنے اپنے چھروں سے بدنصیب انسانوں کے پیٹ چاک کر ڈالتے اور پیٹ کے اندر ہاتھ ڈال کر گرم گرم دھڑکتا ہوا دل نوچ کر نکالتے اور انہیں کھا جاتے تھے۔ جیسے ہی وہ دل نکال کر کھاتے سارے اژدہا خوشی سے اچھلنے لگتے۔ اس کے بعد یاجوج ماجوج انسانوں کی گردنیں اتار کر کھانے لگتے اور باقی کا جسم دوسرے اژدہوں کے حوالے کر دیا جاتا جو دیکھتے دیکھتے ان کی تکا بوٹی کر کے ہڑپ کر جاتے تھے۔

نسطور اور زکوٹا کے ہاتھ پاؤں باندھ کر انہیں یاجوج ماجوج کے آگے تخت پر بالکل سیدھا لٹا دیا گیا۔ نسطور یاجوج اژدہا کے آگے تھا۔ ماجوج کے آگے زکوٹا پڑا تھا۔ یاجوج نے نسطور کے پیٹ پر سے کپڑا ہٹا دیا۔ ماجوج نے زکوٹا کے پیٹ پر سے کپڑا ہٹا دیا۔ دونوں نے اپنے اپنے چھرے بلند کئے وہ ان دونوں کے پیٹ چاک کرنے ہی والے تھے کہ اچانک ایک زلزلہ سا آگیا۔ زکوٹا کا جسم ایک دم گرم ہو گیا اس کی طاقت واپس آگئی۔ اس نے زور سے نعرہ مارا۔

"زیبی نوف"

نعرے کی گرج سن کر سارے اژدہا پیچھے پیچھے ہٹ گئے۔ نسطور کی طاقت بھی کسی غیبی اثر سے واپس آگئی۔ اس نے بھی ایک بلند جنوں والا نعرہ لگایا۔ دونوں نعرہ لگاتے ہی غائب ہو گئے۔ یاجوج اور ماجوج اژدہا حیران پریشان ہو کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ وہ پھنکارتے ہوئے غصے سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بولے۔

"ہمارا شکار کہاں گیا ہے؟ اسے پکڑو۔"

ان کا شکار یعنی نسطور اور زکوٹا وہیں پاس ہی کھڑے تھے مگر غائب تھے۔ زکوٹا نے نسطور سے کہا۔

"نسطور بھائی! میں اپنی کام شروع کروں؟"

نسطور نے کہا۔ "تم اپنا کام شروع کرو۔ میں اپنا کام شروع کرتا ہوں۔"

اس کے ساتھ ہی دونوں کے منہ سے آگ کے شعلے نکل کر اژدہوں پر آسمانی بجلیاں بن کر گرنے لگے۔ سب سے پہلے انہوں نے یاجوج اور ماجوج کو شعلوں میں جلا کر بھسم کر ڈالا۔ اس کے بعد باقی اژدہوں پر آگ کے شعلے گرنے لگے۔ کچھ وہیں جل کر راکھ ہو گئے۔ کچھ بھاگ کر غار میں جا چھپے۔ زکوٹا نے کہا۔

"ہم غار کو آگ لگا دیتے ہیں۔"

زکوٹا اپنا منہ غار کے پاس لے گیا۔ اس نے زبی توف کا نعرہ لگایا اور غار کے اندر آگ لگ گئی۔ اژدہوں کے چیخنے پھنکارنے کی آواز بلند ہوئیں اور پھر خاموشی چھا گئی۔ وہاں جتنے اژدہا تھے وہ سارے کے سارے جل کر راکھ ہو چکے تھے۔

تب نسطور نے زکوٹا سے کہا۔

"زکوٹا بھائی! خدا نے ہمیں عین وقت پر طاقت عطا کر دی۔ ہمیں خدا

کا شکر بجا لانا چاہیے۔"

زکوٹا بولا۔ "ہاں نسطور بھائی! خدا کی رحمت نے ہماری زندگی بچا لی ہے۔ وہ زلزلے کا جھٹکا خدا کی طرف سے تھا جس نے ہماری کھوئی ہوئی طاقت ہمیں واپس لا دی۔ چلو۔ اب بستی والوں کو چل کر یہ خوش خبری سناتے ہیں۔"

اس وقت تک دن کی روشنی پھیل چکی تھی۔ زکوٹا اور نسطور غائب ہو کر فضا میں بلند ہوئے اور تیزی سے اڑتے ہوئے انہوں نے دریا پار کیا اور پہاڑوں کے درمیان بستی میں آ گئے۔ بستی کے لوگ اپنے اپنے مکانوں کے باہر جمع تھے اور پریشان نگاہوں سے دریا کی طرف دیکھ رہے تھے۔ نسطور اور زکوٹا ان کے پاس جا کر ظاہر ہو گئے۔ بستی کے لوگ انہیں زندہ دیکھ کر خوشی سے نعرے لگانے لگے۔

نسطور نے کہا۔

"بھائیو! ہم نے یاجوج ماجوج اژدہوں اور ان کے سارے ساتھی اژدہوں کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا ہے۔ وہ سب جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔ اب تم لوگ آزادی سے یہاں رہو۔ چلو پھرو اور خوش و خرم زندگی بسر کرو۔ تمہیں کوئی کچھ نہیں کہے گا۔"

بستی کے لوگوں نے نسطور اور زکوٹا کو کندھوں پر اٹھا لیا۔ ان کو لے کر جلوس کی شکل میں ساری بستی کا چکر لگایا۔ سب نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ بستی کے بزرگ نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"نسطور اور زکوٹا! کیا ہی اچھا ہو کہ تم دونوں دوست ہماری بستی میں کچھ دن رہ جاؤ اور ہمیں خدمت کا موقع دو۔"

نسطور نے کہا۔ "محترم بزرگ! آپ کی دعوت کا شکریہ مگر ہمیں ایک اور موذی کو ٹھکانے لگانے جانا ہے۔ اس کا نام کالا جادوگر ہے اس کے جادو نے انسانوں کو بڑا نقصان پہنچایا ہے۔ وہ انسانوں کا دشمن ہے۔ اس کو ختم کرنا بڑا ضروری ہے اور یہ ہمارا فرض ہے۔ کیا آپ میں سے کسی کو پتہ ہے کہ کالے جادوگر کی نگری کس طرف ہے؟"

بزرگ آدمی کہنے لگا۔

"بیٹا! ہم نے اپنے بزرگوں سے صرف اتنا ہی سنا ہے کہ کالا جادوگر بڑا شیطان جادوگر ہے اور وہ ایک کالی پہاڑی کے اندر اپنے خفیہ محل میں رہتا ہے جس کی حفاظت چار طاقتور جن اور چڑیلیں کرتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس پہاڑی کے پاس کوئی انسان نہیں جا سکتا۔ کوہ قاف کا کوئی جن بھی وہاں جائے تو طلسمی لہروں کے جال میں پھنس کر ہلاک ہو جاتا ہے اور چڑیلیں اور جن اسے کھا جاتے ہیں۔"

زکوٹا مسکرا کر بولا۔

"ہم جن تو نہیں ہیں مگر خدا کی طاقت ہمارے ساتھ ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ کالے جادوگر کی یہ کالی پہاڑی کس جگہ پر ہے؟"

بزرگ آدمی کچھ سوچ کر بولا۔

"ہم نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ پہلے وہ ہماری دنیا سے دور

کسی دوسری دنیا میں رہتا تھا۔ مگر اب سنا ہے کہ وہ ایک پہاڑی کے اندر محل بنا کر رہنے لگا ہے اور یہ پہاڑی کسی ویران جزیرے میں ہے۔ ہمیں اس جزیرے کا نام بھی معلوم نہیں اور نہ یہ معلوم ہے کہ یہ جزیرہ کس سمندر میں ہے۔"

نسطور نے کہا۔

"شکریہ محترم بزرگ! ہم خود یہ پتہ لگا لیں گے کہ ویران جزیرہ کونسے سمندر میں ہے۔ اب ہمیں اجازت دیں ہم چلتے ہیں۔"

سب نے زندہ باد کے نعرے لگائے اور دونوں دوست زیبی نوف کا نعرہ لگا کر غائب ہو گئے۔

غائب ہوتے ہی وہ بستی سے بلند ہو کر پہاڑوں کے اوپر آ کر ایک طرف پرواز کرنے لگے۔ نسطور نے کہا۔

"زکوٹا! اس کا مطلب ہے کہ ہمیں سارے سمندر دیکھنے ہوں گے۔ سمندروں کے جتنے بے آباد ویران جزیرے ہیں ان سب میں جا کر کالے جادوگر کی کالی پہاڑی کو تلاش کرنا ہو گا۔"

"ہاں نسطور بھائی! ہم یہی کریں گے۔ چلو سمندر کی طرف راستے میں جو کوئی بے آباد ویران جزیرہ آئے گا وہاں دیکھیں گے کہ کالی پہاڑی کہاں ہے۔ آخر ہمیں کسی نہ کسی ویران جزیرے میں کالے جادوگر کی کالی پہاڑی کا سراغ ضرور مل جائے گا۔"

زکوٹا یہ کہہ کر نسطور کی طرف دیکھنے لگا۔ نسطور نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"چلو پہلے ملک چین کے سمندر کی طرف چلتے ہیں۔"

اور ان دونوں نے وہیں سے اپنا رخ ملک چین کی طرف کر لیا۔ اس وقت غیبی لڑکی نیلی بھی فضاؤں میں اڑ رہی تھی۔ مگر وہ زکوٹا اور نسطور سے کافی فاصلے پر ملک کلایا کے سنگلاخ پہاڑوں کے اوپر پرواز کر رہی تھی۔ وہ سر کٹے کے دھڑ کی تلاش میں تھی۔

نیلی کی آنکھوں میں اتنی طاقت تھی کہ وہ دیوار کے آر پار دیکھ لیتی تھی۔ زمین کے اندر بھی دیکھ لیتی تھی اور سمندر کے نیچے بھی اس کی نظر سب کچھ دیکھ لیتی تھی۔ وہ ملک کلایا کے سنگلاخ علاقوں سے نکل کر جیسے ہی بحیرہ روم کے سمندر کے اوپر آئی تو اس نے نظریں نیچے سمندر پر ڈالیں۔ اچانک اسے سمندر کے نیچے ایک انسانی دھڑ نظر آیا جس کا سر غائب تھا۔ نیلی نے فوراً غوطہ لگایا اور سمندر کے اوپر اس جگہ پر آ گئی جہاں سے اسے انسانی دھڑ سمندر کی گہرائی میں بالکل صاف نظر آ رہا تھا۔ نیلی کو یقین تھا کہ یہی دھڑ سر کٹے انسان کا دھڑ ہے۔ وہ غیبی حالت میں ہی سمندر کے اندر غوطہ لگا کر اتر گئی۔ سمندر کی تہہ میں آ کر اس نے دھڑ کو غور سے دیکھا۔ اسے دھڑ میں سے ابدال یعنی سر کٹے کے کٹے ہوئے سر کی ہلکی ہلکی خوشبو آئی۔

نیلی نے دھڑ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ دھڑ سمندر کی تہہ میں کیچڑ اور ریت میں پھنسا ہوا تھا۔ وہ اسی وقت اپنے آپ کیچڑ ریت میں سے اوپر اٹھ کھڑا ہوا۔ نیلی نے دھڑ کے ساتھ گلے میں پڑی ہوئی صلیب لگائی اور کہا۔

"چلو تمہارا سر تمہیں واپس بلا رہا ہے۔"

دھڑ کے اندر سے آواز آئی۔

"تمہارا شکریہ میری بہن! مجھے میرا سر مل گیا تو میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھوں گا۔"

نیلی نے دھڑ کا ہاتھ پکڑا تو دھڑ بھی نیلی کی طرح غائب ہو گیا۔ اب وہ بھی نیلی کی طرح کسی کو نظر نہیں آتا تھا۔ نیلی دھڑ کو سمندر سے نکال کر تیز رفتار راکٹ کی طرح آسمان کی طرف بلند ہوئی اور اپنی خانقاہ کی طرف پرواز شروع کر دی۔

اس دفعہ نیلی بجلی کی تیزی کے ساتھ پرواز کر رہی تھی۔ وہ بڑی جلدی پہاڑی والی خانقاہ پر پہنچ گئی۔ سر کٹے کا سر خانقاہ کے کمرے میں الماری میں بند تھا۔ نیلی نے دھڑ کو تخت پر لٹا دیا اور الماری کھول کر کٹے ہوئے سر سے کہا۔

"ابدال! تمہارا دھڑ میں واپس لے آئی ہوں۔"

کٹا ہوا سر مسکرایا۔

"نیلی! میں تمہارا یہ احسان کبھی نہ بھولوں گا۔"

نیلی نے کٹا ہوا سر دھڑ کے ساتھ لگایا اور اپنے گلے میں پڑی ہوئی سنہری صلیب کو سر کی گردن سے چھو کر کہا۔

"خداوند کے حکم سے اے کٹے ہوئے سر اپنے دھڑ کے ساتھ جڑ جا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسی لمحے سر اپنے دھڑ کے ساتھ جڑ گیا۔ سرکٹا انسان اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے جسم کو غور سے دیکھا۔ گردن پر ہاتھ پھیرا۔ اس کی گردن بالکل ٹھیک جڑ چکی تھی۔ نیلی نے کہا۔

"میں نے اپنا فرض پورا کر دیا۔ اب میں واپس اپنے گرجا گھر والے تابوت میں جا رہی ہوں۔"

سرکٹے انسان نے ایک بار پھر نیلی کا شکریہ ادا کیا۔ نیلی مسکرائی اور غائب ہو کر فضا میں پرواز کر گئی۔

سرکٹا انسان خانقاہ میں ادھر ادھر پھرنے لگا۔ یہ بڑی پراسرار خانقاہ تھی۔ اس کو یاد آ گیا۔ نیلی نے کہا تھا کہ اگر تمہیں رات کو یہاں کچھ پراسرار آوازیں سنائی دیں تو چپ رہنا۔ بالکل مت بولنا۔ سرکٹے کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ معلوم کرنا چاہیے یہاں رات کو کس قسم کی پراسرار آوازیں آتی ہیں۔

اس نے چل پھر کر خانقاہ کے سارے حجروں اور کوٹھڑیوں کو دیکھا۔ وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔ ساری کوٹھڑیاں خالی پڑی تھیں۔ صرف ایک کوٹھڑی بند تھی۔ اس کے دروازے پر بڑا سا تالا پڑا تھا۔ سرکٹے نے جھک کر تالے کو دیکھا۔ تالے پر کچھ طلسمی حرف لکھے تھے جو کسی قدیم طلسمی زبان کے حرف تھے۔ سرکٹا انسان ان کا مطلب نہ سمجھ سکا۔ تالے پر مکڑی نے جالا تن دیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ کوٹھڑی صدیوں سے بند پڑی تھی اور کسی نے اس کا تالا نہیں کھولا تھا۔ سرکٹے نے سوچا کہ تالا کھول کر

دیکھنا چاہیے کہ اس کوٹھڑی میں کیا راز ہے۔ پھر اس کو خیال آیا کہ خواہ مخواہ اپنے آپ کو کسی مصیبت میں ڈالنا عقلمندی نہیں ہوتی۔ بہتر ہے کہ وہ وہاں سے کسی دوسری طرف نکل جائے اور قدیم تاریخی زمانے سے اپنے ماڈرن زمانے کے شہر لاہور پہنچنے کی کوشش کرے۔ اسے اپنے ماڈل ٹاؤن والے دوست رضوان کا خیال آ گیا جس کو سرکٹے نے اپنی انگوٹھی دی ہوئی تھی اور اسے کہا تھا کہ اگر کبھی اس کو اس کی ضرورت محسوس ہو تو وہ انگوٹھی کو رگڑے وہ فوراً آ جائے گا۔

یہ سوچ کر سرکٹا انسان یعنی ابدال خانقاہ کے تہ خانوں والی تاریک راہ داری سے باہر آیا تو آسمان پر بادل ہی بادل تھے۔ بجلی چمک رہی تھی۔ بادل گرج رہے تھے۔ پھر ایک دم موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ سرکٹا بڑی آسانی کے ساتھ غائب ہو کر فضا میں اڑ سکتا تھا۔ مگر ایک تو اسے بارش کا طوفان اچھا لگ رہا تھا۔ دوسرے وہ یہ چاہتا تھا کہ پہلے کسی طرح سے اسے یہ پتہ چلنا چاہیے کہ وہ تاریخ کے کون سے زمانے میں ہے اور یہ کون سا ملک ہے وہ افسوس کرنے لگا کہ غیبی لڑکی نیلی سے اس نے یہ نہ پوچھا تھا۔ بہرحال سرکٹا وہیں رک گیا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ جب بارش کا طوفان تھم جائے گا تو وہ وہاں سے نکلے گا۔

سارا دن بارش ہوتی رہی۔ خانقاہ چونکہ پہاڑی پر تھی اس لئے وہاں بارش کا پانی جمع نہیں ہوا تھا۔ سرکٹا ظاہری انسانی حالت میں خانقاہ کے برآمدے میں لکڑی کی بڑی آرام دہ کرسی پر بیٹھا تھا۔ جب شام کے وقت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بارش تھمی تو اس نے سوچا اب کسی نزدیکی شہر میں چل کر معلوم کرنا چاہیے کہ یہ کونسا ملک ہے اور وہ تاریخ کے کونسے زمانے میں آگیا ہوا ہے۔ وہ غائب ہو کر فضا میں بلند ہوا اور پہاڑی سے نیچے آکر مغرب کی طرف جدھر سورج غروب ہوا تھا اڑنے لگا۔ پہلے تو اس کے نیچے چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں گزریں۔ پھر ایک کالے سیاہ درختوں والا گھنا جنگل گزر گیا۔ سر کٹا بڑا حیران ہوا کہ یہ جنگل اتنا کالا کیوں ہے۔ وہ ڈوبتی شام کے ہلکے ہلکے اندھیرے میں آہستہ آہستہ اڑتا چلا جا رہا تھا۔ وہ زمین سے زیادہ اونچا نہیں تھا۔ یہی کوئی سو پچاس فٹ کی بلندی پر اڑ رہا تھا۔ وہ کافی دیر تک فضا میں اڑتا رہا مگر اسے دور دور تک کوئی آبادی نظر نہ آئی۔ رات کا اندھیرا بھی گہرا ہو گیا تھا۔ سر کٹے انسان نے سوچا کہ وہ دن کی روشنی میں نکل کر کوئی آبادی تلاش کرنے کی کوشش کرے گا۔ چنانچہ وہیں وہ واپس مڑا اور رات گزارنے کے لئے پہاڑی والی خانقاہ میں آگیا۔

وہ خانقاہ کے اندر جانے کی بجائے باہر برآمدے میں پرانی آرام کرسی پر بیٹھ گیا اور دن نکلنے کا انتظار کرنے لگا۔ سونے کی اسے بھی ضرورت نہیں تھی اس نے یونہی آنکھیں بند کر لیں اور آرام کرنے لگا۔ خانقاہ میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ آسمان پر ابھی تک بادل چھائے ہوئے تھے۔ تیز بارش ختم ہو چکی تھی۔ ہلکی ہلکی بونداباندی ہو رہی تھی۔ صرف بارش کی بوندوں کے گرنے کی آواز آ رہی تھی۔ سر کٹا انسان نسطور اور زکوتا کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ خدا جانے وہ کہاں ہوں گے پھر اسے اپنے ماڈل

ٹاؤن والے دوست رضوان کا خیال آگیا جس کو اس نے اپنی چاندی کی طلسمی انگوٹھی دی ہوئی تھی۔

سر کٹا انسان ان خیالوں میں کھویا ہوا تھا کہ اسے ایک آواز سنائی دی۔ پہلے تو وہ سمجھا کہ کوئی پرندہ اڑتا ہوا اندھیرے میں گزر گیا ہے مگر جب دوسری بار آواز آئی تو وہ آنکھیں کھول کر اندھیرے میں دیکھنے لگا۔ یہ آواز کسی پرندے کی نہیں تھی۔ یہ ایسی آواز تھی جیسے کوئی فرش پر پاؤں گھسیٹتا ہوا اس کے قریب سے گزر گیا ہو۔ سر کٹا چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اندھیرے میں اسے سب کچھ نظر آ رہا تھا۔ برآمدہ دور تک خالی پڑا تھا۔ وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ وہ اس آواز کو محض وہم سمجھا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں اور اپنے خیالوں میں کھو گیا۔ اس کی اب یہی خواہش تھی کہ جتنی جلدی اور جس طرح سے بھی ہو سکے واپس اپنی ماڈرن دنیا کے شہر لاہور پہنچ جائے تاکہ وہاں جرائم پیشہ لوگوں کے خلاف اپنی مہم شروع کرے۔ جو لوگ پاکستان میں برائیاں پھیلا رہے ہیں ان کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کرے تاکہ اس کے وطن پاکستان میں ہر طرف امن و امان قائم ہو اور لوگ سکون کی زندگی بسر کر سکیں۔

اچانک سر کٹے انسان نے آنکھیں کھول دیں۔

اسے وہی آواز پھر سنائی دی تھی۔ اس نے گھور کر برآمدے میں چاروں طرف دیکھا گہرا سناٹا چھایا ہوا تھا۔ وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ اب سر کٹا چوکنا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کی چھٹی حس نے اسے بتا دیا تھا کہ دال میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کچھ کالا کالا ضرور ہے۔ اسے غیبی لڑکی نیلی کی بات یاد آ گئی۔ اس نے کہا تھا۔ ابدال! رات کو اگر خانقاہ میں تمہیں کسی کے چلنے پھرنے یا کسی کے باتیں کرنے کی دبی دبی آوازیں سنائی دیں تو خاموش رہنا۔ کسی کی بات کا جواب نہ دینا۔ سرکٹے انسان کو اپنے پیچھے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی جیسے کوئی دبے پاؤں اس کی طرف آ رہا ہو۔ سرکٹے نے جلدی سے گردن پھیر کر پیچھے دیکھا۔ پیچھے کچھ بھی نہیں تھا۔ عین اس وقت اسے کسی کے سانس لینے کی آواز آئی۔ کوئی اس کے بالکل قریب کھڑا سانس لے رہا تھا۔

سرکٹا انسان کرسی چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ پوچھنے ہی والا تھا کہ کون ہو تم کہ اسے نیلی کی بات یاد آ گئی۔ وہ خاموش رہا اور اندھیرے میں گھور گھور کر اپنے پیچھے جو خانقاہ کا دروازہ تھا اسے دیکھتا رہا۔ دروازہ بند تھا۔ وہ اسی دروازے سے نکل کر باہر آیا تھا اور یہ دروازہ سرکٹے نے خود بند کیا تھا۔ اچانک چرچراہٹ کی آواز کے ساتھ دروازہ ذرا سا کھل گیا۔ سرکٹا انسان دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازہ ایک دم بند ہو گیا۔

سرکٹا ایک لمحے کے لئے وہیں بت بنا کھڑا رہا۔ وہ آواز دے کر پوچھنا چاہتا تھا کہ تم کون ہو؟ مگر نیلی کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے وہ چپ رہا۔ ویسے بھی وہ یونہی اپنے آپ کو کسی مصیبت میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔ دروازہ اپنے آپ بند ہو گیا تو سرکٹا انسان واپس برآمدے والی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

بادلوں میں بجلی چمکی۔ کڑاکے کی آواز آئی اور بارش ایک بار پھر تیز ہو گئی۔ ہوا بھی بڑی ٹھنڈی تھی اور تیز تیز چلنے لگی تھی۔ مگر سرکٹے کو تو نہ سردی لگتی تھی نہ گرمی۔ وہ وہیں بیٹھا رہا تاکہ رات گزرے، دن کی روشنی پھیلے اور وہ کسی آبادی کو تلاش کرنے نکلے۔

سرکٹے انسان کے پاؤں کے قریب چھت پر سے کوئی شے اچانک دھپ کی آواز کے ساتھ آ کر گری۔ سرکٹا انسان جلدی سے اٹھ کر پرے ہو گیا۔ وہ جھک کر دیکھنے لگا کہ یہ کیا چیز گری ہے۔ اس نے غور سے دیکھا تو اسے برآمدے کے فرش پر ایک عورت کا کٹا ہوا سر نظر آیا جس کی گردن میں سے ابھی تک گرم گرم خون بہہ رہا تھا۔

ایک بار تو سرکٹا انسان بھی عورت کی کٹی ہوئی گردن دیکھ کر دہشت کے مارے کانپ گیا۔ پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور عورت کے کٹے ہوئے سر کو بالوں سے پکڑ کر اٹھایا۔ جیسے ہی اس نے عورت کے سر کو پکڑا ایک چیخ کی آواز گونجی اور عورت کا کٹا ہوا سر اپنے آپ غائب ہو گیا۔ پھر اسے کسی عورت کے بین کرنے کی آواز آئی۔ یہ عورت رو رو کر فریاد کر رہی تھی۔

"میری گردن نہ کاٹو۔ مجھے میرے بچوں کے پاس جانے دو۔ مجھ پر رحم کرو۔"

سرکٹے کا جذبہ ہمدردی بیدار ہو گیا۔ وہ انسانی ہمدردی کے جذبے میں غیبی لڑکی نیلی کی بات بھول گیا کہ تمہیں کوئی آواز دے تو اس کو جواب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مت دینا۔ خاموش رہنا۔ جب دوسری بار عورت کے بین کرنے کی آواز آئی تو سرکٹا انسان بول پڑا۔ اس نے بلند آواز میں پوچھا۔

"اے عورت تو کہاں ہے۔ مجھے بتا۔ تاکہ میں تمہاری مدد کر سکوں۔"

عورت کے بین کرنے کی آواز بند ہو گئی۔ چاروں طرف خاموشی چھا گئی۔ صرف بارش کی آواز ہی آ رہی تھی۔ سرکٹے انسان نے دوسری بار پکار کر کہا۔

"اے عورت! میں کیسے تیری مدد کر سکتا ہوں؟"

تب جیسے کسی عورت نے اس کے کان کے قریب آ کر ہچکیاں لیتے ہوئے سرگوشی میں کہا۔

"بھائی! میں نیچے کوٹھڑی میں بند ہوں۔ ظالم جلاد میری گردن کاٹنے کی تیاریاں کر رہا ہے مجھے بچاؤ۔ مجھے میرے بچوں کے پاس پہنچا دو۔"

سرکٹے کو جوش آ گیا۔ بولا۔

"بہن! تو گھبرا مت۔ میں تیری مدد کو آ رہا ہوں۔ مگر تہہ خانے کی راہ داری میں تو بہت کوٹھڑیاں ہیں تو کونسی کوٹھڑی میں بند ہے۔؟"

اس کے جواب میں عورت کی آواز نہ آئی۔ سرکٹا انسان وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ مظلوم عورت کو جلاد کے ظلم سے بچا کر اسے اس کے بچوں کے پاس پہنچانے کے لئے بے تاب ہو گیا۔ تہہ خانے کی کوٹھڑیاں وہ پہلے ہی دیکھ چکا تھا جو سوائے ایک کوٹھڑی کے ساری کھلی تھیں اور خالی تھیں صرف ایک کوٹھڑی پر تالا پڑا تھا۔ سرکٹے کو یقین ہو گیا کہ یہ مظلوم

عورت اس کوٹھڑی میں بند ہو گی۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا خانقاہ کے دروازے میں داخل ہوا اور سیڑھیاں اتر کر تہہ خانے کی راہ داری میں آ گیا۔ جہاں آمنے سامنے کوٹھڑیاں بنی ہوئی تھیں۔ یہاں تاریکی تھی۔ سرکٹا اس کوٹھڑی کے سامنے آ گیا جس پر تالا لگا ہوا تھا۔ تالے پر مکڑیوں کا جالا اسی طرح تھا۔ سرکٹا انسان آواز دینے ہی والا تھا کہ اسے اندر سے اسی مظلوم عورت کی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔

"میری مدد کرو۔ میری مدد کرو۔ رحم کرو۔ میرا سر نہ کاٹو۔ مجھ پر رحم کرو۔"

اب سرکٹے سے نہ رہا گیا۔ اس نے تالے کو پکڑ کر زور سے مروڑا۔ تالا ٹوٹ گیا۔ سرکٹے انسان نے دروازے کو دھکا دے کر کھول دیا۔ وہ کوٹھڑی میں داخل ہو گیا۔ اس کے داخل ہوتے ہی دروازہ زور دار آواز کے ساتھ اپنے آپ بند ہو گیا۔ مگر سرکٹے انسان نے اس کی پرواہ نہ کی کہ دروازہ اپنے آپ کیوں بند ہو گیا ہے۔ وہ مظلوم عورت کی مدد کرنے کو بے تاب تھا۔ اس نے بلند آواز سے پوچھا۔

"میری بہن تم کہاں ہو؟"

جواب میں سناٹا چھایا رہا۔ سرکٹے نے دوسری بار آواز دی۔ اس بار بھی کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ اب اس نے آنکھیں پوری طرح کھول کر غور سے دیکھا۔ کوٹھڑی میں گھپ اندھیرا تھا۔ اسی اندھیرے میں اسے فرش

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے وسط میں ایک بوسیدہ تابوت پڑا دکھائی دیا۔ وہ تابوت پر جھک کر دیکھنے لگا۔ تابوت پر مکڑیوں نے جالے بن رکھے تھے۔ اس نے ہاتھ سے جالا پرے ہٹایا۔ تابوت پر سانپ کی شکل بنی ہوئی تھی۔ سرکٹا بڑا حیران ہوا کہ وہ عورت تو کہہ رہی تھی کہ جلاد مجھے قتل کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے اور یہاں سوائے ایک پرانے تابوت کے کچھ بھی نہیں ہے۔ سرکٹے کو خیال آیا کہ اس معمے کو حل کرنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے اس تابوت کے اندر کسی تہہ خانے کو راستہ جاتا ہو اور مظلوم عورت کو اسی تہہ خانے میں قتل کیا جانے والا ہو۔

سرکٹے انسان نے تابوت کا ڈھکن اٹھا دیا۔ ایک چیخ ایسی آواز کے ساتھ تابوت کا ڈھکنا کھل گیا۔ سرکٹے انسان نے جھک کر دیکھا تابوت میں ایک انسانی ڈھانچہ پڑا تھا جس کی کھوپڑی پر ایک چھوٹا سا سانپ کنڈلی مارے بیٹھا پھنکار رہا تھا۔ سرکٹے انسان کو دیکھتے ہی سانپ انسانی ڈھانچے کی کھوپڑی کی آنکھ میں گھس گیا۔ اس خیال سے کہ شاید یہاں سے نیچے کوئی زینہ جاتا ہو۔ جیسے ہی انسانی ہڈیوں کے ڈھانچے کو ہاتھ لگایا ڈھانچے کی بانہوں نے ایک دلدوز چیخ مار کر سرکٹے انسان کی گردن کو دبوچ کر تابوت میں گھسیٹ لیا۔ ڈھانچے کی ہڈیوں کے چھوتے ہی سرکٹے انسان کے بدن میں ایک آگ سی لگ گئی اور پھر اسے کوئی ہوش نہ رہا۔ ہڈیوں کے ڈھانچے نے سرکٹے کو تابوت میں کھینچ لیا تھا۔ دھڑاک کی آواز کے ساتھ تابوت کا ڈھکن بند ہو گیا۔

تابوت کے بند ہوتے ہی اس کا نچلا حصہ کھل گیا اور نیچے ایک زینہ نمودار ہوا۔ انسانی ڈھانچے نے بے ہوش سرکٹے انسان کو زینے پر گرا دیا۔ سرکٹا زینے پر لڑھکنیاں کھاتا ہوا ایک تاریک تہہ خانے کے فرش پر آ کر گرا۔ اس وقت وہاں چار انسانی ڈھانچے کھڑے تھے۔ ان کے جسم کی ساری ہڈیوں پر سیاہ رنگ کے کپڑے کی پٹیاں لپٹی ہوئی تھیں۔ صرف کھوپڑیاں ننگی تھیں۔ کھوپڑیوں میں جو آنکھوں کے سوراخ تھے ان میں سے روشنی نکل رہی تھی۔ کھوپڑیاں آہستہ آہستہ سانس لے رہی تھیں۔ جب وہ سانس چھوڑتی تھیں تو ان کے منہ سے بھاپ سی نکلتی تھی۔

چاروں ڈھانچوں نے بے ہوش سرکٹے کو ٹانگوں اور بازوؤں سے اٹھایا اور تہہ خانے کی پچھلی دیوار کے پاس لے گئے جہاں دیوار میں ایک چوڑا شگاف بنا ہوا تھا۔ اس شگاف کی دوسری طرف ایک ندی بہہ رہی تھی۔ ندی میں چھوٹی سی کشتی کھڑی تھی۔ انسانی ڈھانچے سرکٹے انسان کو لے کر کشتی میں بیٹھ گئے اور کشتی زمین کے اندر ہی اندر ندی پر بہتی ہوئی آگے چل پڑی۔ یہ ندی زمین کے نیچے بہہ رہی تھی۔ اوپر زمین کی چھت تھی جس میں جالے ہی جالے لٹک رہے تھے ایک جگہ چھت سے چمٹی ہوئی چمگادڑیں چیخیں مارتی پھڑپھڑا کر اڑ گئیں۔ انسانی ڈھانچے خاموش تھے۔ کوئی کسی سے بات نہیں کر رہا تھا۔ کوئی چپو بھی نہیں چلا رہا تھا۔ کشتی ندی کے تیز پانی پر اپنے آپ آگے کی طرف ہی جا رہی تھی۔

ندی زمین کے اندر ادھر ادھر سے مڑتی ہوئی ایک شگاف میں سے نکل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر دریا میں گرتی تھی۔ کشتی بھی ندی کے ساتھ دریا میں اتر گئی۔ یہ دریا رات کے اندھیرے میں کالا سیاہ لگ رہا تھا۔ یہاں آسمان بھی نظر آنے لگا تھا۔ مگر آسمان پر بھورے بھورے رنگ کے ستارے نکلے ہوئے تھے۔ ان کی چمک بھی دھندلی دھندلی تھی۔

کشتی دریا کے کنارے پر آ کر رک گئی۔ دریا کے کنارے پر دو انسانی ڈھانچے پہلے سے موجود تھے۔ ان کے جسموں کی ہڈیوں پر بھی کالی پٹیاں لپٹی ہوئی تھیں۔ ان کی کھوپڑیاں بھی ننگی تھیں اور آنکھوں کے سوراخوں میں سے روشنی نکل رہی تھی جیسے آنکھوں کے اندر موم بتیاں روشن ہوں۔ وہ اپنے ساتھ ایک سیاہ رنگ کا تابوت لائے تھے۔ بے ہوش سر کٹے انسان کو کشتی میں سے نکال کر کالے تابوت میں ڈال کر بند کر دیا گیا۔ تابوت والے انسانی ڈھانچوں نے دور پہاڑی کی طرف منہ کر کے منہ سے عجیب و غریب قسم کی آوازیں نکالیں۔ پہاڑی کے اوپر روشنی کا شعلہ چمکا۔ انسانی ڈھانچوں نے تابوت کو اٹھایا اور پراسرار پہاڑی کی طرف لے کر چل دیئے۔

○☆○

یوماناگ اور قبروں کی رانی

انسانی ڈھانچے تابوت لیے گھنے جنگل میں سے گزر رہے تھے۔

جنگل کے درختوں میں سے پانی کی بوندیں ٹپک ٹپک کر ان پر گر رہی تھیں۔ جنگل میں آگے دلدل آ گئی۔ انسانی ڈھانچے دلدل میں سے گزرتے چلے گئے۔ دلدل میں سے مٹیالے رنگ کے سانپ نکل نکل کر انسانی ڈھانچوں کی ٹانگوں پر ڈسنے لگے۔ ڈھانچوں کی ٹانگوں پر سیاہ پٹیاں لپٹی ہوئی تھیں۔ سانپ جیسے ہی ان پر ڈستے تڑپ کر مر جاتے۔ انسانی ڈھانچے تابوت لئے جنگل میں سے نکلے تو سامنے پراسرار پہاڑی کی چڑھائی آ گئی۔ وہ چڑھائی چڑھتے گئے۔ ایک تنگ پہاڑی پگ ڈنڈی اوپر پرانے سیاہ رنگ کی دیواروں والے قلعے کی طرف جاتی تھی۔ ڈھانچے اس پگ ڈنڈی پر خاموشی سے چلے جا رہے تھے۔ دو انسانی ڈھانچوں نے سر کٹے کا تابوت اٹھا رکھا تھا۔ باقی ڈھانچے تابوت کے پیچھے پیچھے آہستہ آہستہ ٹانگیں اٹھاتے چلے جا رہے تھے۔ وہ کوئی بات چیت نہیں کر رہے تھے۔ بالکل خاموش پتھر کے مجسموں کی طرح چلے جا رہے تھے۔

وہ پہاڑی کے اوپر پراسرار قلعے کے دروازے پر پہنچ کر رک گئے۔ قلعے کا سیاہ دروازہ اندھیری رات میں بڑا ڈراؤنا لگ رہا تھا۔ ایک انسانی ڈھانچے نے منہ دروازے کی طرف کر کے حلق سے عجیب و غریب آواز

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نکالی۔ یہ آواز گیدڑ کی آواز سے ملتی جلتی تھی۔ قلعے کے دروازے کی ایک کھڑکی اپنے آپ کھل گئی۔ تابوت والے ڈھانچے اس کھڑکی میں داخل ہو گئے۔ وہاں چار انسانی ڈھانچے پہلے سے کھڑے تھے۔ جیسے وہ سر کٹے انسان کے تابوت کا انتظار کر رہے ہوں۔

انہوں نے تابوت اپنے کندھوں پر رکھ لیا۔ دوسرے انسانی ڈھانچے وہیں رہ گئے اور قلعے والے انسانی ڈھانچے تابوت کو اٹھائے والان میں سے گزر کر سامنے دیوار کے ساتھ والی پتھر کی ٹوٹی پھوٹی سیڑھیاں چڑھ کر ایک ویران برآمدے میں آ گئے جہاں وحشت ناک خاموشی اور آسیبی سکوت چھایا ہوا تھا۔ آگے ایک اور والان آ گیا۔ یہاں سے ایک زینہ نیچے اترتا تھا۔ زینے کی دونوں جانب مشعلیں روشن تھیں۔ تابوت کو لئے انسانی سیاہ پوش ڈھانچے زینہ اترنے لگے۔ اب وہ ایک سرنگ میں داخل ہو چکے تھے۔ سرنگ میں بھی کہیں کہیں دیوار کے ساتھ مشعل جل رہی تھی۔ وہ ایک دروازے کے پاس آ کر رک گئے۔ ایک سیاہ پوش انسانی ڈھانچے نے منہ سے گیدڑ کی آواز نکالی۔ بند دروازے کی دوسری جانب سے پھنکار کی لمبی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ اپنے آپ کھل گیا۔

یہاں ایک کمرہ تھا جس کے فرش پر قالین بچھے تھے۔ دیواروں پر سیاہ رنگ کے پردے گرے ہوئے تھے۔ درمیان میں ایک تخت بچھا تھا۔ تخت پر ایک زندہ جسم والی خوبصورت عورت بیٹھی تھی۔ اس کے سیاہ کالے لمبے بال اس کے شانوں پر بکھرے ہوئے تھے۔ اس نے سیاہ رنگ کی مخمل کا

لباس پہن رکھا تھا۔ اس کی آنکھوں میں ایسی چمک نکل رہی تھی جیسے آنکھوں میں بجلی کے بلب روشن ہوں۔ اس کی گردن میں ایک سیاہ رنگ کا سانپ لپٹا ہوا تھا۔

سیاہ پوش انسانی ڈھانچوں نے سر کٹے کا تابوت تخت کے سامنے لے جا کر رکھ دیا اور ادب سے ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ تخت پر بیٹھی عورت نے جو ان کی ملکہ لگتی تھی ان کی طرف گھور کر دیکھا اور اپنی زبان میں کہا۔

"واپس چلے جاؤ۔"

دونوں انسانی ڈھانچے ایک بار جھکے اور وہیں سے الٹے پاؤں واپس مڑے اور کمرے سے نکل گئے۔ ان کے جاتے ہی دروازہ اپنے آپ بند ہو گیا۔ کمرے کی چھت کے ساتھ بھی ایک فانوس روشن تھا۔ انسانی ڈھانچوں کے جانے کے بعد اس پراسرار زمین دوز کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ پراسرار عورت کچھ دیر تخت پر چپ چاپ بیٹھی رہی۔ پھر اس کے حلق میں سے عجیب قسم کی دھیمی پھنکاریں نکلنے لگیں۔ اس کی گردن میں جو کالا سانپ لپٹا ہوا تھا اس نے ایک دم اپنا پھن پھیلا لیا۔ پراسرار عورت نے سانپ کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔ سانپ نے اپنا پھن بند کر لیا۔

اب پراسرار عورت تخت پر سے اٹھی اور آہستہ آہستہ چلتی تابوت کے پاس آ کر رک گئی۔ اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر بند تابوت کے ڈھکن پر رکھا۔ چھت کی طرف دیکھا اور ایک چیخ ایسی آواز کے ساتھ بولی۔

"اے میرے دشمن یوما ناگ! اے زمین اور کپال سیارے کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سانپوں پر حکومت کرنے والے یوماناگ! اب تمہیں زمین اور کمپا سیارے کی کوئی طاقت مجھ سے نہیں بچا سکتی۔ وہ طاقت اس وقت میرے پاس تابوت میں بند ہے جس کی مدد سے میں تجھے ہلاک کر کے تیری سلطنت پر قبضہ کر لوں گی اور پھر میں زمین اور کمپال سیارے کی سانپوں کی سب سے بڑی ملکہ بن کر راج کروں گی۔"

پراسرار عورت نے ایک بلند قہقہہ لگایا اور تابوت کا ڈھکنا کھول دیا۔ اس کی آنکھوں کی روشنی تابوت کے اندر پڑی۔ تابوت کے اندر سر کٹا انسانی شکل میں بے ہوش پڑا تھا۔ پراسرار عورت نے سر کٹے انسان کی گردن پر اپنی انگلی پھیری۔ گردن پر سر کٹ کر جڑنے کا نشان اسے صاف نظر آ رہا تھا۔ اس نے خوش ہو کر اپنے سر کو پیچھے جھٹک دیا اور ایک بلند قہقہہ لگایا۔ اپنی گردن سے لپٹے ہوئے سانپ کو گردن سے اتار کر تابوت میں بے ہوش سر کٹے انسان کے اوپر پھینک دیا۔

کالا سانپ تابوت میں گرتے ہی سر کٹے انسان کی گردن سے لپٹ گیا۔ اس نے اپنا منہ سر کٹے کی گردن پر رکھ کر اسے تین بار ڈسا اور پھنکار ہوا اپنی مالکن یعنی پراسرار عورت کی طرف پھن اٹھا کر دیکھنے اور جھومنے لگا۔ پراسرار عورت نے کالے سانپ کو تابوت میں سے نکال کر چوما اور اپنی گردن پر لپیٹ کر تابوت کا ڈھکنا بند کر دیا۔ اس نے کالے سانپ کا منہ اپنے منہ کے قریب لا کر کہا۔

"کالے سانپ! تو نے وہ کام کر دیا ہے جو دنیا کا کوئی سانپ نہیں کر سکتا تھا۔ جب میں یوماناگ کو قتل کر کے اس کی سلطنت پر قبضہ کر لوں گی تو تو میرا وزیر اعظم بنے گا۔"

کالا سانپ پراسرار عورت کی زبان سمجھ رہا تھا۔ اس نے خوش ہو کر پھنکار ماری۔ پراسرار عورت نے اس کا دوسری بار منہ چوما اور تخت پر بیٹھنے کی بجائے تخت کے پیچھے آ گئی۔ تخت کے پیچھے سیاہ پردے کو اٹھایا۔ دیوار پر لوہے کی ایک چھوٹی سی ہتھی لگی تھی۔ اس نے ہتھی کو دبایا تو دیوار ایک طرف کو گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہٹ گئی۔ دوسری طرف ایک اور کمرہ نکل آیا۔ اس کمرے میں ایک عالی شان پلنگ بچھا ہوا تھا۔ پلنگ کے چاروں طرف سانپ کنڈلی مارے پھن کھولے بیٹھے پہرہ دے رہے تھے۔ پراسرار عورت کو دیکھ کر وہ پلنگ پر سے اترے اور ادب سے ایک طرف کنڈلی مار کر بیٹھ گئے۔ پراسرار عورت نے ان کی طرف انگلی کا اشارہ کر کے کہا۔

"تم جا سکتے ہو۔ اب میں سونے جا رہی ہوں۔"

جب چاروں پہرے دار سانپ کمرے سے نکل گئے تو پراسرار عورت دیوار کی طرف آئی۔ یہاں ایک طاق میں سیاہ رنگ کی صندوقچی رکھی ہوئی تھی۔ صندوقچی کے اوپر سانپ کی شکل بنی ہوئی تھی۔ پراسرار عورت نے صندوقچی کھولی۔ اس میں چمڑے کی جلد والی ایک چھوٹی سی کتاب پڑی تھی۔ پراسرار عورت کتاب لے کر پلنگ پر آ کر بیٹھ گئی۔ اس نے کتاب کھول کر اس کے ورق الٹے اور ایک ورق پر آ کر رک گئی۔ اس کی آنکھوں سے نکلتی ہوئی روشنی کتاب کے ورق پر پڑ رہی تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ورق پر سیاہ رنگ کی تحریر لکھی ہوئی تھی۔ یہ تحریر کسی اجنبی زبان میں تھی جسے صرف پراسرار عورت ہی پڑھ سکتی تھی۔ ورق پر لکھا تھا۔

"اے پراسرار قلعے کے مردوں کی ملکہ! اے قبروں میں رہنے والے سانپوں کی رانی! اگر تو چاہتی ہے کہ کمپال سیارے اور زمین کے باہر اور زمین کے اوپر اور قبروں کے اندر کے سانپوں کے دیوتا یوماناگ کو قتل کر کے اس کی ساری سلطنت پر ملکہ بن کر حکومت کرے تو تجھے ایک ایسے آسیبی انسان کو تلاش کرنا ہو گا جس کی گردن ایک بار دھڑ سے الگ ہو کر دوبارہ جڑ چکی ہو۔ چونکہ ایسا انسان ملنا مشکل ہے بلکہ ناممکن ہے اس لئے تو یوما ناگ دیوتا کو قتل کر کے کبھی بھی اس کی سلطنت پر قبضہ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ دنیا کا کوئی انسان ایسا نہیں ہے کہ جس کی گردن ایک بار کٹ کر دوبارہ جوڑی جا سکے۔ اس لئے یوما ناگ دیوتا کو قتل کر کے اس کے تخت پر قبضہ کرنے کا خیال اپنے دل سے نکال دے۔"

پراسرار عورت نے ورق الٹ دیا۔ دوسرے ورق پر لکھا ہوا تھا۔

"اے قبروں کے اندر رہنے والے سانپوں کی رانی! اے قدیم قلعے کے مردہ انسانی ڈھانچوں کی ملکہ! اگر کسی طرح کبھی تجھے ایسا سر کٹا انسان مل جائے جس کی گردن ایک بار کٹ کر دوبارہ جوڑ دی گئی ہو اور وہ زندہ بھی ہو تو پھر تو دنیا کی خوش قسمت ترین عورت ہو گی۔ پھر تو یوما ناگ دیوتا کو شکست دے سکے گی۔"

پراسرار عورت نے وہ ورق بھی الٹ دیا۔ تیسرے ورق پر لکھا تھا۔

"اے قبروں کے سانپوں کی رانی! اگر سر کٹا انسان تیرے قبضے میں آ گیا ہے تو پھر ایسا کر کہ سب سے پہلے اسے کالے سیاہ تابوت میں بند کر دے۔ پھر اس کی گردن پر اپنا کالا سانپ چھوڑ دے۔ کالا سانپ جب سر کٹے انسان کی گردن پر ڈسے گا تو سر کٹے انسان کے جسم میں تیرے طلسم کا زہر داخل ہو جائے گا اور وہ تیرا غلام بن جائے گا۔ اس کے بعد سورج نکلنے سے پہلے تابوت کو دوسری بار کھول۔ تابوت میں بے ہوش سر کٹے انسان کی گردن کے کٹے ہوئے نشان پر اپنے سانپ کو چھوڑ۔ اسے حکم دے کہ وہ سر کٹے انسان کی گردن پر تین بار ڈسے۔ جب وہ تین بار ڈس چکے گا تو پھر سر کٹے انسان کی یادداشت بھی گم ہو جائے گی۔ اس کے ایک گھنٹے بعد سر کٹے انسان کو ہوش آ جائے گا اور وہ نہ صرف یہ کہ اپنی یادداشت کھو چکا ہو گا بلکہ تیرا غلام ہو گا۔ تیرا ہر حکم بجا لائے گا۔ آگے تو خود جانتی ہے کہ تجھے یوما ناگ دیوتا کو شکست دینے کے لئے کیا کرنا ہو گا۔"

یہاں تحریر ختم ہو گئی تھی۔

پراسرار عورت نے کتاب بند کر کے اپنے سانپ کو خوش ہو کر چوم لیا اور بولی۔

"میرے کالے سانپ! اب یوما ناگ دیوتا کا تاج اور تخت میرا ہو گا۔ میں زمین اور کمپال سیارے کے سارے سانپوں کی دنیا کی ملکہ ہوں گی۔"

اس نے اٹھ کر چمڑے کی جلد والی طلسمی کتاب کو صندوقچی میں رکھا اور طاق کو بند کر دیا۔ وہ پلنگ پر آ کر لیٹ گئی اور رات کے پچھلے پہر کا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

انتظار کرنے لگی۔ کیونکہ رات کے پچھلے پہر صبح ہونے سے ذرا پہلے اس نے سر کٹے انسان پر اپنا دوسرا اور آخری عمل کرنا تھا۔ وہ دیر تک آنکھیں بند کئے پلنگ پر لیٹی رہی۔ کالا سانپ اس کی گردن سے اتر کر اس کے سینے پر آ کر کنڈلی مار کر بیٹھا رہا۔ کافی دیر کے بعد پراسرار عورت نے اچانک اپنی آنکھیں کھول دیں۔ کالے سانپ کو گردن سے پکڑا اور اپنی زبان میں کہا۔

"جاؤ۔ پتہ کر کے آؤ۔ رات کتنی باقی ہے۔"

کالا سانپ پراسرار عورت کے ہاتھ سے نکل کر چھلانگ لگا کر دیوار کی طرف لپکا اور غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا اور اس نے اپنی زبان میں پراسرار عورت کو بتایا کہ صبح ہونے والی ہے۔ پراسرار عورت کا سانپ بھی اس کے ساتھ تھا۔ سانپ کو اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔ پراسرار عورت نے تابوت کا ڈھکن کھولا۔ سر کٹا انسان تابوت کے اندر اسی طرح بے ہوش پڑا تھا۔ اس نے سانپ کی طرف دیکھا اور اسے حکم دیا۔

"جاؤ اور سر کٹے کی گردن پر زخم کے نشان پر تین بار ڈس دو۔"

کالا سانپ اچھل کر تابوت میں سر کٹے انسان پر کودا۔ اس کی گردن سے لپٹا اور گردن پر جہاں گردن کے دوبارہ جڑنے کا نشان تھا وہاں تین بار ڈس دیا۔ جب کالا سانپ تین بار ڈس چکا تو پراسرار عورت نے اسے اٹھا کر اپنی گردن کے گرد لپیٹ لیا۔ پھر وہ سر کٹے انسان کو غور سے تکنے لگی۔ سر کٹے انسان کو آہستہ آہستہ ہوش آنے لگا تھا۔ پہلے اس کے ہاتھوں میں

جنبش ہوئی۔ پھر اس نے اپنی گردن کو ہلایا اورر آنکھیں کھول دیں۔ سر کٹے انسان کو کچھ یاد نہیں رہا تھا کہ وہ کون ہے اور کہاں سے آیا ہے اور کہاں جا رہا تھا اور اس جگہ کیسے پہنچ گیا ہے۔ اگر کچھ یاد تھا تو صرف یہی کہ وہ پراسرار عورت کا غلام ہے اور اس تابوت میں رات کو آرام کرنے کے لئے لیٹ گیا تھا۔

سر کٹا انسان آہستہ آہستہ تابوت میں اٹھ بیٹھا۔ پراسرار عورت نے اپنی زبان میں پوچھا۔

"ابدال! رات کیسی گزری؟"

پراسرار عورت کو طلسمی کتاب سے سر کٹے انسان کا اصل نام معلوم ہو چکا تھا۔ سر کٹے انسان کا چہرہ سنجیدہ تھا۔ اس کا چہرہ پتھر کا چہرہ لگ رہا تھا۔ وہ پراسرار عورت کی زبان بھی سمجھنے لگ رہا تھا۔ وہ پراسرار عورت کی زبان بھی سمجھنے لگا تھا۔ یہ پراسرار عورت کے طلسم اور سانپ کے تین بار ڈسنے کا اثر تھا۔ سر کٹے انسان نے بھاری آواز میں کہا۔

"بڑی اچھی رات گزری ملکہ!"

پراسرار عورت نے سر کٹے انسان کو حکم دیا۔

"ابدال! میرے ساتھ آؤ۔"

ابدال تابوت میں سے نکل کر پراسرار عورت کے پیچھے پیچھے اس کے کمرہ خاص یعنی خواب گاہ میں آ گیا۔ پراسرار عورت اونچی سیاہ رنگ کی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس نے سر کٹے انسان کو حکم دیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ابدال! میرے سامنے میز پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ جاؤ۔"

سرکٹا انسان پراسرار عورت کا حکم بجا لاتے ہوئے اس کے سامنے رکھی ہوئی چھوٹی میز پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ پراسرار عورت نے اپنی آنکھوں کی روشنی سرکٹے انسان کے چہرے پر مرکوز کر دی اور منہ ہی منہ میں ایک خاص طلسمی منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ جب تک پراسرار عورت منتر پڑھتی رہی سرکٹے انسان کا جسم لرزتا رہا۔ اس کی آنکھیں اپنے آپ بند ہو گئی تھیں۔ جب منتر ختم ہو گیا تو پراسرار عورت نے زور سے سرکٹے انسان کو پھونک ماری۔ سرکٹے کا جسم نیلی روشنی میں نہا گیا۔ روشنی غائب ہوئی تو سرکٹا انسان سر سے پاؤں تک نیلا ہو گیا تھا۔

پراسرار عورت نے حکم دینے کے انداز میں کہا۔

"ابدال! تیرے اندر میرے منتر پڑھنے سے ایسی طاقت آگئی ہے کہ تو جو شکل چاہے اختیار کر سکے گا۔ یوما ناگ دیوتا کا شاہی تخت کمپال سیارے میں ہے۔ تجھے وہاں جانا ہو گا اور وہاں جاتے ہی تو میرے حکم سے یوما ناگ دیوتا کی ملکہ یومانی کو ہلاک کر کے خود اس کی شکل میں یومانی بن جائے گا اور پھر یوما ناگ دیوتا سے اس کی طاقت کا راز معلوم کر کے اسے بھی ہلاک کرے گا۔"

اس کے بعد پراسرار عورت اٹھ کر طاق میں گئی۔ وہاں جو صندوقچی پڑی تھی اس میں سے ایک سنہری کیل نکالی اور سرکٹے انسان کی گردن کے پیچھے ٹھونک دی۔ پھر کہا۔

"اب میں تمہاری ایک ایک حرکت اور تمہارے دل میں آئے ہوئے ایک ایک خیال کو یہاں دیکھ لوں گی۔ تمہارے دل میں جو خیال آئے گا اس کا مجھے فوراً علم ہو جائے گا۔ میں تمہیں اس سنہری کیل کی لہروں کی مدد سے حکم بھی دوں گی۔ تجھے میرے حکم کے مطابق عمل کرنا ہو گا۔"

سرکٹے انسان کے سر کے بال لمبے تھے اور یہ بال گردن تک آئے ہوئے تھے۔ طلسمی کیل ان بالوں کے پیچھے گردن میں چھپ گئی تھی۔

پراسرار عورت نے سرکٹے انسان کو حکم دیا کہ اٹھو اور میرے ساتھ پہاڑی کے اوپر چلو۔ سرکٹا انسان حکم کا غلام بن کر اٹھا اور پراسرار عورت کے پیچھے پیچھے چلتا پہاڑی کے اوپر آگیا۔ وہ ایسے چل رہا تھا جیسے خواب میں چل رہا ہو۔ وہ یہ بھول چکا تھا کہ وہ سرکٹا انسان ہے اور نسطور اور زکوٹا اس کے دوست ہیں۔

پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ کر پراسرار عورت نے سب سے اونچے چبوترے پر اسے کھڑا کر دیا۔ دوسری طرف گہرا سمندر تھا۔ پراسرار عورت نے کہا۔

"تم یہاں سے سمندر میں گرو گے اور سمندر کی لہریں تمہیں کمپال سیارے پر پہنچا دیں گی۔ وہاں پہنچنے کے بعد تم غائب ہو جاؤ گے اور جب یوما ناگ دیوتا کے محل کے طلسمی حصار میں داخل ہو گے تو اپنی طاقت اور میرے منتر کی طاقت سے تم غائب ہو جاؤ گے۔ اس کے بعد تمہیں یوما ناگ دیوتا کی ملکہ یومانی کو تلاش کر کے اسے ہلاک کرنا اور اس کی جگہ خود یومانی ملکہ بن کر وہاں رہنا ہو گا اور موقع تلاش کر کے یوماناگ سے اس کی طاقت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا راز معلوم کرنا اور پھر اسے بھی ہلاک کر دینا ہو گا۔ تب میں وہاں پہنچ جاؤں گی۔ کیونکہ یوما ناگ دیوتا کی موت کے فوراً کمپال سیارے کے گرد کھنچا ہوا وہ طلسمی دائرہ غائب ہو جائے گا جس کی لہروں کے اندر میں ساری زندگی داخل نہیں ہو سکتی اور جس کے اندر صرف تم ہی داخل ہو سکتے ہو۔ یہی طلسمی کتابوں میں لکھا ہے اب تم جا رہے ہو۔"

اور اس کے ساتھ ہی پراسرار عورت نے سرکٹے انسان کو سمندر میں دھکا دے دیا۔ سرکٹا انسان پہاڑ کی چوٹی سے لڑھکتا ہوا نیچے سمندر میں آ کر گرا۔ سمندر میں گرتے ہی تہہ سے ٹکرایا تو سمندر میں پیچھے سے ایک طلسمی موج آئی اور سرکٹے انسان کو دھکیلتی ہوئی تیزی سے کمپال سیارے کی طرف لے جانے لگی۔

کمپال ہماری دنیا سے الگ کوئی سیارہ نہیں تھا۔ وہ ہماری دنیا میں ہی تھا۔ مگر وہ سات سمندر پار آٹھویں سمندر میں واقع تھا۔ یہ سمندر سے باہر نکلے ہوئے زمین کے ایک بہت بڑے چوکور پہاڑ کی شکل میں تھا جس کے اندر وادیاں اور جنگل اور دریا بہتے تھے۔ اس چوکور سمندری سیارے کے وسط میں ایک بہت اونچی چٹان پر یوما ناگ دیوتا کا محل تھا۔ یوما ناگ دیوتا نے اس چٹان کے اردگرد ایک طلسمی دائرہ کھینچ رکھا تھا۔ ایک طلسمی دائرہ سارے سیارے کے اردگرد کھینچا ہوا تھا۔ اگر کوئی مخلوق سیارے کے ساحل پر آتی تو طلسمی دائرے کی لہروں سے ٹکرا کر وہیں بھسم ہو جاتی تھی۔ اگر کوئی مخلوق اپنے زبردست طلسم اور طاقت کی وجہ سے پہلے طلسمی

دائرے سے نکلنے میں کامیاب ہو جاتی تو وہ یوما ناگ کی محل والی چٹان کے گرد کھنچے ہوئے دائرے سے ٹکرا کر ہرگز ہرگز زندہ نہیں بچ سکتی تھی۔ پراسرار عورت اس وجہ سے آج تک یوما ناگ دیوتا کے خلاف کوئی عمل نہ کر سکتی تھی۔ اس نے پرانی طلسمی کتابوں میں پڑھ رکھا تھا کہ یوما ناگ دیوتا کے طلسمی دائرے کو صرف وہی شخص پار کر سکتا ہے جو سرکٹا انسان ہو اور جس کا سر ایک دفعہ دھڑ سے الگ ہو کر دوبارہ جڑا ہو اور وہ زندہ بھی ہو۔ اس لئے پراسرار عورت نے سرکٹے انسان کو عیاری سے اپنے قبضے میں کیا تھا اور اس پر اپنے خاص منتر پھونکے تھے اور اپنے کالے سانپ سے اسے ڈسوایا تھا اور یوں سرکٹے انسان کو ہر طرح سے اتنا طاقتور بنا دیا تھا کہ اب وہ یوما ناگ دیوتا کے دونوں طلسمی دائروں میں سے آسانی سے گزر سکتا تھا۔ وہاں جا کر وہ اپنی شکل بھی بدل سکتا تھا۔

پراسرار عورت اپنی خواب گاہ میں آنکھیں بند کر کے بیٹھی تھی۔ اس نے سرکٹے انسان کی گردن میں بالوں کے پیچھے جو سنہری کیل ٹھونک دی تھی اس کی مدد سے پراسرار عورت کو برابر سگنل مل رہے تھے اور وہ اس کے دل کے خیالات سے پوری طرح آگاہ ہو رہی تھی۔

سرکٹا انسان سمندر کے اندر ہی اندر تیز لہروں کے ساتھ بہتا چلا جا رہا تھا۔ اس کے آگے جو چھوٹی بڑی مچھلی آتی وہ ایک دم پرے ہٹ جاتی۔ ان مچھلیوں اور دوسری سمندری مخلوق مثلاً کچھوؤں شارک مچھلیوں اور لال سمندری سانپوں کو بھی سرکٹے انسان کے جسم سے نکلتی ہوئی طلسمی شعاؤں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا زور دار جھٹکا لگتا اور وہ ادھر ادھر بھاگ جاتے۔ سر کٹا انسان بجلی ایسی تیزی سے پانی کے اندر جا رہا تھا۔ اس نے ایک ایک کر کے زمین کے ساتوں سمندر پار کر لئے۔ اس کے بعد وہ آٹھویں سمندر میں داخل ہو گیا۔ یہ وہ سمندر تھا جہاں آج تک کوئی انسان داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ اس سمندر کے اندر اور باہر یوما ناگ دیوتا کی حکومت تھی۔ اس سمندر میں ایک جگہ یوما ناگ دیوتا کا کمپال سیارہ تھا جہاں ایک بلند چٹان پر اس کا محل تھا۔

سمندر کے اندر ایک خاص جگہ پہنچ کر سمندر کی اندرونی لہر نے اسے زور سے اوپر اچھال دیا۔ سر کٹا انسان سمندر کے اوپر آیا تو اس نے دیکھا کہ سمندر کا کنارہ سامنے ہے۔ وہاں ایک بہت بڑا پہاڑ کھڑا تھا۔ یہ کمپال سیارے کا پہلا پہاڑ تھا۔ وہ سمندر سے نکل کر ساحل پر آ گیا۔ جیسے ہی وہ ساحل پر پھیلی ہوئی طلسمی لہروں کے حصار سے ٹکرایا وہ غائب ہو گیا۔ مگر وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ پراسرار عورت کا حکم ایک کمپیوٹر کی طرح اس کے اندر کام کر رہا تھا۔ اسے جو جو حکم ملتا تھا وہ اسی طرح عمل کر رہا تھا۔ سر کٹے انسان کی اپنی کوئی شخصیت باقی نہیں رہی تھی۔

غائب ہوتے ہی اس نے یوما ناگ کے محل کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ وہ کچھ دیر پیدل چلتا رہا۔ جب سامنے اونچا پہاڑ آ گیا تو وہ زمین سے بلند ہو کر اڑنے لگا۔ وہ اڑ کر اوپر ہی اوپر اٹھتا پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا۔ اس نے چوٹی پہ پہنچ کر دیکھا کہ دوسری طرف ایک بہت بڑی وادی ہے جس میں جنگل ہی جنگل پھیلے ہوئے ہیں۔ سر کٹا انسان ہوا میں پرواز کرتا اس وادی

کے اوپر سے گزر گیا۔ آگے پھر اونچے اونچے پہاڑ آ گئے۔ وہ ان پہاڑوں کو بھی عبور کر گیا۔ دوسری طرف ایک اور وادی آ گئی۔ اس وادی میں اسے ایک سرخ رنگ کی بہت بڑی چٹان نظر آئی جس کی چوٹی پر ایک شاندار سنگ مرمر کا محل بنا ہوا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہی یوما ناگ دیوتا کا محل ہے۔ اس نے محل کی طرف پرواز شروع کر دی۔

جب وہ چٹان کے قریب پہنچا تو وہاں یوما ناگ کا آخری طلسمی دائرہ کھنچا ہوا تھا۔ اس دائرے میں داخل ہوتے ہی سر کٹے انسان کو ایک جھٹکا سا لگا۔ وہ لڑکھڑایا مگر دائرے میں سے گزر گیا۔ عین اس وقت یوما ناگ دیوتا کو بھی ایک ہلکا سا جھٹکا لگا۔ وہ اپنے شاہی محل کی خواب گاہ میں سنگ مرمر کے تخت پر کنڈلی مار کر بیٹھا تھا۔ اس کی ملکہ یومانی اس کے ساتھ ہی بیٹھی تھی۔ دونوں کے چہرے انسانوں ایسے تھے مگر نچلے دھڑ سانپوں کے تھے۔ ملکہ یومانی نے یوما ناگ کو کچھ پریشان دیکھا تو پوچھا۔

"ناگ دیو! آپ پریشان ہو گئے ہیں کیا بات ہے؟"

یوما ناگ نے اپنے سانپ ایسے جسم پر ہاتھ لگا کر کچھ محسوس کرنے کی کوشش کی اور بولا۔

"کچھ نہیں ملکہ! مجھے ایسے لگا تھا جیسے کسی نے مجھے ہلکا سا دھکا دیا ہو۔"

یومانی ملکہ کہنے لگی۔

"آپ کے خیال میں ایسا کیوں ہوا ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یوما ناگ بولا۔

"شاید کوئی بدروح یا میری دشمن قبروں کے سانپوں کی رانی کا کوئی جاسوس میرے محل کی حدود میں داخل ہو گیا ہے۔"

یومانی ملکہ نے کہا۔

"ناگ دیوتا! آپ انتہائی رحم دل اور انصاف پسند ہیں۔ آپ اپنی ساری سانپوں کی مخلوق کے ساتھ انصاف کرتے ہیں ان سے محبت کرتے ہیں اور پھر آپ کی طاقت اتنی زبردست ہے کہ دنیا کا کوئی جادوگر یا بدروح آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔"

یوما ناگ دیوتا نے کہا۔

"ملکہ! تم ٹھیک کہتی ہو۔ پھر بھی ہم محافظ سانپوں اور اژدہوں کو بلا کر پتہ کرتے ہیں کہ ہمارے محل کے حصار میں کوئی شخص داخل تو نہیں ہوا۔"

یوما ناگ نے اسی وقت اپنے وزیر اژدہا کو بلایا۔ وزیر اژدہا کا جسم انسان کا اور منہ اژدہا کا تھا۔ یوما ناگ نے اس سے کہا۔

"فوراً معلوم کرو کہ ہماری سرحدوں کے اندر کوئی باہر کا آدمی کوئی بدروح یا ہماری دشمن قبروں کے سانپوں کی رانی کا کوئی جاسوس تو داخل نہیں ہو گیا؟"

اژدہا اسی وقت غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے واپس آ کر بتایا۔

"عظیم یوما ناگ دیوتا! میں نے محل کے ارد گرد کا سارا علاقہ چھان مارا ہے۔ ہمارے محافظ سانپ اور اژدہا پوری طرح ہوشیار ہو کر پہرہ دے رہے

ہیں ان سب نے کہا ہے کہ باہر کی کوئی مخلوق وہاں داخل نہیں ہوئی۔"

یوما ناگ دیوتا نے اژدہا وزیر کو جانے کا اشارہ کیا۔ اژدہا وزیر چلا گیا تو اس نے یومانی ملکہ سے کہا۔

"پتہ نہیں کیوں ہمیں ایسا لگتا ہے کہ دشمن کا کوئی جاسوس ہمارے محل کی فضاؤں میں داخل ہو چکا ہے۔"

یومانی ملکہ نے یوما ناگ کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"میرے دیوتا! آپ کو وہم ہو گیا ہے۔ آپ آرام کریں۔ میں اپنی تمام زہریلی ناگنوں کا محل کے باہر پہرہ لگا دیتی ہوں۔"

یوما ناگ بستر پر دراز ہو گیا۔ مگر اس کا ذہن پریشان تھا۔ یوما ناگ بڑا نیک دل سانپوں کا دیوتا تھا۔ اس نے اپنے سانپوں کو حکم دے رکھا تھا کہ کبھی کسی انسان کو نہیں ڈسنا۔ اگر کوئی انسان دشمن بن کر آئے تو اس کا ضرور مقابلہ کرنا ہے۔ اس کے سانپ اور اژدہا بھی انسانی آبادیوں کی طرف نہیں جاتے تھے۔ وہ زمین اور سمندر کے اندر اپنے اپنے کام میں مصروف رہتے تھے۔ اگر کبھی انسانی بستیوں میں چوہے زیادہ ہو جاتے اور وہاں بیماری پھیلنے کا خطرہ پیدا ہو جاتا تو وہ اپنے یوما دیوتا کے حکم پر فوراً رات کے اندھیرے میں ان بستیوں میں پہنچ جاتے اور راتوں رات وہاں کے سارے چوہوں کا صفایا کر ڈالتے اور بستی سے بیماری کا خطرہ ٹل جاتا۔ اگر کسی بستی میں کسی انسان کا کوئی بچہ سمندر میں نہاتے ہوئے ڈوبنے لگتا تو سمندری سانپ فوراً وہاں پہنچ کر اسے نیچے سے اوپر اٹھا لیتے اور کنارے پر لا کر ڈال

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دیتے۔ اسی وجہ سے یوما ناگ دیوتا سانپوں اور اژدہوں اور رینگنے والی سمندری اور زمینی مخلوق کا سب سے مشہور اور طاقتور دیوتا تھا اور ساری مخلوق اس سے محبت کرتی تھی۔

پہاڑی قلعے والی پراسرار عورت یعنی قبروں کے سانپوں کی ملکہ ہمیشہ سے اس کی دشمن رہی تھی۔ وہ یوما ناگ دیوتا کی شہرت اور حکومت سے خار کھاتی تھی اور اس کی ہمیشہ سے کوشش رہی تھی کہ وہ کسی طرح سے یوما ناگ دیوتا کو قتل کر کے اس کے تخت پر قبضہ کرے اور قبروں کے سانپوں کے علاوہ سمندری اور زمینی سانپوں پر بھی اس کی حکومت قائم ہو جائے۔ مگر آج تک اس کی کوئی ترکیب کامیاب نہ ہو سکی تھی۔ کیونکہ اس کے مقابلے میں یوما ناگ دیوتا کی طلسمی طاقت بہت زیادہ تھی۔ لیکن طلسمی کتابوں کے مطابق پراسرار عورت کو آخر سر کٹے انسان کا سراغ مل گیا اور اس نے اسے اپنے قبضے میں کر کے یوما ناگ کو قتل کرنے کے لئے روانہ کر دیا تھا۔

جس وقت یوما ناگ دیوتا اپنے محل کی خواب گاہ میں پلنگ پر لیٹا اپنے محل کی حدود میں داخل ہونے والے کسی جاسوس کے بارے میں غور کر رہا تھا اس وقت سر کٹا انسان غیبی حالت میں اس کے محل کے بالکل سامنے ایک چھوٹی چٹان کے پیچھے آ کر رک گیا تھا۔ اسے یوما ناگ کی ملکہ یومانی کے کمرے کی تلاش تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس کا کمرہ محل میں کس جگہ پر ہو گا۔

لیکن قدرت اپنے نیک کام کرنے والے بندوں کو بچا لیا کرتی ہے۔ عین اس وقت جبکہ یومانی ملکہ اپنی ناگن محافظوں کو حکم دے کر آئی کہ وہ محل کے چاروں طرف پھیل جائیں اور دیکھیں کہ کوئی جاسوس تو داخل نہیں ہو گیا' تو اسی وقت ایک خاص ایلچی سانپ یومانی ملکہ کے لئے یہ پیغام لے کر آیا کہ اس کی ماں سخت بیمار ہے اور اس نے اسے اپنے پاس بلایا ہے۔ یومانی ملکہ فوراً یوما ناگ کے پاس گئی اور کہا کہ مجھے اپنی والدہ کی بیماری کی خبر ملی ہے میں اپنی والدہ کے پاس جاتی ہوں۔ یوما ناگ دیوتا نے کہا۔

"ضرور جاؤ۔"

یومانی ملکہ اسی وقت ایک زینہ اتر کر محل کے سب سے نچلے تہہ خانے میں آ گئی۔ یومانی ملکہ کی والدہ چٹان کے نیچے سمندر کی گہرائیوں میں اپنے چھوٹے سے محل میں رہتی تھی جو سیپیوں سے بنایا گیا تھا۔ تہہ خانے میں ایک چشمہ بہ رہا تھا۔ اس نے چشمے میں چھلانگ لگائی اور غوطہ مار کر پانی کے اندر ہی اندر سمندر کی گہرائیوں میں چلی گئی۔

سر کٹے انسان کو بالکل خبر نہ ہوئی کہ یومانی ملکہ محل سے جا چکی ہے۔ پراسرار عورت کو بھی یومانی ملکہ کے محل سے چلے جانے کا علم نہ ہو سکا۔ وہ تو صرف سر کٹے انسان کے خیالات سے ہی واقف ہو رہی تھی۔ کیونکہ اس نے سر کٹے کی گردن میں طلسمی کیل ٹھونک رکھی تھی جو اسے اس کے خیالات سے باخبر رکھتی تھی اور جس کی مدد سے وہ اسے کوئی خاص پیغام دے بھی سکتی تھی اور اس کا پیغام سن بھی سکتی تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سر کٹے انسان کو اس حقیقت کا علم تھا کہ وہ چاہے جتنی بھی طاقت لے آئے وہ یوما ناگ دیوتا کو ہلاک نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یوما ناگ دیوتا کی جان کسی خاص چیز میں تھی جس کا سوائے اس کی ملکہ یومانی کے دوسرے کسی کو پتہ نہیں تھا۔ سر کٹے انسان نے پراسرار عورت کے حکم پر اس راز کو معلوم کرنا اور پھر یوما ناگ کو ختم کر دینا تھا۔ مگر سب سے پہلے یومانی ملکہ کو قتل کر کے اس کی شکل اختیار کرنا ضروری تھا تاکہ سر کٹا انسان یومانی ملکہ بن کر یوما ناگ سے اس کی زندگی کا راز معلوم کر سکے۔ وہ یومانی ملکہ کو قتل کئے بغیر بھی اس کی شکل اختیار کر سکتا تھا۔ مگر اس طرح خطرہ تھا کہ وہ یوما ناگ دیوتا سے اس کی زندگی کا راز پوچھ رہا ہو اور اوپر سے اصلی یومانی ملکہ آ جائے۔ اس لئے پراسرار عورت نے بھی سر کٹے انسان کو خاص طور پر حکم دیا تھا کہ سب سے پہلے یومانی ملکہ کا کام تمام کرنا۔

سر کٹا انسان غیبی حالت میں چٹان کے پیچھے محل کی طرف دیکھ رہا تھا۔ یوما ناگ دیوتا کے محل میں کہیں کہیں روشنی ہو رہی تھی۔ آسمان تاریک تھا۔ کوئی تارا بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ سر کٹا انسان چٹان کے پیچھے سے نکلا اور ہوا میں تھوڑا سا بلند ہو کر محل کی طرف اڑنے لگا۔ وہ یوما ناگ کے آخری طلسمی دائرے سے نکل آیا تھا۔ اب اسے آگے کوئی خطرہ نہیں تھا۔ محل کے ارد گرد اس نے دو چکر لگائے وہاں اس نے کچھ اژدہا اور سانپ دیکھے جو محل میں جگہ جگہ پہرہ دے رہے تھے۔ محل پر خاموشی چھائی تھی۔ سر کٹا انسان یومانی ملکہ کے کمرے کو تلاش کرنے کے لئے نیچے اتر آیا۔ وہ

ایک بارہ دری میں سے گزر رہا تھا کہ اس نے دو اژدہوں کو آپس میں باتیں کرتے سنا۔ سر کٹا وہیں رک گیا۔

ایک اژدہا دوسرے اژدہا سے کہہ رہا تھا۔

"ملکہ یومانی کہاں چلی گئی ہے؟"

دوسرے اژدہا نے منہ سے بھاپ نکالتے ہوئے کہا۔

"کسی کو کچھ پتہ نہیں کہ وہ کہاں گئی ہے۔ مگر اتنا مجھے معلوم ہے کہ وہ محل کے اندر کہیں نہیں ہے۔"

سر کٹے انسان نے یہ سنا تو پریشان ہوا۔ وہ تیزی سے محل کی چھت پر آ گیا۔ اندھیرے میں اس نے پراسرار عورت کا تصور آنکھوں میں باندھا۔ پراسرار عورت کی شکل اس کے سامنے آ گئی۔ اس نے سر کٹے سے پوچھا۔

"تم نے مجھے کس لئے یاد کیا ہے۔ تمہیں جو حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کرو۔ یونہی وقت ضائع نہ کرو۔"

سر کٹے انسان نے بھاری آواز میں کہا۔

"قبروں کے سانپوں کی رانی! میں تیرے حکم کا پابند ہوں۔ مگر یہاں آ کر مجھے پتہ چلا ہے کہ ملکہ یومانی محل میں نہیں ہے۔"

پراسرار عورت ایک دم سنجیدہ ہو گئی۔ اس نے پوچھا۔

"وہ کہاں چلی گئی ہے۔ فوراً معلوم کرو۔"

سر کٹے نے کہا۔

"قبروں کی رانی! یہاں کسی کو علم نہیں ہے کہ یومانی ملکہ کہاں گئی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہے۔ مجھے حکم کرو میں یوما ناگ کو ابھی جا کر قتل کر دیتا ہوں۔"

"نہیں نہیں۔" پراسرار عورت نے چیخ کر کہا۔ "ایسی غلطی مت کرنا۔ جب تک تمہیں یہ معلوم نہیں ہو جاتا کہ یوما ناگ کی جان کس میں ہے تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ تم نے اگر اس پر حملہ کیا تو وہ تمہیں وہیں دو ٹکڑے [illegible]"

سر کٹے انسان نے بھاری آواز میں پوچھا۔

"تو پھر میرے لئے کیا حکم ہے [illegible]ں؟"

پراسرار عورت کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ وہ پریشان ہو گئی تھی۔ کیونکہ یومانی ملکہ کے سوا کوئی بھی سر کٹے کو یوما ناگ کی طاقت کا اس کی زندگی کا راز نہیں بتا سکتا تھا۔ آخر اس نے جھنجلا کر کہا۔ "تم۔ تم یہاں کسی جگہ چھپ کر یومانی ملکہ کا انتظار کرو۔"

"جو حکم میری آقا!"

یہ کہہ کر سر کٹے انسان نے آنکھیں جھپک لیں۔ پراسرار عورت کی شکل غائب ہو گئی۔ سر کٹے انسان نے سوچا کہ ایسی کونسی جگہ ہو سکتی ہے جہاں چھپ کر وہ یومانی ملکہ کی واپسی کا انتظار کرے۔ اس نے محل کی چھت پر کھڑے ہو کر اندھیرے میں چاروں طرف نگاہ دوڑائی۔ چاروں طرف سیاہ کالا سمندر ہی سمندر تھا۔ سمندر اور محل والی بلند چٹان کے درمیان وادیاں اور خطرناک گھنے جنگل تھے۔ ان جنگلوں میں سانپ اژدہا دلدلوں میں رہتے تھے۔ سر کٹا انسان فضا میں بلند ہوا اور اڑتا ہوا محل سے دور ایک جنگل میں اتر آیا۔ یہاں ایک ٹوٹی پھوٹی بارہ دری تھی۔ بارہ دری کو جنگلی جھاڑیوں نے چھپا رکھا تھا۔ سر کٹے انسان نے اس بارہ دری میں چھپے رہنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ بارہ دری میں آ کر بیٹھ گیا۔

○☆○

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بل بتوڑی حامون جادوگر چمگادڑ بن گئے

سر کٹا انسان ساری رات بارہ دری میں بیٹھا رہا۔

دوسرا دن بھی گزر گیا۔ شام کے وقت وہ یوما ناگ کے محل میں غائب ہو کر گیا تاکہ معلوم کرے یومانی ملکہ آئی ہے کہ نہیں۔ یومانی ملکہ ابھی تک واپس نہیں آئی تھی۔ سر کٹا انسان بارہ دری میں واپس آگیا۔ جب شام کا اندھیرا چھانے لگا تو سر کٹے کو سرگوشیوں کی آوازیں آنے لگیں۔ اس نے کان لگا کر سنا۔ پراسرار عورت کے سگنل آ رہے تھے۔ پھر پراسرار عورت کی آواز سنائی دی۔ وہ غصے میں تھی۔

"ابدال! تم یہاں کب تک بیٹھے رہو گے؟ میں زیادہ انتظار نہیں کر سکتی۔"

سر کٹے نے بھاری آواز میں کہا۔

"قبروں کی رانی! یومانی ملکہ ابھی تک محل میں واپس نہیں آئی۔"

پراسرار عورت نے جھنجھلا کر کہا۔

"نہیں آئی ہے تو نہ آئے۔ تم فوراً یومانی ملکہ کی شکل بناؤ اور یوما ناگ

کے پاس جا کر کسی طرح اس کی طاقت کا راز معلوم کرو۔"

سر کٹے نے جواب میں کہا۔

"جو حکم قبروں کی رانی!"

سر کٹا بارہ دری سے نکلا اور سیدھا یوما ناگ کے محل میں پہنچ گیا۔ وہ کسی کو نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ چھت پر سے اتر کر برآمدے میں آ کر ایک طرف اندھیرے میں چھپ گیا۔ وہیں اس نے اپنا منتر پڑھ کر اپنے جسم پر پھونکا۔ دوسرے لمحے وہ سر کٹے انسان سے یومانی ملکہ بن چکا تھا۔ وہ بڑی شان کے ساتھ چلتا ہوا یوما ناگ دیوتا کے کمرہ خاص کی طرف بڑھا۔ راہ داری میں پہرہ دیتے اژدہوں نے یومانی ملکہ کو دیکھا تو فوراً سر جھکا دیئے۔

یوما ناگ کے خاص سانپ نے فوراً یوما ناگ کو جا کر اطلاع کی کہ یومانی ملکہ تشریف لا رہی ہیں۔ یوما ناگ کچھ حیران سا ہوا مگر وہ جلدی سے تخت پر سے اٹھا اور دروازے کے پاس آگیا۔ اتنے میں سر کٹا انسان یومانی ملکہ کے روپ میں کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے جھک کر یوما ناگ کو تعظیم کی تو یوما ناگ نے مسکرا کر کہا۔

"ملکہ یومانی! تم اچانک کیسے آ گئیں؟ تم نے تو کہا تھا کہ میں ابھی اپنی والدہ کے ہاں بہت دن رہوں گی۔"

نقلی یومانی ملکہ نے کہا۔

"میرے ناگ دیوتا! وہاں میرا دل نہیں لگا۔ میں اداس ہو گئی تھی۔ فوراً چلی آئی۔ والدہ اب ٹھیک ہو چکی ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یوما ناگ نے پوچھا۔

"تمہاری آواز کیوں بدلی ہوئی ہے؟ کیا بات ہے تم کچھ پہلے سے کمزور لگتی ہو۔"

نقلی یومانی ملکہ بولی۔

"والدہ کی بیماری سے پریشان تھی۔ گلا بھی خراب ہو گیا ہے۔"

یوما ناگ نقلی یومانی ملکہ کو لے کر پلنگ پر آ کر بیٹھ گیا۔ وہ بڑے غور سے نقلی یومانی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ نقلی یومانی دل میں کچھ گھبرائی۔ اس نے پوچھا۔

"کیا بات ہے میرے ناگ دیوتا! تم مجھے اس طرح گھور گھور کر کیوں دیکھ رہے ہو؟"

یوما ناگ مسکرایا۔ کہنے لگا۔

"کچھ نہیں ملکہ! میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری آنکھوں کا رنگ بھی پہلے سے کچھ بدل گیا ہے۔ کیا بات ہے؟"

نقلی یومانی نے فوراً آنکھوں کو ملتے ہوئے کہا۔

"وہاں میری آنکھیں دکھنے آ گئی تھیں۔ ان باتوں کو چھوڑو میرے دیوتا! چلو اوپر محل کی چھت پر چلتے ہیں۔ رات بڑی خوشگوار ہے۔"

نقلی یومانی ملکہ یوما ناگ کو لے کر محل کی چھت پر آ گئی۔ یہاں سنگ مرمر کی بارہ دری کے اندر ایک تخت بچھا تھا۔ دونوں تخت پر بیٹھ گئے۔ سر کٹا انسان یومانی ملکہ کے روپ میں زیادہ دیر نہیں لگانا چاہتا تھا۔ خطرہ تھا کہ

اصلی یومانی ملکہ کسی وقت بھی آ سکتی ہے۔ یوما ناگ دیوتا نے کہا۔

"ملکہ! پہلے تم کبھی کھلی چھت پر نہیں آئی تھیں میں مجبور بھی کرتا تھا تو تم اوپر نہیں آتی تھیں۔ آج کیا بات ہے کہ تم نے خود اوپر آنے کی خواہش کی ہے۔"

سر کٹے انسان نے یومانی ملکہ کا روپ ضرور بدلا ہوا تھا مگر وہ اس کے مزاج اور عادتوں سے واقف نہیں تھا۔ فوراً بولا۔

"میرے دیوتا! آج میرا دل چھت پر کھلی فضا میں آنے کو بے تاب تھا اس لئے اوپر آ گئی ہوں۔"

یوما ناگ خاموش ہو گیا۔ سر کٹے انسان کے لئے دیر لگانا خطرے کا باعث ہو سکتا تھا۔ اس نے یوما ناگ سے پیار محبت کی باتیں شروع کر دیں۔ پھر چہرے کو اداس بنا لیا۔ یوما ناگ نے کہا۔

"کیا بات ہے ملکہ! تم اچانک اداس کیوں ہو گئی ہو؟"

نقلی یومانی ملکہ نے کہا۔

"میرے ناگ دیوتا! کبھی کبھی میرا دل یہ سوچ کر اداس ہو جاتا ہے کہ آپ کے بڑے دشمن ہیں۔ کہیں کوئی دشمن آپ کو مجھ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نہ چھین لے۔ کہیں آپ کو کوئی دشمن قتل نہ کر دے۔"

یوما ناگ ہنس دیا۔ کہنے لگا۔

"ملکہ! تم اس کی فکر دل سے نکال دو۔ کیونکہ اگر کسی نے یہاں آ کر مجھے قتل بھی کر دیا تو میں مروں گا نہیں۔ میں زندہ رہوں گا۔ کیونکہ میری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جان میرے اس بدن میں نہیں ہے۔"

"تو پھر کس میں ہے آپ کی جان میرے دیوتا؟" نقلی یومانی نے فوراً پوچھا۔ یوما ناگ ایک لمحے کے لئے چپ ہو گیا۔ پھر اس نے نقلی یومانی ملکہ کی طرف دیکھا اور کہا۔

"ملکہ! تم نے یہ بات مجھ سے کبھی نہیں پوچھی تھی۔ آج کیا بات ہے کہ یہ سوال کر رہی ہو؟"

نقلی یومانی اندر سے ذرا گھبرائی۔ مگر فوراً ہی سنبھل کر بیٹھ گئی اور اداس آواز میں کہنے لگی۔

"جانے کیوں آج میرا دل اس قسم کی باتیں سوچ کر پریشان ہو رہا ہے کہ کوئی دشمن آپ کو نقصان نہ پہنچا دے۔"

پھر نقلی یومانی نے یوما ناگ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور بڑے پیار سے کہا۔

"میرے دیوتا! کسی طرح مجھے یقین دلا دیں کہ آپ کی جان کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ مجھے صرف اتنا بتا دیں کہ آپ کی جان کسی بڑی طاقتور چیز میں ہے۔ بس پھر مجھے اطمینان ہو جائے گا۔ پھر میں آپ کی زندگی کی طرف سے مطمئن ہو جاؤں گی۔"

یوما ناگ خاموش تھا اور یومانی ملکہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ نقلی یومانی ملکہ فوراً آنکھوں میں آنسو بھر لائی اور سسکیاں بھرنے لگی۔ یوما ناگ نے پوچھا۔

"رو کیوں رہی ہو ملکہ؟"

نقلی یومانی نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

"میں اس لئے رو رہی ہوں کہ آپ کو مجھ پر بھروسہ نہیں ہے۔ اعتماد نہیں ہے۔ اگر آپ مجھے اپنی طاقت کا راز نہیں بتانا چاہتے تو نہ سہی۔"

نقلی یومانی ملکہ روٹھ گئی۔ یوما ناگ دیوتا نے اس کا دل بہلاتے ہوئے کہا۔

"ملکہ ناراض کیوں ہو گئی ہو۔ اچھا۔ وعدہ کرتا ہوں کہ کل رات کو تمہیں بتا دوں گا کہ میری جان کس چیز میں ہے۔ اب خوش ہو جاؤ۔"

سر کٹے انسان نے سوچا کہ چلو یہ بھی اچھا ہوا کہ یوما ناگ دیوتا نے وعدہ کر لیا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ یوما ناگ اپنے وعدے کا بڑا پابند ہے۔ وہ جو وعدہ کرتا ہے اسے ضرور پورا کرتا ہے۔ اب کل رات اسے اس کی طاقت کا راز معلوم ہو جائے گا اور جس چیز میں اس کی جان ہو گی وہ اسے وہاں پر جا کر ہلاک کر ڈالے گا۔ اس طرح قبروں کے سانپوں کی ملکہ کا حکم پورا ہو جائے گا۔

سر کٹا انسان نقلی یومانی ملکہ کے روپ میں بڑی بے تابی سے دوسری رات کا انتظار کرنے لگا۔ اس نے ایک جگہ چھپ کر پراسرار عورت یعنی قبروں کی رانی کو بھی یہ بات بتا دی کہ یوما ناگ نے اپنی طاقت کا راز بتانے کا وعدہ کر لیا ہے۔ پراسرار عورت کی آواز آئی۔

"ابدال! یوما ناگ اپنے وعدہ کا پکا ہے۔ کل جیسے ہی اس کی طاقت کا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

راز معلوم ہو فوراً اسے ہلاک کر ڈالو۔ ایک سیکنڈ کی بھی دیر نہ لگانا۔"

سر کٹے نے کہا۔ "ایسا ہی ہو گا قبروں کی رانی!"

دوسرے دن جب رات کا اندھیرا کپال سیارے کے جنگلوں پر چھا گیا اور یوما ناگ کے اژدہوں اور سانپوں نے محل میں فانوس روشن کر دیے تو نقلی یونانی ملکہ یوما ناگ کے کمرے میں پہنچی۔ پہلے ادھر ادھر کی باتیں کرتی رہی۔ پھر بولی۔

"اے میرے دیوتا! آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آج رات مجھے اپنی طاقت کا راز بتائیں گے۔ اب رات ہو گئی ہے اپنا وعدہ پورا کیجئے اور مجھے بتائیں کہ آپ کی جان کس میں ہے؟"

یوما ناگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ملکہ! ہم اپنا وعدہ ہمیشہ پورا کرتے ہیں۔ ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ ہماری جان کس چیز میں ہے اور وہ چیز کہاں پر ہے۔"

سر کٹا انسان بے چین ہو رہا تھا۔ یوما ناگ نے کہا۔

"سنو ملکہ! یہاں سے دور ایک کالا سیاہ سمندر ہے۔ اس سمندر کے پار ایک جنگل ہے۔ اس جنگل میں......"

ابھی یوما ناگ نے اتنا ہی بتایا تھا کہ ایک دم دروازہ کھلا اور اصلی یونانی ملکہ سخت غصے میں اندر داخل ہوئی اور وہیں سے چیخ کر بولی۔

"میرے ناگ دیوتا! یہ ہمارا دشمن جادوگر ہے جس نے میری شکل بنائی ہے۔ اصلی یونانی ملکہ میں ہوں۔"

سر کٹا انسان بھی ایک دم ہوشیار ہو گیا۔ اس نے بھی چیخ کر کہا۔

"میرے دیوتا! یہ نقلی یونانی ملکہ ہے۔ یہ دشمن کا کوئی جادوگر ہے جس نے میری شکل بنا رکھی ہے۔ اصلی یونانی میں ہوں۔"

یوما ناگ دیوتا تخت پر سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ کبھی نقلی یونانی ملکہ کو دیکھتا اور کبھی اصلی یونانی ملکہ کو دیکھتا۔

"یہ کیا طلسم ہے، تم دونوں کون ہو؟"

اصلی یونانی ملکہ دوڑ کر یوما ناگ کے پاس آئی اور بولی۔

"میرے دیوتا! میں ہی آپ کی اصلی ملکہ ہوں یہ کوئی جادوگر ہے۔ اس کو ابھی بھسم کر دیں۔"

سر کٹے انسان نے بھی اسی طرح چلا کر کہا۔

"میرے دیوتا! یہ عورت جھوٹی ہے۔ اس نے جادو کے زور سے میرا روپ دھار رکھا ہے۔ اصلی یونانی ملکہ میں ہوں۔"

یوما ناگ دیوتا نے دونوں بازو پھیلا دیئے اور رعب دار آواز میں بولا۔

"ابھی نقلی اور اصلی کا پتہ چل جاتا ہے۔"

پھر اس نے تالی بجائی۔ اس کے ساتھ ہی دیوار کے سوراخ میں سے ایک سرخ رنگ کا سانپ نکل کر یوما ناگ کے سامنے آ کر ادب سے کنڈلی مار کر بیٹھ گیا۔ یوما ناگ نے کہا۔

"یہ سرخ سانپ تم دونوں کو ڈسے گا۔ تم میں سے جو نقلی ملکہ ہو گی اس کا جسم سانپ کے زہر کے اثر سے سرخ ہو جائے گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سر کٹا انسان یہ سوچ کر مطمئن رہا کہ اس پر قبروں کی رانی کا طلسم کیا ہوا ہے۔ سانپ کا زہر اسے کچھ نہیں کہے گا اور اس کا جسم بھی سرخ نہیں ہو گا۔ یوما ناگ نے لال سانپ کو حکم دیا۔

"دونوں ملکاؤں کو باری باری ڈسو!"

لال سانپ حکم پاتے ہی آگے بڑھا۔ پہلے اس نے اصلی ملکہ کو ڈسا۔ پھر نقلی ملکہ کو ڈس دیا اور پرے ہٹ کر بیٹھ گیا۔ یوما ناگ بڑے غور سے دونوں عورتوں کو دیکھنے لگا۔ سر کٹے انسان یعنی نقلی ملکہ نے اپنے جسم میں کچھ گرمی سی محسوس کی۔ مگر اس نے کوئی خیال نہ کیا۔ اسے پورا یقین تھا کہ قبروں کی رانی کے زبردست منتروں کی وجہ سے اس پر سانپ کے زہر کا کوئی اثر نہیں ہو گا۔ مگر اس کا یقین جھوٹا تھا۔ دیکھتے دیکھتے نقلی ملکہ یومانی کا چہرہ ہاتھ پاؤں اور پھر سارا جسم سرخ ہو گیا۔ سر کٹے انسان کا بھانڈا پھوٹ گیا تھا۔ اب اس کی موت یقینی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ یوما ناگ دیوتا اسے زندہ نہیں چھوڑے گا۔ اس نے کھڑے کھڑے حلق سے پھنکار کی آواز نکالی اور غائب ہو گیا۔ مگر وہ یوما ناگ دیوتا کی طاقت سے واقف نہیں تھا۔

یوما ناگ دیوتا نے سخت غصے میں آ کر پھنکار ماری۔ اس کے منہ سے پھنکار کے ساتھ سفید رنگ کی پھوار نکل کر سر کٹے انسان پر پڑی تو وہ سب کو نظر آنے لگا۔ اس کا بدن سفید پھوار پڑنے سے بالکل سفید ہو گیا تھا۔ سر کٹے انسان کی شکل فوراً بدل گئی تھی اور وہ نقلی یومانی ملکہ کی بجائے اپنی انسانی شکل میں آ گیا تھا۔ سر کٹے نے منتر پڑھ کر ایک بار پھر غائب ہو کر وہاں سے

جان بچا کر بھاگنے کی کوشش کی مگر اسے محسوس ہوا کہ اس کے پاؤں من من کے بھاری ہو گئے ہیں وہ اپنی جگہ سے ایک انچ نہ ہل سکا۔ اس کا منتر بھی اس کے کوئی کام نہ آیا۔

"میرے یوما ناگ دیوتا! یہ آپ کا دشمن جادوگر ہے۔ اس کو اسی جگہ جلا کر راکھ کر دیتی ہوں۔"

یوما ناگ نے اپنی ملکہ کو ہاتھ سے پیچھے کر دیا اور بولا۔

"نہیں ملکہ! ہم اسے اتنی جلدی نہیں ماریں گے ہم اسے ایسی جگہ پھینک دیں گے جہاں یہ نہ مرے گا نہ زندہ رہے گا۔ یہ ساری عمر سسکتا رہے گا۔"

سر کٹا انسان خاموش کھڑا تھا۔ یوما ناگ نے گرج دار آواز میں پوچھا۔

"بتاؤ تمہیں ہمیں ہلاک کرنے کے لئے کس نے بھیجا ہے؟"

سر کٹے انسان پر قبروں کی رانی کے طلسم کا پورا اثر تھا۔ اس کے طلسم کا اثر کم نہیں ہوا تھا۔ اس نے کہا۔

"مجھے قبروں کے سانپوں کی رانی نے یہاں بھیجا ہے تاکہ میں تمہاری طاقت کا راز معلوم کر کے تمہیں ہلاک کر دوں۔"

یوما ناگ نے تالی بجائی۔ دو اژدہا پھنکارتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ یوما ناگ نے انہیں حکم دیا۔

"ہمارے اس دشمن کو لے جا کر دلدلی سانپوں کے غار میں پھینک دو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسی وقت دونوں اژدہا آگے بڑھے۔ انہوں نے سر کٹے انسان کو اٹھایا اور باہر نکل گئے۔ یوما ناگ دیوتا کے محل کے پیچھے ایک گھنا جنگل تھا۔ اس جنگل میں ایک پہاڑی تھی۔ اس پہاڑی میں ایک غار تھا۔ اس غار میں دلدل ہی دلدل تھی۔ اس دلدل میں سبز اور مٹیالے رنگ کے ہزاروں سانپ رینگتے رہتے تھے۔ اژدہا سر کٹے انسان کو لے کر غار کے منہ پر آئے اور اسے غار میں پھینک کر غار کا منہ بہت بڑے پتھر سے بند کر دیا۔ سر کٹا انسان دلدل میں گرا تھا۔ دلدل میں گرتے ہی سینکڑوں دلدلی سانپ اس کے جسم سے لپٹ گئے اور اس کو ڈسنا شروع کر دیا۔

سر کٹے انسان کو جو ابھی تک اپنی اصلی حالت میں نہیں آیا تھا اور قبروں کی رانی پراسرار عورت کے جادو کے اثر میں تھا، ہم دلدلی غار میں کچھ دیر کے لئے چھوڑتے ہیں اور اپنے ماڈرن زمانے کے شہر لاہور چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ بل بتوڑی چڑیل اور حامون جادوگر کس حال میں ہیں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ نسطور اور زکوٹا کالے جادوگر کے محل کی تلاش میں ملک چین کی طرف پرواز کر رہے ہیں۔ غیبی لڑکی نیلی پرانے گرجا گھر کے تابوت میں آرام کی نیند سو رہی ہے۔ خلائی انسان برازیل میں ہزاروں برس پہلے اترنے والی خلائی مخلوق کی تلاش میں جنگلوں میں مارا مارا پھر رہا ہے۔ ہم باری باری ان سب کے پاس آئیں گے۔ مگر سب سے پہلے ہم لاہور چل کر بل بتوڑی چڑیل اور جادوگر حامون کی خبر لیتے ہیں۔ بل بتوڑی اور حامون جادوگر لاہور میں دریا پار والی خانقاہ میں رہنے والے سبز پوش کی روحانی

طاقت کے پیچھے پڑا ہوا تھا۔ وہ سبز پوش کی روحانی طاقت کا راز معلوم کر کے خود وہ طاقت حاصل کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ وہ زمین پر قبضہ کر سکیں اور پھر اس طاقت کے ذریعے سامری جادوگر کے تخت پر بھی قبضہ کر لیں۔

ایک رات کو بل بتوڑی اور حامون جادوگر کسی نہ کسی طرح روحانی طاقت کا حصار توڑ کر سبز پوش درویش کی خانقاہ کے اندر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس وقت سبز پوش درویش نماز پڑھ رہے تھے۔ انہیں فوراً احساس ہو گیا کہ دشمن آ گیا ہے مگر وہ خدا کی عبادت میں مصروف رہے۔ حامون جادوگر نے بل بتوڑی سے کہا۔

"بل بتوڑی! سبز پوش خدا کی عبادت کر رہا ہے اس وقت اسے سوائے اپنے خدا کے اور کسی چیز کی خبر نہیں ہوتی۔ بس یہی وقت ہے اس کو اپنے قابو میں کرنے کا۔ میں منتر پڑھنے لگا ہوں۔ پیچھے ہٹ جاؤ۔ مجھے بلانا مت۔ میری جان خطرے میں ہو گی۔"

حامون جادوگر نے اپنے دونوں ہاتھوں کا رخ نماز پڑھتے سبز پوش کی طرف کیا اور طلسمی منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ منتر پڑھ کر حامون نے سبز پوش پر پھونک دیا۔ اس کو یقین تھا کہ سبز پوش درویش اس کے منتر کے اثر سے پتھر بن جائے گا اور وہ فوراً اسے دبوچ لے گا۔ مگر ایسا نہ ہوا۔ حامون جادوگر کو معلوم نہیں تھا کہ جو لوگ اپنے دل کی پوری توجہ سے خدا کی عبادت کر رہے ہوتے ہیں ان کی حفاظت خدا کر رہا ہوتا ہے۔ جیسے ہی حامون نے منتر پڑھ کر پھونکا اس کا الٹا اثر حامون جادوگر اور بل بتوڑی پر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہو گیا۔ دیکھتے دیکھتے ان کے حلیئے بدل گئے۔ دونوں چمگادڑ بن کر زمین سے چمٹ گئے تھے۔ سبز پوش درویش نے نماز ختم کی تو ان چمگادڑوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

"یہ سزا میرے اللہ نے تمہیں دی ہے۔ اب تم ساری زندگی چمگادڑ بن کر رہو گے۔ جاؤ اور خانقاہ کے باہر والے درخت پر الٹے لٹک جاؤ۔"

یہ سنتے ہی بل بتوڑی اور حامون جادوگر جو چمگادڑ بن چکے تھے باریک آواز نکال کر اڑے اور خانقاہ کے باہر والے درخت کی سب سے اونچی ٹہنی پر جا کر لٹک گئے۔

بل بتوڑی اور حامون جادوگر کو چمگادڑوں کے روپ میں درخت پر لٹکا چھوڑ کر ہم تھوڑی دیر کے لئے ماڈل ٹاؤن والی کوٹھی میں سر کٹے انسان کے دوست رضوان کے پاس چلتے ہیں۔ اس وقت رضوان اپنے کمرے میں بیٹھا سکول کا کام کر رہا تھا۔ جب اس کا ہوم ورک ختم ہو گیا تو اچانک اسے اپنے نیک دل دوست سر کٹے انسان کا خیال آ گیا۔ رضوان نے الماری میں رکھی ہوئی چاندی کی انگوٹھی نکالی اور دل میں سوچنے لگا کہ یہ انگوٹھی سر کٹا انسان دے گیا تھا اور اس نے کہا تھا کہ جب کبھی تمہیں میری ضرورت پڑے تو اسے رگڑ دینا میں آ جاؤں گا۔ کیوں نہ آج سر کٹے انسان کو بلا جائے۔ اس نے فوراً چاندی کی انگوٹھی کو اپنے بازو پر زور زور سے رگڑا۔

رضوان کو بادلوں کی گرج کی آواز سنائی دی مگر سر کٹا انسان حاضر نہ ہوا۔ اس نے دوبارہ انگوٹھی کو رگڑا۔ اس بار پھر بادلوں کی دھیمی دھیمی

گرج سنائی دی مگر سر کٹا انسان حاضر نہ ہوا۔ رضوان نے سوچا کہ ضرور سر کٹا انسان کسی دور دراز ملک میں نکل گیا ہے جہاں سے وہ اتنی جلدی واپس نہیں آ سکتا۔ رضوان نے انگوٹھی الماری میں رکھنے کی بجائے اپنی انگلی میں ڈال لی اور اپنے آپ بولا۔

"اب میں یہ انگوٹھی ہمیشہ اپنی انگلی میں ہی رکھوں گا۔ رات کو سر کٹے انسان کو دوبارہ بلانے کی کوشش کروں گا۔"

رضوان کو بھلا کیسے خبر ہو سکتی تھی کہ سر کٹا انسان کس مصیبت میں گرفتار ہے۔ اسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ جس وقت وہ انگوٹھی رگڑ کر سر کٹے انسان کو بلانے کی کوشش کر رہا تھا اس وقت سر کٹا انسان یوہا ناگ دیوتا کے کمپال سیارے کے ایک دلدلی غار میں بند دلدل میں پڑا ہوا تھا اور دلدلی سانپ اسے ڈس رہے تھے۔

اب ہم نسطور اور زکوتا کی طرف چلتے ہیں۔ ہم نے ان دونوں دوستوں کو وہاں چھوڑا تھا جہاں وہ کالے جادوگر کے کھوج میں ملک چین کی طرف پرواز کر رہے تھے۔ دونوں غیبی حالت میں تھے۔ کیونکہ جب وہ اڑنے لگتے تھے تو عام طور پر غائب ہو جاتے تھے۔ تاکہ زمین پر سے اسے کوئی دیکھ کر حیران پریشان نہ ہو کہ دو انسان فضا میں کیسے اور کس طرح اڑ رہے ہیں۔ ان کے نیچے اونچی نیچی پہاڑیوں کا سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ اچانک ایک جگہ زکوتا نے لکیر دیکھی جو ایک طرف سے بل کھاتی ہوئی پہاڑیوں کے اوپر دور تک چلی گئی تھی۔ اس نے نسطور سے پوچھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"نسطور بھائی! یہ نیچے لکیر کیسی ہے؟ یہ کیا چیز ہے؟"

نسطور نے نیچے دیکھا اور کہا۔

"زکوٹا! یہ دیوار چین ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم ملک چین میں پہنچ گئے ہیں۔"

زکوٹا نے پوچھا۔ "ان پہاڑیوں کے اوپر یہ دیوار بنانے کا مقصد کیا ہے۔ یہ تو لگتا ہے جن بھوتوں نے بنائی ہوئی ہے۔"

نسطور ہنس کر بولا۔

"نہیں زکوٹا! یہ دیوار جن بھوتوں نے نہیں بلکہ انسانوں نے بنائی ہے۔ ان پہاڑوں کے پار منگول اور ہن قبیلے اکثر چین پر حملہ کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ چین کے ایک بادشاہ نے پہاڑوں کے اوپر یہ دیوار بنا دی تاکہ دشمن حملہ نہ کر سکے۔"

زکوٹا حیران ہو کر بولا۔

"ان لوگوں نے تو جن بھوتوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔"

نسطور نے کہا۔ "زکوٹا بھائی! جب انسان دل لگا کر کام کرتا ہے تو خدا اس کے اندر جن بھوتوں سے زیادہ طاقت ڈال دیتا ہے۔"

زکوٹا بولا۔ "میرا خیال ہے کالے جادوگر کا محل بھی ان پہاڑیوں میں ہی کہیں ہو گا۔"

نسطور نے کہا۔ "تمہارا خیال ٹھیک ہے۔ میں نے بھی کوہ قاف میں سنا تھا کہ چین کی پہاڑیوں میں بڑے بڑے شیطان جادوگر رہتے ہیں۔ آؤ

نیچے دیوار چین پر اتر کر سراغ لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔"

دونوں ہوا میں تیرتے ہوئے نیچے آنا شروع ہو گئے۔ پھر وہ دیوار چین پر اتر گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ دیوار چین کافی چوڑی تھی اور اس پر سے دس بارہ گھوڑے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے گزر سکتے تھے۔ وہ دیوار پر ایک طرف چلنے لگے۔ اس دیوار پر تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ایک ڈیوڑھی بنی ہوئی تھی جہاں اس زمانے کے فوجی پہرہ دیتے تھے اور ادھر سے گزرنے والوں سے پوچھ گچھ کرتے تھے کہ وہ کون ہیں اور کہاں جا رہے ہیں۔ پاسپورٹ کا تو اس زمانے میں رواج نہیں تھا۔ بس کوئی مسافر کسی شہر میں داخل ہوتا ہے تو شہر کے دروازے پر محافظ اس سے پوچھ گچھ ضرور کرتے تھے اور اس کی تلاشی بھی لیتے تھے۔ نسطور اور زکوٹا دیوار چین پر اترتے ہی انسانی شکل میں آ گئے تھے۔ کیونکہ غیبی حالت میں رہ کر وہ کسی سے معلومات حاصل نہیں کر سکتے تھے۔

وہ چیک پوسٹ یعنی چوکی پر آئے تو دیکھا کہ آمنے سامنے چار چینی سپاہی تلواریں ہاتھوں میں لئے وہاں پہرہ دے رہے تھے۔ چینی سپاہیوں نے دو اجنبی مسافروں کو آتے دیکھا تو انہیں رکنے کا اشارہ کیا۔ چونکہ یہ شہر کا دروازہ نہیں تھا۔ بلکہ ایک طرح سے دشمن کی سرحد بھی تھی اس لئے یہاں پر آنے جانے والوں نے بڑی سخت پوچھ گچھ کی جاتی تھی۔ چاروں سپاہی تلواریں لئے دوڑ کر زکوٹا اور نسطور کے پاس آئے اور انہیں گھیرے میں لے لیا۔ ان سپاہیوں میں ایک افسر بھی تھا۔ یہ سب چینی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھے۔ افسر نے چینی زبان میں پوچھا۔

"تم لوگ کون ہو؟ اوپر کیسے آ گئے ہو؟"

نسطور اور زکوٹا چونکہ کوہ قاف کے جن تھے اس لئے وہ ہر ملک کی زبان بلکہ درندوں چرندوں اور پرندوں کی زبان بھی سمجھ اور بول لیتے تھے۔ نسطور نے چینی زبان میں ہی جواب دیا۔

"ہم لوگ مسافر ہیں اور ملک چین کی سیر کرنے آئے ہیں۔"

چینی افسر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"تم اتنی اچھی چینی زبان کیسے بول لیتے ہو؟"

زکوٹا نے آگے بڑھ کر کہا۔

"بھائی! ہم ملک یمن کے رہنے والے ہیں۔ وہاں ہم نے ایک بوڑھے چینی سے تمہاری زبان سیکھی تھی۔"

چینی افسر کہنے لگا۔

"اب میں تمہیں گرفتار نہیں کروں گا۔ کیونکہ تم ہماری زبان بول لیتے ہو۔ مگر تم ہماری چوکی ہی سے نیچے پہاڑیوں میں اتر جاؤ۔ پہاڑیوں سے نیچے اترو گے تو ایک جنگل آئے گا اس جنگل میں ایک سڑک سیدھی شہر کے دروازے تک جاتی ہے۔ اب جتنی جلدی ہو سکے چلے جاؤ۔"

نسطور اور زکوٹا نے چینی سپاہیوں کا شکریہ ادا کیا اور زکوٹا سے کہا۔

"زکوٹا بھائی! کیوں نہ ہم اڑ کر شہر جائیں؟"

چینی سپاہی انہیں حیرانی سے تکنے لگے۔ چینی افسر نے کہا۔

"تم ہم سے مذاق نہ کرو۔ چوکی کی ڈیوڑھی میں سے نیچے اتر جاؤ۔"

زکوٹا بولا۔ "نہیں بھائی ہم اڑ کر جائیں گے۔"

نسطور نے کہا۔ "تو لاؤ ہاتھ۔"

زکوٹا نے اپنا ہاتھ نسطور کے ہاتھ میں دیا اور نعرہ لگایا۔

"زیبی نوف۔"

نعرے کی گرج سے چینی سپاہی ایک بار تو کانپ گئے اور پھر ان کی آنکھوں کے سامنے زکوٹا اور نسطور غائب ہو گئے۔ سارے سپاہی زور زور سے اپنی آنکھیں ملنے اور ادھر ادھر زکوٹا اور نسطور کو ڈھونڈنے لگے۔ مگر نسطور اور زکوٹا اس وقت پہاڑیوں کے اوپر اترتے ہوئے نیچے جنگل کے درختوں پر آ چکے تھے۔

وہ جنگل کے اوپر ہی اوپر پرواز کرتے چلے گئے۔ دور سے انہیں شہر کی فصیل دکھائی دی جس پر جگہ جگہ برجیاں بنی ہوئی تھیں۔ اس وقت دن کا سماں تھا۔ دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ نسطور اور زکوٹا شہر کی فصیل کے اوپر سے ہوتے ہوئے شہر میں داخل ہو گئے۔ یہ ایک پرانے زمانے کا شہر تھا۔ لوگ بازاروں میں چل پھر رہے تھے۔ گھوڑ سوار گھوڑوں پر سوار تھے۔ دکانیں کھلی تھیں۔ دکانوں پر ریشمی کپڑوں کے انبار لگے تھے۔ کہیں کوئی مداری تماشہ دکھا رہا تھا۔ شہر کے درمیان ایک قلعہ تھا جہاں شاہی محل تھا۔ دونوں دوست شہر کی ایک سرائے میں آ گئے۔ انہوں نے ظاہر ہو کر سرائے کی ایک کوٹھڑی کرائے پر لے لی۔ سارا دن وہ شہر کی سیر کرتے رہے۔ وہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کسی ایسے شخص کی تلاش میں تھے جو انہیں کالے جادوگر کی پہاڑی کا کچھ پتہ بتلا سکے۔

سرائے میں انہوں نے چینی زبان میں سرائے کے مالک سے بھی باتیں کیں۔ سرائے کے مالک کی زبانی انہیں معلوم ہوا کہ اس شہر پر ایک بادشاہ حکومت کرتا ہے جو بڑا رحمدل بادشاہ ہے مگر اس کا وزیر منگ سون بڑا ظالم ہے۔ وزیر جادو ٹونہ بھی جانتا ہے جس کی مدد سے اس نے رحمدل بادشاہ کو اپنے قابو میں کیا ہوا ہے اور رعایا پر ظلم و ستم کرتا ہے۔ وزیر منگ سون ہفتے میں ایک دن شہر میں نکلتا ہے اور جو لڑکی اسے سب سے خوبصورت نظر آتی ہے اسے پکڑ کر شاہی قلعے میں لے جاتا ہے اور اس کے بعد اس لڑکی کا کچھ پتہ نہیں چلتا کہ اسے زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا۔ وزیر کے جاسوس بھی شہر میں پھرتے رہتے ہیں۔ سرائے کے مالک نے زکوتا اور نسطور کو خبردار کیا۔

"تم لوگ بھی اپنے حلیئے چینیوں کی طرح بنا لو۔ کیونکہ وزیر کے جاسوس مسافروں کو بھی پکڑ کر لے جاتے ہیں اور ظالم وزیر انہیں موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے۔"

نسطور نے کہا۔

"بھائی! ہم امن پسند ہیں اور آپ کے ملک میں دوست بن کر آئے ہیں۔ لیکن اگر ہمارے ساتھ کسی نے زیادتی کی تو ہم اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے۔"

سرائے کا مالک ہنسنے لگا۔ بولا۔

"تم بڑے بھولے ہو۔ تم وزیر کی طاقت سے واقف نہیں ہو۔ وہ جادوگر بھی ہے۔ اس کو چین کے ہزاروں سال پرانے طلسمی منتر یاد ہیں۔ کہتے ہیں وہ جن لڑکیوں کو اٹھا کر لے جاتا ہے انہیں کھولتے ہوئے تیل میں تل کر کھا جاتا ہے۔"

زکوتا نے کہا۔ "بھائی! تم ان باتوں کو چھوڑو۔ ہمیں ایک بات بتاؤ۔ کیا تمہیں کچھ خبر ہے کہ کالے جادوگر کی پہاڑی یہاں کس طرف کو ہے؟"

سرائے کا مالک زور سے ہنسا۔ کہنے لگا۔

"ظالم وزیر کے ہوتے ہوئے کسی جادوگر کی جرات نہیں کہ وہ اس علاقے میں ٹھہر سکے۔"

ابھی وہ باتیں ہی کر رہے تھے کہ ایک طرف سے چینی سپاہیوں کا ایک گھوڑ سوار دستہ سرائے میں آ گیا۔ سرائے کے مالک نے گھبرا کر کہا۔

"بھاگ جاؤ۔ وزیر کا جاسوس پہنچ گیا ہے۔"

سرائے میں سب مسافر چینی قسم کے لوگ تھے۔ نسطور اور زکوتا کی شکل چینی لوگوں ایسی نہیں تھی۔ جاسوس نے انہیں دور سے دیکھ کر اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ ان دونوں کو گرفتار کر لیا جائے۔ سپاہی فوراً زکوتا اور نسطور کے پاس آئے اور انہیں پکڑ کر رسیوں سے باندھا اور گھوڑے پر ڈال کر قلعے کی طرف چل پڑے۔ زکوتا نے اپنی زبان میں نسطور سے کہا۔

"نسطور بھائی! میں نعرہ لگانے لگا ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نسطور نے اسے منع کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں زکوٹا ابھی نہیں۔ ذرا قلعے میں جا کر دیکھتے ہیں کہ وہاں کیا ہو رہا ہے اور ظالم وزیر بے گناہ مسافروں اور معصوم لڑکیوں کے ساتھ کس قسم کا ظالمانہ سلوک کرتا ہے۔"

زکوٹا نے کہا۔ " دیکھ لو نسطور بھائی! کہیں مروا نہ دینا ہم کسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں۔"

نسطور بولا۔ "ارے ہم ظلم کی جڑ کاٹنے جا رہے ہیں۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔"

سپاہی زکوٹا اور نسطور کو گرفتار کر کے شاہی قلعے میں لے گئے اور ظالم وزیر کے سامنے پیش کر دیا۔ ظالم وزیر نے دیکھتے ہی کہا۔

"تم لوگ ہمارے دشمن منگولوں کے جاسوس لگتے ہو۔"

نسطور نے چینی زبان میں کہا۔

"ہم جاسوس نہیں ہیں۔ ہم ملک یمن کے رہنے والے ہیں اور سیر و سیاحت کی غرض سے آئے ہیں۔"

وزیر نے کہا۔ "اگر تم یمن کے مسافر ہو تو اتنی روانی سے ہماری چینی زبان کیسے بول لیتے ہو۔ ظاہر ہے تمہیں یہاں جاسوسی کرنے کے لئے چینی زبان سکھائی گئی ہے۔"

زکوٹا نے کہا۔ "ہم جاسوس نہیں ہیں وزیر صاحب۔"

ظالم وزیر نے زکوٹا کو جھڑک کر کہا۔

"خاموش رہو۔"

اس کے ساتھ ہی اس نے حکم دیا۔ تیل کا کڑاؤ آگ پر چڑھا کر ان دونوں کو کھولتے ہوئے تیل میں پھینک دو۔ اسی وقت آگ پر ایک بڑی کڑاہی رکھ کر اس کو تیل سے بھر دیا گیا۔ نسطور نے وزیر سے کہا۔ "وزیر صاحب! آپ ظلم کر رہے ہیں اور ظلم کرنے والوں کو خدا پسند نہیں کرتا۔"

وزیر نے کہا۔ "ہم تمہارے کسی خدا کو نہیں مانتے۔"

نسطور بولا۔ "میرا صرف ایک خدا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ کل جہانوں کا مالک ہے۔ وہ ظالم کو اس کے ظلم کی ضرور سزا دیتا ہے۔"

ظالم وزیر کو غصہ آگیا۔ اس نے اسی وقت حکم دیا۔

"ان دونوں کو کھولتے ہوئے تیل کے کڑاؤ میں ڈال دو۔"

اس وقت کڑاؤ میں تیل کھولنے لگا تھا۔ کیونکہ اس کے نیچے آگ بڑی تیز تھی۔ دو سپاہیوں نے زکوٹا کو پکڑا۔ دو سپاہیوں نے نسطور کو پکڑ لیا اور کھینچتے ہوئے کھولتے ہوئے کڑاؤ کی طرف لے جانے لگے۔ نسطور نے کہا۔

"زکوٹا! نعرہ نہ لگانا۔ ان کو میں سنبھالتا ہوں۔"

نسطور نے اپنی سلیمانی انگوٹھی والا ہاتھ اٹھا کر ہوا میں لہرایا اور اس کے ساتھ ہی آگ کے اوپر کھولتا ہوا تیل کا کڑاؤ غائب ہو گیا۔ ظالم وزیر چیخ اٹھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ جادوگر ہے۔ میں ابھی اس کو جادو کا مزا چکھاتا ہوں۔"

وزیر خود جادو کے منتر جانتا تھا۔ اس نے ایک منتر پڑھ کر پھونکا اور تیل کا کڑاؤ واپس آگ پر نمودار ہو گیا۔ تب زکوٹا نے جلدی سے نسطور کا ہاتھ پکڑا اور گرج کر نعرہ لگایا۔

"زیبی نوف"

اس کے ساتھ ہی نسطور اور زکوٹا دونوں غائب ہو کر ان لوگوں کے سروں کے اوپر اٹھ کر کمرے میں تیرنے لگے۔ ظالم وزیر پہلے تو ہکا بکا ہو کر رہ گیا۔ پھر اس نے بھی منتر پڑھ پڑھ کر پھونکنے شروع کر دیئے مگر اس کا ایک بھی منتر کامیاب نہ ہوا اور وہ زکوٹا اور نسطور کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔

تب زکوٹا نے نسطور سے اپنی زبان میں کہا۔

"نسطور بھائی! میں اپنا کام دکھانے لگا ہوں۔"

نسطور نے کہا۔

"ہاں زکوٹا! اس ظالم شخص کو اس کے ظلم کا مزا چکھاؤ۔ اس نے نہ جانے کتنے بے گناہ انسانوں کو جلتے ہوئے تیل کے کڑاؤ میں ڈالا ہے۔"

زکوٹا نے زیبی نوف کا نعرہ لگایا اور وزیر کو اٹھا کر کھولتے ہوئے تیل کے کڑاؤ میں ڈال دیا۔ شوں کی آواز آئی اور ظالم وزیر کا پکوڑا بن گیا۔ بادشاہ کو جب پتہ چلا کہ قلعے میں دو ایسے جادوگر آئے ہیں جنہوں نے ظالم وزیر کو اپنے جادو کے زور سے شکست دے کر تیل کے کڑاؤ میں ڈال کر تل دیا ہے تو وہ بڑا خوش ہوا کہ ظالم وزیر سے اس کو نجات ملی۔ اس نے فوراً

زکوٹا اور نسطور کو اپنے خاص کمرے میں بلا بھیجا۔ شاہی سپاہی بڑی عزت و احترام کے ساتھ زکوٹا اور نسطور کو لے کر بادشاہ کے سامنے آئے۔ نسطور اور زکوٹا نے ادب سے نیک دل رعایا پرور بادشاہ کو سلام کیا۔ بادشاہ نے باری باری دونوں کو گلے لگایا اور کہا۔

"تم نے ہماری رعایا کو ایک ظلم کرنے والے وزیر سے نجات دلائی ہے۔ میں بہت خوش ہوں۔ آج تک کوئی جادوگر وزیر کو شکست نہیں دے سکا۔ بڑے سے بڑا جادوگر اس کے آگے ہار جاتا تھا اور وہ اسے تیل کے کڑاؤ میں ڈال دیتا تھا۔"

نسطور نے کہا۔ "بادشاہ سلامت ہم جادوگر نہیں ہیں ہمارے خدا نے ہماری مدد کی اور ہم نے ظلم پر فتح حاصل کی۔"

بادشاہ نے کہا۔ "تم دونوں اب میرے محل میں رہو۔ میں تم دونوں کو اپنا وزیر بناتا ہوں۔"

نسطور نے بادشاہ کا شکریہ ادا کیا اور کہا۔

"بادشاہ سلامت! ہم ایک مقصد لے کر گھر سے نکلے ہیں جب تک وہ مقصد پورا نہیں ہو جاتا ہم چین سے نہیں بیٹھ سکتے۔"

بادشاہ نے پوچھا۔

"وہ کونسا مقصد ہے جو تمہیں اتنی دور سے ملک چین میں لے آیا ہے اور جس کی خاطر تم شاہی محل کے عیش و آرام کو بھی ٹھکرا رہے ہو؟"

نسطور نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"بادشاہ سلامت! ہم کالے جادوگر کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کی مہم پر نکلے ہیں۔ اگر کالا جادوگر ختم ہو گیا تو دنیا میں جادو طلسم کی وجہ سے جو برائیاں پھیل رہی ہیں وہ بھی ختم ہو جائیں گی۔"

زکوٹا نے فوراً کہا۔

"بادشاہ سلامت! ہم برائی کو جڑ سے کاٹنے جا رہے ہیں۔"

بادشاہ بڑا خوش ہوا۔ کہنے لگا۔

"تمہارا مقصد بڑا نیک ہے۔ میری دعا ہے کہ خدا تمہیں اپنے نیک مقصد میں کامیاب کرے۔"

نسطور نے کہا۔ "بادشاہ سلامت! کیا آپ ہمیں کالے جادوگر کی کالی پہاڑی کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہیں؟"

اسی وقت شاہی نجومی کو طلب کیا گیا۔ شاہی نجومی نے حساب لگا کر کہا۔

"یہاں سے پچھم کی طرف سمندر میں سات دن کے سفر کے بعد ملک خاندیش آئے گا۔ یہاں سیاہ فام آدم خوروں کا جنگل ہے۔ اس جنگل میں ایک کالی جھیل ہے اس جھیل کے درمیان ایک اونچی پہاڑی ہے۔ وہی کالی پہاڑی ہے جہاں کالا جادوگر اپنے محل میں رہتا ہے۔ مگر وہاں آج تک کوئی انسان نہیں پہنچ سکا۔ جو کوئی گیا وہ واپس نہیں آیا۔"

نسطور نے کہا۔ "تم فکر نہ کرو نجومی بھائی ہم وہاں پہنچ جائیں گے۔"

اسی روز نسطور اور زکوٹا نے چین کے بادشاہ کو خدا حافظ کہا اور ہوا

میں پرواز کرتے ہوئے پچھم کی طرف روانہ ہو گئے۔ اگر وہ سمندری جہاز میں سفر کرتے تو یہ سات دن کا سفر تھا۔ مگر وہ ہوا میں اڑ رہے تھے۔ انہوں نے دو دن میں یہ سفر طے کر لیا۔ جس وقت وہ سمندر کو پار کر چکے تو انہیں دور سے جنگل دکھائی دیا۔ زکوٹا نے کہا۔

"نسطور بھائی یہاں اتر پڑتے ہیں۔ یہی آدم خوروں کا جنگل ہے۔"

دونوں دوست جنگل کے کنارے اتر گئے۔ یہاں سے آدم خور کا علاقہ شروع ہوتا تھا۔ وہ دونوں غائب ہو کر جنگل میں داخل ہو گئے۔ اس وقت جنگل میں رات کا اندھیرا گہرا ہو رہا تھا۔ مگر نسطور اور زکوٹا اندھیرے میں بھی دیکھ لیتے تھے۔ جنگل بڑا گھنا تھا۔ اونچی اونچی جھاڑیاں اگی تھیں۔ درختوں کی شاخیں نیچے لٹک رہی تھیں۔ وہ دونوں ان کے درمیان سے گزرتے جا رہے تھے کہ اچانک ایک جگہ انہوں نے چھوٹی سی جھونپڑی دیکھی۔ جھونپڑی کے باہر ایک سادھو آنکھیں بند کئے بیٹھا گیان دھیان میں مشغول تھا۔ نسطور نے زکوٹا سے کہا۔

"یہ سادھو اپنے ایشور کی عبادت کر رہا ہے۔ کیوں نہ اس سے راستہ پوچھ لیں ہو سکتا ہے ہم غلط راستے پر جا رہے ہوں۔"

دونوں سادھو کے پاس آ کر بیٹھ گئے۔

○☆○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مردے کھانے والی چڑیل

دونوں انتظار کرنے لگے کہ سادھو عبادت کر کے فارغ ہو اپنی آنکھیں کھولے تو وہ اس سے کچھ پوچھیں۔ دونوں غیبی حالت میں تھے اور انہیں کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اچانک سادھو نے کہا۔

"تم لوگ یہاں کیوں آئے ہو۔"

نسطور اور زکوٹا تو دنگ ہو کر رہ گئے کہ اس سادھو نے آنکھیں بند ہوتے ہوئے بھی انہیں کیسے دیکھ لیا جبکہ وہ دونوں غائب تھے۔ نسطور نے کہا۔

"سادھو بابا! کیا تم ہمیں دیکھ رہے ہو؟"

سادھو کی آنکھیں بند تھیں اس نے کہا۔

"میں نے تمہیں اس وقت ہی دیکھ لیا تھا جب تم جنگل میں داخل ہوئے تھے۔ بولو! تم کیا چاہتے ہو؟"

زکوٹا نے کہا۔ "سادھو مہاراج! ہمیں کالے جادوگر کی کالی پہاڑی کی تلاش ہے؟"

سادھو نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ اس نے کہا۔

"تم اس طرح ساری زندگی بھٹکتے رہو گے اور تمہیں کالے جادوگر کی پہاڑی نظر نہیں آئے گی۔ وہ بڑا زبردست جادوگر ہے۔ اس کی پہاڑی صرف اس کے دوستوں کو نظر آتی ہے۔ جو اس کے دشمن بن کر جاتے ہیں انہیں پہاڑی کہیں نظر نہیں آتی۔"

نسطور نے کہا۔

"سادھو مہاراج! آپ خدا کے نیک بندے لگتے ہیں۔ ہم بھی نیکی کا کام کرنے جا رہے ہیں ہماری مدد کریں۔ ہم کالے جادوگر کی پہاڑی پر کیسے پہنچ سکتے ہیں۔ کیونکہ ہم اس کے دشمن ہیں۔ ہم اسے ہلاک کرنے جا رہے ہیں اور ہمیں اس کی پہاڑی نظر نہیں آئے گی۔"

سادھو بولا۔ "ٹھہرو۔ میں تمہیں ایک چیز دیتا ہوں۔"

تب سادھو نے اپنی دری کے نیچے سے مور کا ایک پر نکال کر نسطور کو دیا اور کہا۔

"جب تم کالی جھیل پر پہنچو تو اس مور کے پر کو اپنی آنکھوں کے آگے رکھ کر دیکھنا۔ کالے جادوگر کی پہاڑی اگر غائب بھی ہو گئی تو تمہیں نظر آ جائے گی۔"

نسطور نے سادھو سے مور کا طلسمی پر لے کر اپنے پاس رکھ لیا اور شکریہ ادا کر کے دونوں جانے لگے تو سادھو نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"سنو! مجھے تمہیں ایک ضروری بات کہنی ہے۔ آگے جنگل میں تمہیں ایک جگہ دو راستے ملیں گے۔ تم دائیں راستے پر جانا۔ بائیں طرف والے راستے پر نہ جانا۔"

نسطور بولا۔ "ٹھیک ہے سادھو بابا! ہم آپ کی نصیحت پر عمل کریں گے۔"

نسطور اور زکوٹا دونوں آگے چل پڑے۔

آدھی رات تک وہ جنگل میں چلتے رہے۔ راستے میں انہوں نے سیاہ فام آدم خور جنگلیوں کی بستی دیکھی۔ آدم خور جنگلی گہری نیند سو رہے تھے۔ ان کے اردگرد انسانوں کی ہڈیاں بکھری ہوئی تھیں۔ زکوٹا نے کہا۔

"نسطور بھائی! کیوں نہ ان آدم خوروں کو بھی ختم کرتے چلیں۔"

نسطور نے کہا۔ "جب تک ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچاتا اور جب ہم کسی کو اپنی آنکھوں سے ظلم کرتا نہیں دیکھ لیتے ہم کسی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریں گے۔ آؤ آگے چلتے ہیں۔"

جب رات کا پچھلا پہر گزر رہا تھا تو وہ جنگل میں اس جگہ پہنچ گئے جہاں دو راستے نکلتے تھے۔ ایک راستہ دائیں طرف جاتا تھا۔ ایک راستہ بائیں طرف جاتا تھا۔ نسطور اور زکوٹا وہاں جا کر رک گئے۔ نسطور کہنے لگا۔

"زکوٹا! یہاں سے ہم دائیں طرف جو راستہ ہے اس پر جائیں گے۔ سادھو مہاراج نے کہا تھا کہ بائیں طرف والے راستہ پر نہیں جانا۔"

زکوٹا بولا۔ "بالکل ٹھیک ہے۔ مگر مجھے کچھ تھکاوٹ محسوس ہو رہی ہے۔ کیوں نہ یہاں تھوڑی دیر آرام کر لیں۔ اب منزل پر تو ہم پہنچنے ہی والے ہیں۔"

نسطور بھی وہیں بیٹھ گیا اور بولا۔

"ہاں زکوٹا بھائی! کچھ تھکاوٹ مجھے بھی ہو رہی ہے چلو۔ یہاں تھوڑی دیر آرام کرتے ہیں۔"

دونوں غیبی حالت میں ہی وہاں درخت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ قسمت کو یہی منظور تھا کہ وہ سو جائیں۔ دونوں کی آنکھ لگ گئی۔ جب زکوٹا کی آنکھ کھلی تو جنگل میں ابھی تک رات کا اندھیرا تھا۔ درختوں کے اوپر بادل گہرے ہو رہے تھے اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد بجلی چمک جاتی تھی۔ اسے جنگل میں ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی عورت رو رہی ہے اور مدد کے لئے پکار رہی ہے زکوٹا نے پہلے تو اسے اپنا وہم خیال کیا لیکن اب آواز بالکل صاف سنائی دی۔ کوئی عورت مدد کے لئے بلا رہی تھی۔

"کوئی میری مدد کرے۔ خدا کے واسطے کوئی میری مدد کرے......"

"زکوٹا آواز کی طرف چلا۔ اسے یہ خیال ہی نہ رہا کہ وہ بائیں طرف والے راستے پر چل پڑا ہے جس کے بارے میں سادھو نے کہا تھا کہ اس طرف ہرگز نہ جانا۔ زکوٹا ایک مظلوم عورت کی فریاد سن کر تڑپ اٹھا تھا۔ تھوڑی دور جا کر اسے خیال آیا کہ وہ غیبی حالت میں ہے۔ عورت بے چاری اسے اس حالت میں دیکھ نہیں سکے گی اور جب وہ بولے گا تو وہ ڈر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جائے گی۔ اس نے فوراً آہستہ سے زیبی نوف کہا اور وہ اسی لمحے غیبی حالت سے ظاہر ہو گیا۔ وہ کافی آگے نکل آیا تھا۔ اس نے بلند آواز سے پکارا۔

"خاتون تم کہاں ہو؟ میں تمہاری مدد کو آیا ہوں۔"

عورت کی آواز بڑے قریب سے آئی۔

"بیٹا! میں یہاں ہوں۔ میری مدد کو آؤ۔"

بجلی چمکی تو اس کی چمک میں زکوٹا نے ایک سفید بالوں والی بوڑھی عورت کو دیکھا کہ جھاڑی کے پاس دامن پھیلائے بیٹھی رو رہی ہے۔ زکوٹا نے اس کو تسلی دی اور کہا۔

"اماں تم کیوں پریشان ہو۔ مجھے بتاؤ میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں؟"

بوڑھی عورت نے کہا۔

"بیٹا! میری ایک ہی بیٹی ہے۔ اس کو سانپ نے کاٹ لیا ہے۔ وہ مر رہی ہے اسے بچا لو۔"

زکوٹا نے کہا۔ "اماں! مجھے اپنی بیٹی کے پاس لے چلو۔ میں سانپ کا زہر کھینچ لوں گا۔"

بوڑھی عورت زکوٹا کو دعائیں دینے لگی۔

"خدا تمہارا بھلا کرے۔ تم رحمت کا فرشتہ بن کر آئے ہو۔ میرے ساتھ آ جاؤ۔ جلدی کرو۔ کہیں میری بچی مر نہ جائے۔"

آگے گھنا جنگل تھا۔ بجلی رہ رہ کر چمک رہی تھی۔ بادل بھی گرجنے لگے تھے۔ بوڑھی عورت زکوٹا کو ایک ٹوٹے پھوٹے مکان کے پاس لے گئی

جس کی دیواروں پر گھاس پھوس اگ رہا تھا۔ بوڑھی عورت نے دروازہ کھولا تو اندر سے بڑی عجیب سی بو زکوٹا کو آئی۔ عورت نے کہا۔

"آ جا بیٹا! میری بچی پچھلی کوٹھڑی میں بے ہوش پڑی ہے۔"

زکوٹا عورت کے ساتھ پچھلی کوٹھڑی کے دروازے پر آ گیا جو بند تھا۔ بوڑھی عورت نے کہا۔

"اندر چلو بیٹا! خدا کے واسطے میری بچی کی زندگی بچا لو۔"

"اماں تم گھبراؤ نہیں۔"

زکوٹا نے یہ کہہ کر کوٹھڑی کا دروازہ کھولا۔ اندر سے بڑی ناگوار بو آئی۔ ایسی بو عام طور پر ایسے مردوں سے آیا کرتی ہے جو کئی دن تک پڑے رہتے ہیں اور گلنے سڑنے لگتے ہیں۔ مگر زکوٹا نے کوئی خیال نہ کیا۔ کوٹھڑی میں اندھیرا تھا۔ زکوٹا نے کہا۔ "اماں! تمہاری بچی کہاں ہے؟"

ایک دم سے کوٹھڑی کا دروازہ زور سے بند ہو گیا۔ زکوٹا دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازے پر ہاتھ مار کر کہا۔ "اماں! تم نے دروازہ کیوں بند کر دیا؟"

مگر دروازے میں جو خطرناک طلسم تھا اس نے اپنا کام کر دیا تھا۔ زکوٹا کو ایسے محسوس ہوا جیسے اس کے اندر سے کوئی شے نکل گئی ہو۔ اس کی طاقت ختم ہو گئی تھی۔ سخت کمزوری محسوس کرتے ہوئے وہ وہیں بیٹھ گیا۔ پھر جلدی سے اٹھا۔ سمجھ گیا کہ وہ کسی جال میں پھنس گیا ہے۔ اس نے زور سے زیبی نوف کا نعرہ لگایا۔ مگر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

باہر عورت کے خوفناک قہقہے کی آواز بلند ہوئی۔

بوڑھی عورت اصل میں ایک خطرناک آدم خور چڑیل تھی جب رات کو آسمان پر بادل گرجتے۔ بجلی چمکتی تو آدم خور چڑیل پر ایک وحشت سوار ہو جاتی اور وہ کسی انسان کی تلاش میں مکان سے باہر جنگل میں آ جاتی تاکہ اسے دھوکے سے کوٹھڑی میں لے جائے اور پھر اسے اپنے طریقے کے مطابق کھا جائے۔ کوٹھڑی میں ایک زبردست طلسم تھا۔ کوٹھڑی کے باہر چڑیل کا طلسم کمزور پڑ جاتا تھا۔ مگر کوٹھڑی میں آتے ہی وہ آدم خور چڑیل بن جاتی تھی۔

یہ خطرناک چڑیل انسان کو ایک عجیب طریقے سے کھاتی تھی۔ وہ انسان کو اپنے جال میں پھانس کر کوٹھڑی میں بند کر دیتی۔ کوٹھڑی میں زبردست طلسم موجود تھا جو بدنصیب انسان کی ساری طاقت اس سے چھین لیتا تھا اور وہ لاچار اور کمزور ہو کر بیٹھ جاتا تھا۔ پھر وہ آہستہ آہستہ بے ہوش ہو جاتا۔ تب آدم خور چڑیل اندر آ کر اسے اس کی قبر میں دفن کر دیتی جو اس نے پہلے سے کھود رکھی ہوئی تھی۔ بدقسمت انسان قبر میں بند ہو کر تھوڑی دیر بعد مر جاتا۔ چڑیل مردے کو چھ روز تک قبر میں ہی رہنے دیتی۔ جب مردے کا جسم گل سڑ جاتا تو آدم خور چڑیل قبر کھول کر اندر اتر جاتی اور وہیں بیٹھ کر مردے کو کھا جاتی۔ اس کے بعد اس کی ہڈیاں قبر میں ہی رہنے دیتی اور قبر بند کر کے اس کے اوپر کتبہ لگا کر اس پر مردے کا نمبر لکھ دیتی۔

زکوٹا کی طاقت ختم ہو گئی تھی۔ اس پر کمزوری طاری ہونے لگی تھی۔ اس کا سر چکرا رہا تھا۔ مگر وہ ہمت کر کے اٹھا۔ اس نے اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا۔ یہ کوٹھڑی کافی بڑی تھی۔ بجلی چمکی تو باہر سے اس کی چمک ایک کھڑکی کے ذریعے اندر آئی۔ زکوٹا نے دیکھا کہ کھڑکی کھلی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ چلتا کھڑکی کے پاس آیا۔ اس میں کھڑکی میں سے چھلانگ لگانے کی طاقت نہیں رہی تھی۔ کسی نہ کسی طرح اس نے اپنے آپ کو کھڑکی کی دوسری طرف گرا دیا۔

دوسری طرف مکان کا کافی بڑا کچا دالان تھا۔ بجلی بار بار چمک رہی تھی۔ بادل گرج رہے تھے۔ زکوٹا نے دیکھا کہ دالان میں دیوار کے ساتھ ایک قطار میں قبریں بنی ہوئی ہیں۔ ساری قبریں بند ہیں اور ان پر کتبے لگے ہیں جن پر قبر کا نمبر لکھا ہے۔ زکوٹا پر طلسم کا اثر زیادہ شدید ہو رہا تھا۔ وہ اب چل نہیں سکتا تھا۔ وہ رینگتا ہوا قبروں کے پاس آیا۔ یہ دیکھ کر اس کا دل زور سے دھڑکنے لگا کہ قبروں کی قطار میں آخری قبر کھلی تھی۔ اس کے اوپر جو کتبہ لگا تھا اس پر زکوٹا کا نام لکھا تھا۔ اس نے دل میں کہا۔

"یا اللہ! مجھے بچانا۔"

زکوٹا نے گردن آگے کر کے قبر میں جھانکا۔ قبر خالی پڑی تھی۔ اس میں کوئی مردہ یا لاش نہیں تھی۔ اس کے بعد زکوٹا کو کوئی ہوش نہ رہا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ جب زکوٹا بے ہوش ہو گیا تو چڑیل ایک مکروہ قہقہہ لگاتی ہوئی وہاں ظاہر ہو گئی۔ اب وہ بوڑھی عام عورت کی طرح نہیں تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بلکہ ایک خوفناک چڑیل بن چکی تھی جو اس کا اصلی روپ تھا۔ اس کے سر
کے بال کانٹوں کی طرح کھڑے تھے۔ دو لمبے دانت باہر کو نکلے ہوئے تھے
اور ماتھے پر ایک سینگ ابھرا ہوا تھا۔

آدم خور چڑیل نے بے ہوش زکوٹا کو اٹھا کر اس کی قبر میں پھینک دیا
اور قبر کے اوپر پتھر کی سل رکھ کر قبر کو بند کر کے اس پر مٹی ڈال دی تاکہ
اندر ہوا بالکل نہ جائے۔ اس کے بعد اس نے قبر کے اوپر لگے ہوئے کتبے
کو غور سے دیکھا۔ پھر چیخ کر بولی۔

"زکوٹا۔ یہ اس کا نام ہے۔ میرے مردے کا نام ہے۔ میرے مردے
میں چھ روز اور انتظار کر لوں گی۔ تب تک تو گل سڑ گیا ہو گا۔ پھر میں
کھا جاؤں گی۔"

باقی قبروں پر بھی نمبروں کے علاوہ ان مردوں کے نام لکھے ہوئے
جنہیں یہ چڑیل یہاں لا کر کھا چکی تھی۔ وہ جس انسان کو شکار کر کے یہاں
لاتی تھی ایک طلسم کے اثر سے اس کا نام قبر کے کتبے پر اپنے آپ لکھا
جاتا تھا۔ آدم خور چڑیل نے ایک ڈراؤنا قہقہہ لگایا اور غائب ہو گئی۔
کے اندر گھپ اندھیرے میں زکوٹا زندہ لاش کی طرح پڑا تھا۔ اسے
ہوش نہیں تھا۔

دوسری طرف نسطور بادل کی گرجنے کی آواز کے ساتھ اٹھ بیٹھا
دیکھا کہ زکوٹا وہاں نہیں ہے۔ اس نے سوچا کہ کہیں ادھر ادھر گیا ہو گا
ابھی واپس آ جائے گا۔ جب کافی دیر ہو گئی اور زکوٹا نہ آیا تو نسطور کو

وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے زکوٹا کو آوازیں دیں۔ مگر جنگل میں بادلوں
گرج کے سوا کوئی دوسری آواز نہ آئی۔ نسطور پریشان ہو کر زکوٹا کو
ل میں تلاش کرنے لگا۔ وہ غیبی حالت میں تھا۔ وہ بائیں طرف جو راستہ
تا تھا اس طرف جانے لگا تو اسے سادھو کی نصیحت یاد آ گئی۔ اس نے کہا
کہ بائیں طرف والے راستہ پر مت جانا۔ نسطور نے سوچا کہ کہیں
زکوٹا اس خطرناک راستے پر نہ چلا گیا ہو۔ وہ خود بھی اس راستے پر چل کر
کسی مصیبت میں گرفتار نہیں ہونا چاہتا تھا۔ مگر زکوٹا کو تلاش کرنا بھی
ضروری تھا۔ نسطور نے خدا کا نام لیا اور غیبی حالت میں بائیں طرف
والے راستے پر زمین سے پندرہ بیس فٹ بلند ہو کر فضا میں تیرنے لگا۔ وہ
آہستہ آہستہ آگے تیرتا ہوا جا رہا تھا اور چاروں طرف غور سے دیکھتا بھی
جاتا تھا۔ اسے نیچے سوائے جنگلی جھاڑیوں اور گھنے درختوں کے کچھ نظر
نہیں آ رہا تھا۔ بجلی چمکتی تو یہ درخت زیادہ روشن ہو کر دکھائی دینے لگتے۔
نسطور اپنے ساتھی زکوٹا کو آوازیں بھی دیتا جاتا تھا۔ کافی دیر تک تلاش
کرنے کے بعد جب زکوٹا کہیں نظر نہ آیا تو نسطور ایک درخت کے پاس
نیچے اتر آیا۔ وہ سمجھ گیا کہ زکوٹا کسی مصیبت میں پھنس گیا ہے۔ لیکن ایسا
ہوتا ہی رہتا تھا کہ وہ اپنی مہم کے دوران کسی مشکل میں پھنس جاتے تھے
اور پھر اپنے آپ دوران سفر کسی نہ کسی موڑ پر دوبارہ آ کر مل جاتے تھے۔
نسطور کے سامنے کالے جادوگر کو ختم کرنے کا بڑا اہم مشن تھا۔ وہ
اسے ہر حالت میں پورا کرنا چاہتا تھا تاکہ دنیا کے انسان اس شیطانی جادوگر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے شر سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کر لیں۔ اس نے زکوٹا کو اللہ کے حوالے کیا اور خود کالے جادوگر کے محل کی تلاش میں روانہ ہو گیا۔ وہ غیبی حالت میں درختوں کے تھوڑا اوپر ہو کر پرواز کر رہا تھا۔ سادھو کا دیا ہوا مور کا پر اس کی جیب میں تھا۔ جنگل اچانک ختم ہو گیا۔ نسطور نے دیکھا سامنے ایک کالی جھیل ہے۔ نسطور نے مور کا پر اپنی آنکھ کے آگے رکھ کر دیکھا تو اسے کالی جھیل کے عین درمیان ایک بہت بڑی پہاڑی چٹان کے اوپر ایک کالے سیاہ پتھروں کا بنا ہوا قلعہ سا نظر آیا۔ نسطور سمجھ گیا کہ یہی کالے جادوگر کا محل ہے۔ وہ بڑا خوش ہوا کہ اپنی منزل پر پہنچ گیا ہے۔

اس نے مور کا پر آنکھوں کے آگے سے ہٹایا تو کالے جادوگر کا قلعہ غائب نہ ہوا۔ بلکہ مور کے پر کے بغیر بھی اسے برابر دکھائی دے رہا تھا۔ نسطور اڑتا ہوا کالی جیل کے اوپر سے گزر گیا۔ وہ اڑ کر کالے جادوگر کے قلعے پر جانے کا خطرہ مول لینا نہیں چاہتا تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ کالا جادوگر اس وقت سب سے خطرناک جادوگر تھا اور اس نے اپنے محل والے قلعے کے ارد گرد طلسمی دائرہ کھینچ رکھا تھا۔

نسطور جیل کے کنارے اتر گیا۔ اب بادل بھی گرج رہے تھے اور بجلی بھی چمک رہی تھی اور بوندا باندی بھی شروع ہو گئی تھی۔ نسطور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا کالے قلعے کی طرف چل پڑا۔ وہ پوری طرح چوکنا تھا۔ چاروں طرف غور سے دیکھتا جاتا تھا۔ وہ غیبی حالت میں تھا اور

کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ مگر وہ یہ جانتا تھا کہ وہ دنیا کے زبردست جادوگر کے علاقے میں داخل ہو چکا ہے اور یہاں جگہ جگہ پر طلسم اور جادو کی لہریں فضا میں پھیلی ہیں اور یہاں اسے کسی بھی جگہ دیکھا جا سکتا ہے۔ وہ اللہ کے بھروسے پر چلتے چلتے اس پہاڑی چٹان کے نیچے پہنچ گیا جہاں سے ایک چوڑی پتھریلی سیڑھی اوپر کالے جادوگر کے قلعہ نما محل کو جاتی تھی۔ وہ حیران تھا کہ ابھی تک اس پر کالے جادوگر کے کسی طلسم کا حملہ نہیں ہوا۔

نسطور سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جانے کی بجائے پہاڑی کے پیچھے آگیا۔ یہاں اس نے اپنے آپ کو اوپر کو اچھالا اور فضا میں آہستہ آہستہ پرواز کرتا اوپر کی طرف اٹھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ قلعے کے اوپر آگیا۔ قلعے پر سناٹا چھایا ہوا تھا۔ بجلی چمکی تو نسطور نے قلعے کے اندر ایک کالا محل دیکھا جس کی برجیاں نوکیلی تھیں۔ وہ آہستہ آہستہ فضا میں تیرتا محل کی چھت پر اتر آیا مگر اس نے اپنے پاؤں چھت کے فرش پر نہیں ٹکائے تھے۔ اسے خطرہ تھا کہ اگر پاؤں پر چلا تو اس کے قدموں کی چاپ نیچے سنی جا سکے گی۔ وہ چھت سے ایک فٹ بلند ہو کر فضا میں تیر رہا تھا۔ اس نے چھت کا اچھی طرح سے جائزہ لیا۔ چھت پر سے محل کے اندر نیچے جانے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ وہ حیران تھا کہ یہاں سے نیچے کیسے جایا جاتا ہو گا۔ پھر اسے خیال آیا کہ یہ جادو کا محل ہے یہاں جن بھوت اور چڑیلیں رہتی ہیں جو زینے کے بغیر بھی چھت پر آ سکتی ہیں۔

نسطور ہوا میں اڑتا ہوا محل کی چھت سے نیچے دوسری طرف والان

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں اتر آیا۔ یہاں ایک لوہے کا دروازہ تھا جو بند تھا۔ وہ غیبی حالت میں تھا اور بند دروازے میں سے گزر سکتا تھا۔ مگر اسے خطرہ تھا کہ کہیں دروازے میں طلسمی لہریں نہ ہوں۔ وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک اسے کچھ عجیب و غریب قسم کی آوازیں سنائی دیں۔ یہ آوازیں ایسی تھیں جیسے بلیاں کبھی رو رہی ہوں اور کبھی ایک دوسرے پر غرا رہی ہوں۔ وہ ایک طرف ہو گیا۔ اس نے آسمان کی طرف دیکھا۔ اوپر سے ایک تخت نیچے اتر رہا تھا۔ نسطور ایک ستون کے پیچھے چھپ کر دیکھنے لگا۔ رات کے اندھیرے میں بادلوں کی دھیمی دھیمی گرج، ہلکی بارش اور بجلیوں کی چمک میں یہ پراسرار تخت آہستہ آہستہ دالان میں اتر آیا۔ اس نے دیکھا کہ تخت پر سات عورتیں سوار ہیں جن کے جسم عورتوں کے ہیں مگر سر بلیوں کے ہیں اور آپس میں بلیوں کی آوازیں نکال کر باتیں کر رہی تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں چھوٹی چھوٹی تلواریں تھیں۔ وہ ایک ایک کر کے تخت سے اتر آئیں۔ نسطور بلی کی بولی بھی سمجھ لیتا تھا۔ ساتوں کی ساتوں عورتیں بند دروازے کے پاس جا کر رک گئیں۔ ایک عورت نے بلی کی آواز میں غرا کر کہا۔

"کالے جادوگر کو مت بتانا کہ ہم جنگل میں بلیاں کھانے گئی تھیں۔"

دوسری بلی عورت نے کہا۔

"ہم کسی کو کچھ نہیں بتائیں گی۔ مگر کالے جادوگر کو پتہ چل جائے گا۔"

پہلے والی بلی عورت بولی۔

"کالا جادوگر اپنے محل میں نہیں ہے وہ چڑیلوں کی ملکہ سے ملنے ملک بابل گیا ہوا ہے۔ کل رات کو آئے گا واپس۔"

تیسری بلی عورت نے کہا۔

"یہ بڑا اچھا ہوا۔ چلو اندر اپنی اپنی اندھیری کوٹھڑیوں میں چلو اور سو جاؤ۔"

ساتوں بلی عورتیں بند دروازے میں سے گزر گئیں۔ نسطور کو ان کی زبانی یہ خبر مل گئی تھی کہ کالا جادوگر اپنے محل میں نہیں ہے۔ وہ چڑیلوں کی ملکہ سے ملنے ملک بابل گیا ہوا ہے اور کل رات کو آئے گا۔ نسطور نے سوچا کہ میں اتنی دیر میں محل کے اندر کسی محفوظ جگہ پر چھپ جاتا ہوں۔ کل رات کو کالے جادوگر کی خواب گاہ میں داخل ہو کر اسے ہلاک کرنے کی کوشش کروں گا۔ نسطور اپنے ساتھ طلسمی خنجر بھی لیتا آیا تھا۔ اس طلسمی خنجر پر طلسم کا اثر نہیں ہوتا تھا اور وہ چڑیلوں اور جادوگروں کو ہلاک کر سکتا تھا۔ اسے ڈر صرف اس بات کا تھا کہ کالا جادوگر کوئی معمولی جادوگر نہیں تھا۔ وہ دنیا کا سب سے بڑا اور جادوگروں کا بادشاہ جادوگر تھا۔ ہو سکتا ہے اس طلسمی خنجر میں اتنی طاقت نہ ہو کہ وہ کالے جادوگر کو ہلاک کر سکے۔ مگر نسطور کوشش ضرور کرنا چاہتا تھا۔

وہ آہستہ آہستہ بند دروازے کی طرف بڑھا۔ وہ غائب تھا۔ اسے اس بات کی بھی تسلی تھی کہ ان بلی عورتوں نے بھی اس کی موجودگی کو محسوس نہیں کیا تھا جبکہ یہ عورتیں چڑیلیں ہی تھیں۔ نسطور نے دروازے کو ہاتھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لگایا۔ اس کا غیبی ہاتھ تھوڑا سا اندر چلا گیا۔ نسطور پر کسی طلسم کا اثر نہ ہوا۔ اس کا مطلب تھا کہ دروازے پر جو طلسم کیا گیا ہے اس کا نسطور پر اثر نہیں ہو سکتا۔ نسطور نے اللہ کا نام لیا اور بند دروازے میں سے گزر گیا۔ وہ ایک لمبی ڈیوڑھی میں آگیا تھا جس کی دیواروں پر نوکیلے پتھر ابھرے ہوئے تھے اور چھت میں کسی جگہ سے ہلکی ہلکی روشنی آ رہی تھی۔

نسطور دیوار کے ساتھ لگ کر دبے دبے پاؤں اٹھاتا چلنے لگا۔ ڈیوڑھی آگے جا کر بائیں طرف گھوم گئی۔ وہ حیران ضرور تھا کہ وہ اتنے بڑے جادوگر کے محل میں داخل ہو چکا ہے اور ابھی تک اس پر کسی طلسم کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ کوئی چڑیل اس کی طرف نہیں جھپٹی۔ مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ آگے اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔

نسطور ڈیوڑھی کے ساتھ ہی بائیں طرف گھوم گیا۔

آگے دیوار آگئی۔ اس دیوار میں کوئی دروازہ یا کھڑکی نہیں تھی۔ نسطور نے دیوار کو ہاتھوں سے ٹٹولا تو اسے ایک جگہ پتھر کی اینٹ اپنی جگہ سے تھوڑی سی ہلی ہوئی محسوس ہوئی۔ اس نے اینٹ کو دبایا تو دیوار بغیر کسی آواز کے ایک دم سے ایک طرف ہٹ گئی اور نسطور دوسری طرف گر پڑا۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ کسی جال میں گر پڑا ہے۔ ابھی وہ سنبھلنے بھی نہ پایا تھا کہ اس پر تیز نیلی روشنی پڑی اور وہ غیبی حالت سے اپنی اصلی جسمانی حالت میں آگیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ وہ کسی مکڑے کے بہت بڑے جالے میں الجھا ہوا ہے اور جالے کے تار لوہے سے بھی زیادہ مضبوط ہیں۔

نسطور نے اپنی طلسمی طاقت سے جال میں سے پورا زور لگا کر نکلنے کی کوشش کی مگر وہ جال میں اور الجھتا چلا گیا۔ اس نے گھبرا کر اس طرف دیکھا جدھر سے نیلی روشنی آ رہی تھی۔ یہ روشنی ایک ریچھ جتنے بڑے مکڑے کے ماتھے سے نکل رہی تھی جس کی لمبی لمبی ٹانگیں تیزی سے ہل رہی تھیں۔

مکڑا باریک چیخ کی آواز نکال کر نسطور پر جھپٹا۔ وہ جالے کے تاروں پر تیز تیز چلتا نسطور کے سامنے آگیا۔ اس کی ٹانگیں آدمی کی طرح تھیں۔ ان پر دندانے تھے۔ مکڑا زور زور سے ٹانگیں ہلا رہا تھا۔ منہ سے چیخ کی آوازیں نکال رہا تھا۔ نسطور نے اپنا طلسمی خنجر نکال لیا۔ جیسے ہی مکڑے نے حملہ کیا نسطور نے مکڑے کی ٹانگ پر خنجر کا وار کیا۔ مکڑے کی ٹانگ کٹ کر نیچے گر پڑی۔ مکڑے کے حلق سے ڈراؤنی چیخ نکلی۔ وہ غصے میں پھنکارتا ہوا نسطور سے لپٹ گیا۔ وہ اپنی ٹانگیں چلا رہا تھا اور اپنا منہ کھول کر نسطور کی گردن میں اپنے لمبے نوکیلے دانت گاڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ مگر نسطور بھی غافل نہیں تھا وہ طلسمی خنجر سے مکڑے کے پیٹ اور گردن پر وار پر وار کر رہا تھا۔ مکڑے کے جسم سے خون ندی کی طرح بہنے لگا تھا۔ نسطور نے خنجر کا ایک کاری وار مکڑے کی گردن پر کیا اور مکڑے کی گردن کٹ کر نیچے گر پڑی۔ مکڑے کا زخمی دھڑ اپنے جالے میں ہی الجھ کر تڑپنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی جالے کے تار کمزور پڑ گئے اور نسطور بھی جالے سے نکل کر نیچے گر پڑا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نیچے گرتے ہی نسطور نے محسوس کیا کہ وہ کسی انسانی ڈھانچے پر گرا ہے۔ نسطور جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے اندھیرے میں غور سے دیکھا۔ زمین پر ایک انسان کی لاش کا ڈھانچہ پڑا ہوا ہے۔ وہ اس ڈھانچے پر گرا تھا۔ اس کے گرنے سے انسانی ڈھانچے کی پسلیاں ٹوٹ گئی تھیں۔ نسطور حیران ہو کر وہاں کھڑا تھا۔ مکڑے کا کٹا ہوا سر بھی قریب ہی پڑا تھا۔ اس کو کسی عورت کی آواز آئی۔

"کیا تم کوئی جن ہو؟"

عورت کی آواز بڑی صاف مگر سہمی ہوئی اور خوف زدہ تھی۔ نسطور نے ادھر ادھر دیکھا۔ وہاں کوئی عورت نہیں تھی۔ نسطور نے پوچھا۔

"تم کون ہو؟ اور کہاں ہو؟"

عورت کی آواز آئی۔ "سامنے والی دیوار کی طرف آؤ؟"

نسطور سامنے والی دیوار کے پاس آگیا۔ اس نے دیکھا کہ دیوار میں ایک گول پتھر باہر کو ابھرا ہوا ہے۔ دیوار کے دوسری طرف سے عورت کی آواز آئی۔

"دیوار میں ایک گول پتھر باہر کو نکلا ہوا ہے اس کو دباؤ۔"

نسطور نے گول پتھر کو دبایا تو دیوار آہستہ آہستہ اوپر کو اٹھنے لگی۔ دوسری طرف روشنی نمودار ہوئی۔ دیوار پوری اوپر اٹھ کر واپس نیچے آنا شروع ہو گئی۔ عورت کی آواز آئی۔"

"جلدی سے اندر آ جاؤ۔ دیوار دوسری بار بند ہوئی تو پھر تم اسے نہ

کھول سکو گے۔"

نسطور فوراً اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے دیوار آہستہ آہستہ نیچے آ کر فرش کے ساتھ لگ گئی۔ نسطور نے دیکھا کہ وہ ایسے کمرے میں آ گیا ہے جس کی دیواروں پر مکڑیوں کے جالے لٹکے ہوئے ہیں۔ چھت پر سے ہلکی روشنی نکل رہی ہے۔ کمرے کے درمیان میں سیاہ پتھر کا ایک مضبوط ستون ہے جس کے ساتھ ایک جوان عورت جس کے ماتھے پر سینگ ہے زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے۔ عورت کا چہرہ عام عورتوں کی طرح ہے۔ لمبے بال بھی عام عورتوں کی طرح کے ہیں۔ جو بکھرے ہوئے ہیں۔ صرف ماتھے پر سینگ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ انسانی مخلوق نہیں ہے۔ نسطور نے عورت کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"تم کون ہو اور تمہیں زنجیروں میں کس نے جکڑ رکھا ہے؟"

عورت نے کہا۔

"میرا نام بھوانی ہے۔ میں بھوانی چڑیل کی بیٹی ہوں۔ ایک رات میں ہوا میں اڑتی ہوئی کالے جادوگر کے محل کے اوپر سے گزری تو کالے جادو گر نے مجھے پکڑ لیا۔ ہم بھوانی چڑیلیں کبھی کسی جادو گر کے ہاتھ نہیں آتیں۔ مگر کالے جادوگر کی زبردست طاقت کے آگے میں کچھ نہ کر سکی۔ تب سے لے کر اب تک میں یہاں قید ہوں۔ اس نے مجھے زنجیروں میں جکڑ رکھ ہے۔"

نسطور نے کہا۔ "مگر کالے جادوگر نے تمہیں قید میں کس لئے ڈال

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رکھا ہے۔"

بھوانی چڑیل نے کہا۔ "وہ مجھ سے بھوانی چڑیلوں کی طاقت کا راز معلوم کرنا چاہتا ہے جو میں اسے نہیں بتا سکتی۔ اگر میں نے اسے یہ راز بتا دیا تو چڑیلوں کی دیوی کالی چڑیل مجھے اور میری ماں اور بہن بھائیوں کو ہلاک کر دے گی۔"

"نسطور نے کہا۔

"تمہاری ماں بھوانی اور بھوانی چڑیلوں کی دیوی تمہاری مدد کو کیوں نہیں آتیں؟"

بھوانی چڑیل بولی۔ "ان میں سے کوئی اس طرف نہیں آ سکتا۔ اگر میری ماں بھوانی چڑیل یا چڑیلوں کی دیوی میری مدد کو آئی تو یہاں آتے ہی کالا جادوگر انہیں جلا کر راکھ کر ڈالے گا۔"

نسطور بڑے غور سے بھوانی چڑیل کی باتیں سن رہا تھا۔ اس نے پوچھا کہ وہ اپنی طاقت سے زنجیریں توڑ کر بھاگ کیوں نہیں جاتی؟ اس پر بھوانی چڑیل کہنے لگی۔

"کالے جادوگر کی طلسمی طاقت اتنی زیادہ ہے کہ اس کے آگے میں کچھ نہیں کر سکتی۔ مگر مجھے تم بتاؤ کہ تم کون ہو اور یہاں کیسے پھنس گئے ہو؟"

تب نسطور نے کہا۔

"بھوانی چڑیل! میرا نام نسطور ہے۔ میں کوہ قاف کا نیک دل انسان

دوست جن ہوں۔ میں اپنے دوست زکوٹا جن کے ساتھ کالے جادوگر کا خاتمہ کرنے نکلا تھا۔ زکوٹا جن راستے میں کسی مصیبت میں پھنس کر مجھ سے بچھڑ گیا اور میں یہاں آن گرا ہوں۔ میری طاقت بھی شاید اب ختم ہو گئی ہے۔ میں غیبی حالت میں تھا مگر مکڑے کے جال میں گرتے ہی انسانی جسم میں ظاہر ہو گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ میری طلسمی طاقت بھی جاتی رہی ہے۔ اگر میرے پاس طلسمی خنجر نہ ہوتا تو مکڑے نے مجھے ہلاک کر دینا تھا۔"

بھوانی چڑیل بولی۔

"تم سے مل کر مجھے خوشی بھی ہوئی مگر افسوس بھی ہوا۔ خوشی اس لئے ہوئی کہ کوہ قاف کے ایک نیک دل جن کو دیکھا ہے۔ افسوس اس لئے ہوا کہ کالا جادوگر تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج رات کے پچھلے پہر آئے گا اور تمہیں ہلاک کر دے گا۔"

نسطور نے کہا۔ "کالا جادوگر یہاں نہیں ہے۔"

پھر نسطور نے بلی کے چہرے والی چڑیلوں کی ساری گفتگو بھوانی چڑیل کو سنا دی۔ بھوانی چڑیل کی آنکھوں میں ایک دم سے چمک سی آ گئی۔ کہنے لگی۔

"نسطور! اس سے اچھا سنہری موقع پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ کالا جادوگر جب اپنے محل سے چلا جاتا ہے تو اس کے محل کے ارد گرد جو خطرناک طلسمی لہریں ہوتی ہیں وہ بھی اس کے ساتھ ہی چلی جاتی ہیں۔ یہی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وجہ ہے کہ تم آسانی سے محل میں آ گئے ہو اور کسی کو پتہ نہیں چلا۔"

نسطور بولا۔ "مگر طلسمی طاقت نہ تمہارے پاس ہے نہ میرے پاس ہے۔ ہم یہاں سے کیسے فرار ہو سکتے ہیں اور پھر میں تو کالے جادوگر کا ہمیشہ کے لئے کام تمام کرنے کے لئے آیا ہوں۔ یہاں سے فرار ہونا میرا مقصد نہیں ہے۔"

بھوانی چڑیل کہنے لگی۔

"نسطور! اس طرح تم کبھی کالے جادوگر کو ہلاک نہ کر سکو گے۔ الٹا تم خود قتل کر دیئے جاؤ گے۔ کالے جادوگر کی طاقت کا راز دنیا کے کسی جادوگر کسی چڑیل کو معلوم نہیں کالے جادوگر کی جان کس میں ہے؟ یہ کوئی نہیں جانتا۔ تم اگر کالے جادوگر کی گردن بھی الگ کر دو گے تو اسے کچھ نہیں ہو گا۔ اس کا کٹا ہوا سر دوبارہ گردن پر آ کر لگ جائے گا۔"

نسطور نے پوچھا۔

"تو پھر میں کالے جادوگر کو کیسے ختم کر سکتا ہوں؟"

بھوانی چڑیل نے کہا۔

"سب سے پہلے ہمیں یہاں سے کسی طرح نکل جانا چاہیے۔ یہاں سے فرار ہو کر میں تمہیں اپنی ماں بھوانی چڑیل کے پاس لے جاؤں گی۔ کالے جادوگر کی طاقت کے راز کے بارے میں دنیا میں اگر کوئی چڑیل کچھ بتا سکتی ہے تو وہ صرف میری ماں بھوانی چڑیل ہی ہے۔"

نسطور کہنے لگا۔ "اگر تمہاری ماں کو کالے جادوگر کی طاقت کا راز

معلوم ہے تو وہ اس کو ہلاک کر کے تمہیں یہاں سے نکال کر کیوں نہیں لے جاتی۔"

بھوانی چڑیل نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ میری ماں کو معلوم ہی نہیں کہ میں کالے جادوگر کی قید میں ہوں۔ اور اگر اسے پتہ چل بھی جاتا ہے تو وہ خود بھی نہیں جانتی کہ کالے جادوگر کی جان کس میں ہے؟ ایک بار میری ماں نے مجھے بتایا تھا کہ کالے جادوگر نے اپنی جان کسی بچھو میں ڈال کر اسے مرتبان میں بند کر دیا ہوا ہے۔ وہ مرتبان کہاں ہے؟ یہ میری ماں کو بھی معلوم نہیں۔"

نسطور سوچ میں پڑ گیا۔ آخر اس کے ذہن نے یہی فیصلہ دیا کہ سب سے پہلے کالے جادوگر کے محل سے نکلا جائے۔ بھوانی چڑیل کو بھی وہاں سے ساتھ ہی نکالا جائے۔ اسے لے کر اس کی ماں کے پاس پہنچایا جائے اور پھر اس مرتبان کو تلاش کیا جائے جس میں وہ بچھو بند ہے جس میں کالے جادوگر کی جان ہے۔ نسطور کو اپنی جناتی طاقت سے اتنا معلوم ہو گیا تھا کہ بھوانی چڑیل جھوٹ نہیں بول رہی۔ یہ بات نسطور کو ایک بار کسی بڑے جن نے بھی کہی تھی کہ کالے جادوگر نے اپنی جان کسی محفوظ جگہ پر رکھی ہوئی ہے۔ وہ اپنی جان ساتھ رکھ کر اپنے دشمنوں میں نہیں رہ سکتا۔

نسطور نے کہا۔

"مگر بھوانی! ہم یہاں سے کیسے نکل سکیں گے؟ دیوار تو بند ہو گئی ہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور تم نے خود ہی کہا ہے کہ یہ دیوار ایک بار بند ہو گئی تو پھر نہیں کھلے گی۔"

بھوانی نے کہا۔

"وہ میں نے صرف اس لئے کہا تھا کہ میرا خیال تھا کہ کالا جادوگر محل میں ہی ہے۔ اب تم نے بتایا ہے کہ وہ اپنے محل میں نہیں ہے۔ تو ہم چڑیلوں اور جن بھوتوں کے لئے کالے جادوگر کا جادو آدھا ہو کر رہ گیا ہے۔ میری انگلی میں ایک کالی انگوٹھی پڑی ہے۔ کالے جادوگر کی قید میں آتے ہی اس کی طاقت ختم ہو گئی تھی۔ مگر اب کالے جادوگر کے محل سے چلے جانے کے بعد اس کی آدھی طاقت واپس آ گئی ہو گی۔ تم میری انگلی سے انگوٹھی نکال کر اسے میری زنجیروں کے ساتھ رگڑو ابھی معلوم ہو جائے گا کہ انگوٹھی کی آدھی طاقت واپس آئی ہے کہ نہیں۔"

نسطور آگے بڑھا۔ اس نے بھوانی چڑیل کی انگلی میں سے کالی انگوٹھی کو اس کی زنجیروں سے رگڑی تو زنجیریں ٹوٹ کر گر پڑیں بھوانی چڑیل نے خوش ہو کر کہا۔

"نسطور! تم نے ٹھیک کہا تھا۔ کالا جادوگر اپنے محل میں نہیں ہے۔ میری انگوٹھی کی آدھی طاقت واپس آ چکی ہے۔ میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ اب ہمیں اس قید خانے سے نکل بھاگنا چاہیے۔"

بھوانی چڑیل نے نسطور سے انگوٹھی لے لی۔ وہ دیوار کے پاس آئی۔ دیوار کے اندر کی طرف بھی ایک چھوٹا سا گول پتھر ابھرا ہوا تھا۔ بھوانی

چڑیل نے اسے دبایا دیوار آواز پیدا کئے بغیر اوپر اٹھ گئی۔

"جلدی نکلو نسطور۔"

دونوں کال کوٹھڑی سے نکل گئے۔ آگے وہ کوٹھڑی تھی جس میں مکڑے کا جال تنا ہوا تھا۔ جال نیچے گر چکا تھا اور مکڑا اب تک مرگیا ہوا تھا۔ بھوانی چڑیل نے اوپر دیکھا اس کوٹھڑی کی دیوار کافی بلندی سے کھلی ہوئی تھی۔ نسطور کہنے لگا۔

"دیوار اوپر سے کھلی کی کھلی ہے۔ ہم اوپر چڑھ کر نکل جاتے ہیں۔"

بھوانی چڑیل نے جلدی سے نسطور کو پیچھے کھینچ لیا اور بولی۔

"مجھے میری آدھی طاقت ضرور مل گئی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کالے جادوگر کا طلسم ختم ہو گیا ہے۔ اگر تم نے دیوار کو ہاتھ لگایا تو ساری کوٹھڑی آگ کے شعلوں سے بھڑک اٹھے گی اور ہم دونوں زندہ جل کر بھسم ہو جائیں گے۔"

"تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟" نسطور نے پوچھا۔

بھوانی چڑیل نے اپنی انگوٹھی کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"یہ ہمیں یہاں سے نکالے گی۔ اگرچہ اس انگوٹھی کی پوری طاقت اس کے اندر نہیں ہے لیکن یہ اب بھی ہمارے کام آ سکتی ہے۔"

بھوانی چڑیل نے اپنی انگوٹھی کو ہاتھ میں پکڑا اور بڑی آہستہ سے اپنا ہاتھ دیوار کے پاس لائی اور انگوٹھی کو دیوار سے رگڑا۔ ایک سرسراہٹ کی آواز کے ساتھ پوری کی پوری دیوار اپنی جگہ سے آدھی ہٹ گئی۔ بھوانی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چڑیل نے نسطور کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور دونوں کوٹھڑی میں سے باہر نکل کر اس لمبی ڈیوڑھی والی راہداری میں آ گئے جس میں نسطور ایک بند دروازے میں سے غیبی حالت میں سے گزر کر داخل ہوا تھا۔ یہ راہ داری بھی خالی پڑی تھی۔ بھوانی چڑیل نے نسطور کے کان میں سرگوشی کی۔

"کالے جادوگر کے محل سے جانے کے بعد یہاں کے پہریدار جن اور چڑیلیں بھی چھٹی منا رہی ہیں۔"

دونوں پھونک پھونک کر قدم رکھتے اس دروازے کے پاس آ گئے جس کی دوسری جانب کالے محل کا دالان تھا۔ یہ دروازہ بھی بند تھا۔ بھوانی چڑیل نے انگوٹھی آہستہ سے رگڑی۔ وہ دروازہ بھی آدھا کھل گیا اس نے نسطور سے کہا۔

"انگوٹھی کی آدھی طاقت کام کر رہی ہے۔ باہر نکل آؤ۔"

دونوں دالان میں آ گئے۔ یہاں سے کوئی سیڑھی یا زینہ اوپر چھت پر نہیں جاتا تھا۔ نسطور نے کہا۔

"میں تو یہاں ہوا میں اڑتا ہوا نیچے آیا تھا کیونکہ اوپر چھت پر کوئی زینہ نہیں تھا۔"

بھوانی چڑیل بولی۔

"یہاں بھی میری انگوٹھی کی آدھی طاقت کام آئے گی۔ تم میرا ہاتھ پکڑ لو۔"

نسطور نے بھوانی چڑیل کا ہاتھ پکڑ لیا۔ بھوانی چڑیل نے اپنی انگوٹھی کو چوما اور پھر اسے اپنے ماتھے کے سینگ پر رگڑ کر کہا۔ "کالی دیوی ماں! انگوٹھی کو اپنی شکتی دے۔ اپنی طاقت دے اور ہمیں یہاں سے نکال۔"

ایک بجلی سی چمکی اور نسطور اور بھوانی چڑیل دونوں ایک ساتھ غائب ہو گئے۔ دونوں غائب ہونے کے بعد جب دوبارہ اپنے اپنے جسم کے ساتھ ظاہر ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ایک صحرا میں سے گزر رہے ہیں۔ شام کا وقت ہے۔ صحرا میں بڑی تیز آندھی چل رہی ہے۔ بھوانی چڑیل کے بال اڑ رہے ہیں۔ نسطور نے اپنی آنکھوں کے آگے ہاتھ رکھا ہوا ہے کہ ریت اس کی آنکھوں میں نہ پڑے۔ آندھی کے جھکڑ اتنے تیز ہیں کہ وہ دو قدم آگے چلتے ہیں تو ہوا کے تھپیڑے انہیں ایک قدم پیچھے دھکیل دیتے ہیں۔ آندھی کا شور بہت زیادہ ہے۔ نسطور نے چیخ کر کہا۔

"بھوانی! میں نے محسوس کر لیا ہے کہ میری طاقت ابھی تک واپس نہیں آئی۔ میں تمہاری انگوٹھی کی طاقت کی وجہ سے غائب ہوا تھا۔ میں نے اپنی طاقت سے غائب ہونے کی کوشش کی ہے مگر کامیاب نہیں ہوا۔"

بھوانی نے بھی اونچی آواز میں کہا۔

"نسطور بھائی! فکر نہ کرو۔ میری بھی پوری طاقت میرے پاس واپس نہیں آئی۔ مگر ہم اپنی طاقت حاصل کرنے میں بھی کامیاب ہو جائیں گے۔ پہلے اس طوفان سے باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔"

"مجھے تو سوائے سرخ آندھی کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نسطور نے کہا اور آندھی کے تھپیڑوں کا مقابلہ کرتا آگے بڑھنے لگا۔ صحرا میں چاروں طرف ریت کے ٹیلے اڑ اڑ کر ان پر ریت گرا رہے تھے۔ وہ کسی نہ کسی طرح کوشش کر کے صحرا میں موجود ایک کھنڈر کے قریب پہنچ گئے۔ بھوانی چڑیل نے کہا۔ "نسطور! اسی کھنڈر کی طرف چلو۔ وہاں ہمیں پناہ مل سکتی ہے۔"

دونوں نے ایک دوسرے کے بازو پکڑ رکھے تھے اور وہ ایک دوسرے کو دھکیلتے ہوئے کھنڈر کی طرف بڑھ رہے تھے۔ آخر وہ کھنڈر کے اندر داخل ہو گئے۔ کھنڈر ایک چبوترے پر بنا ہوا تھا جس کی ٹوٹی ہوئی سیڑھیاں چڑھ کر وہ اوپر پہنچے۔ کھنڈر کی ایک تنگ کوٹھڑی میں آتے ہی انہوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ اپنے اوپر پڑی ہوئی ریت جھاڑی۔ یہاں آندھی کا شور کم سنائی دیتا تھا۔ کوٹھڑی کا دروازہ ٹوٹا ہوا تھا۔ نسطور نے دیکھا کہ کوٹھڑی میں ایک چھوٹا سا زینہ اوپر ایک دوسری چھوٹی سی کوٹھڑی میں جاتا تھا۔ دونوں زینہ چڑھ کر دوسری کوٹھڑی میں آ کر بیٹھ گئے۔ یہاں آندھی کا شور بھی نہیں تھا اور ریت بھی اندر نہیں آ رہی تھی۔

بھوانی چڑیل کہنے لگی۔

"میں نے اپنی ماں کے گھر کی نیت کر کے انگوٹھی کو اپنے سینگ سے رگڑا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ میں تمہیں لے کر اپنی بھوانی ماں کے پاس پہنچ کر ظاہر ہوں گی۔ انگوٹھی میں چونکہ آدھی طاقت ہے اس لئے اس نے آدھے راستہ میں ہی ہمیں ظاہر کر دیا۔"

نسطور کہنے لگا۔

"تو اسے اب رگڑ کر دیکھو۔ شاید یہ ہمیں آگے آدھے فاصلے تک غائب کر کے لے جائے اور تمہاری والدہ کے گھر پہنچا دے۔"

بھوانی چڑیل بولی۔

"نہیں میں دیکھ رہی ہوں کہ میری انگوٹھی کی آدھی طاقت بھی جاتی رہی ہے۔ یہ دیکھو اس میں سے جو نیلی شعاع نکلتی تھی وہ بجھ گئی ہے۔ اب ہمیں خود یہاں سے آگے سفر کرنا ہو گا۔"

نسطور نے پوچھا۔ "تمہاری والدہ کہاں رہتی ہے؟"

بھوانی چڑیل نے کہا۔

"میری ماں بھوانی چڑیل سنگلیپ ملک کے ایک غار میں زمین کے اندر رہتی ہے۔ غار میں ایک ہزار سال پرانا قبرستان ہے۔ وہاں لوگ دیواروں میں قبریں بنا کر اپنے مردوں کو دفن کیا کرتے تھے۔ دیواروں میں سے اب مردوں کی ہڈیاں نظر آتی ہیں۔"

غار کے قبرستان میں ایک قبر میں سے نیچے سرنگ جاتی ہے۔ وہاں زمین کے اندر میری ماں اور میرے بہن بھائی رہتے ہیں۔ یہ سب کچھ تم وہاں چل کر دیکھ لو گے۔ ابھی تو ہمیں یہ سوچنا ہے کہ اتنا لمبا راستہ ہم کیسے طے کریں گے۔"

نسطور نے پوچھا۔

"تمہارا ملک یہاں سے کتنی دور ہو گا؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھوانی چڑیل نے کہا۔ "ہمیں ایک سمندر پار کرنا ہو گا۔ سمندر کی دوسری طرف ملک منگللیپ کی پہاڑیاں ہیں ان پہاڑیوں میں ہمارا قبروں کا غار ہے۔"

"بھوانی بہن! کسی طرح مجھے اپنی ماں سے یہ معلوم کر کے بتا دینا کہ کالے جادوگر کی جان کس میں ہے تاکہ میں اس شیطان کو ہمیشہ کے لئے ختم کر سکوں۔"

بھوانی نے کہا۔

"میری ماں کو یہ تو معلوم ہے کہ کالے جادوگر نے اپنی جان بچھو میں ڈال کر مرتبان میں بند کر رکھی ہے۔ مگر وہ مرتبان کہاں ہے' یہ اسے بھی معلوم نہیں ہے۔"

باہر آندھی کا زور ٹوٹ گیا تھا او رات کی تاریکی پھیلنے لگی تھی۔ آندھی کے رک جانے کے بعد صحرا میں ایک بھیانک خاموشی چھا گئی تھی۔ نسطور اور بھوانی چڑیل کوٹھڑی کے اندر اوپر والی کوٹھڑی میں بیٹھے آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے کہ انہیں یوں لگا جیسے باہر سے کوئی چلتا ہوا آ رہا ہے۔ ریت پر چلنے سے اس کے پاؤں کی چاپ تو نہیں آتی تھی مگر اس کے سانس لینے کی آواز آ رہی تھی۔ نسطور کچھ کہنے لگا تو بھوانی چڑیل نے جلدی سے اپنا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا۔ وہ اوپر سے نیچے کوٹھڑی کے دروازے کی طرف دیکھنے لگی جس کا ایک پٹ ٹوٹا ہوا تھا۔ اندھیرے میں نسطور نے بھی دیکھا کہ ایک انسانی سایہ اندر داخل ہوا۔ سایہ سانس لے

رہا تھا۔ سائے نے پیچھے مڑ کر بیٹھی ہوئی آواز میں کہا۔

"اندر آ جاؤ۔ کوٹھڑی خالی ہے۔"

یہ سن کر ایک اور سایہ کوٹھڑی میں داخل ہو گیا۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آئندہ ناول کی ایک جھلک

عینک والا جن 13 مصنف: اے حمید

تین ہزار سال پرانی لاش

☆ دو پراسرار سائے.... کھنڈر کی ایک ویران کوٹھڑی میں۔

☆ جب ایک سائے نے دوسرے کو کہا....

وہ دیکھ اوپر ایک چڑیل اور ایک بھوت بیٹھا ہے.... جلدی جا اور چڑیل کا کلیجہ نکال کر کھاجا۔

☆ تو.... چڑیل اور بھوت پر کیا گزری.... انہوں نے کس طرح اپنی جان بچائی۔

☆ بھوت سے مل کر تو آپ سچ مچ حیران رہ جائیں گے۔

☆ بھوانی چڑیل کی ماتا سے ملئے۔

☆ نسطور جب چنڈال کے قبضے میں آیا.... تو اس پر کیا گزری۔

☆ پدم ناگ کسی آفت میں گرفتار تھا....

اور اسے اس آفت سے کون بچا سکتا تھا۔

یہ سب کچھ جاننے کے لئے پڑھئے "عینک والا جن" نمبر 13

سنسنی خیز.... اور رونگھٹے کھڑے کردینے والے حالات و واقعات سے بھرپور۔

20 فروری کو پڑھئے۔

ہر اچھے بک سٹال پر دستیاب ہے۔ قیمت صرف =/ 15 روپے

آئندہ ناول کی ایک جھلک

عینک والا جن 14 مصنف: اے حمید

نیلی.... آسیبی محل میں

☆ کیا سرکٹا انسان پدم ناگ کا طلسمی مہرہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکا۔

☆ زکوٹا اور غیبی لڑکی نیلی جب ملک فارس پہنچے تو وہاں کس مصیبت میں پھنس گئے؟

☆ اور جب نسطور کالے بچھو والے مرتبان کو حاصل کرنے کے لئے کالی چٹان کے مقناطیسی غار میں پہنچا تو وہاں کیا حادثہ ہوا۔

☆ ایک کنیز سے ملئے....

☆ شکتی سانپ کون تھا.... وہ کس کا دوست تھا۔

☆ آدھی رات میں قبر کی آواز کس کی تھی.... اور وہ کیا پکار رہی تھی۔

یہ سب کچھ آپ جان پائیں گے۔ "عینک والا جن" کی کتاب نمبر 14 میں

ایک دلچسپ' حیرت انگیز اور پراسرار ناول

20 فروری کو پڑھئے۔

ہر اچھے بک سٹال پر دستیاب ہے۔ قیمت صرف =/ 15 روپے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خاص نمبر کی ایک جھلک

عینک والا جن 15 مصنف: اے حمید

ویران محل کی چڑیل

☆ وہ قبر کس کی تھی....؟

☆ پدم ناگ پر کیا گزری....؟

☆ غیبی لڑکی نیلی فارس کے بادشاہ کے محل سے آگے کہاں جا پہنچی۔

☆ بل بتوڑی اور حامون جادوگر جب دریا کی تہہ میں گرے تو ان کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا۔

☆ قبر کی لاش نے پدم ناگ کو کیا بتایا.... کیا وہ لاش سچ کہہ رہی تھی۔

☆ نیلی کی تلاش میں پدم ناگ، نسطور اور زکوٹا کو کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑے....

☆ زکوٹا اور شکتی سانپ کس کے قبضے میں تھے۔

☆ مندر کے نیچے خفیہ تہہ خانے میں کیا تھا۔

☆ کیا نسطور اور زکوٹا اپنے مشن میں کامیاب ہو سکے....

یہ سب کچھ جاننے کے لئے "عینک والا جن" کا خاص نمبر اور آخری حصّہ ضرور پڑھیں۔

ایک دلچسپ، حیرت انگیز اور پراسرار ناول

خاص نمبر کی قیمت -/30 روپے اور صفحات سوا دو سو کے قریب

مصنف: اے حمید

عینک والا جن 9

بل بتوڑی اور سر کٹا انسان

☆ بدروحوں کی ملکہ سے ملئے.....

☆ زکوٹا اور کامنی ناگن کو کالی پہاڑی والے مردوں کے کنوئیں میں قید کر دیا گیا۔

☆ ایک ہزار سالہ مردہ کون تھا..... جو ان کی مدد کرنا چاہتا تھا۔

☆ اگنی دیوتا کی نرتکی.... وہ کامنی ناگن سے کیا کام لینا چاہتی تھی۔

☆ حامون جادوگر نے ایک قبر کے ساتھ اپنا کان لگایا..... تو...؟

☆ قبر کا زندہ مردہ کون تھا۔؟

☆ حامون جادوگر سر کٹے انسان سے کیا کام لینا چاہتا تھا۔

☆ نسطور اور زکوٹا کے کٹے ہوئے سر سانپوں کے غار میں چبوترے پر پڑے تھے۔

☆ کیا نسطور اور زکوٹا دوبارہ زندہ ہو سکے۔

یہ سب کچھ جاننے کے لئے "عینک والا جن" کی کتاب نمبر 9 پڑھیں۔

ایک خوفناک اور پراسرار کہانی جو آپ کو اپنے ساتھ بہالے جائے گی۔

ہر اچھے بک سٹال پر دستیاب ہے۔ قیمت صرف 15/ روپے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عینک والا جن 10 مصنف: اے حمید

نسطور جن اور بولتی کھوپڑی

☆ خونی کھنڈر کے تہ خانے میں جلتا چراغ.... تہ خانے میں انسانی کھوپڑیاں کس کی تھیں۔

☆ سمندری عفریت.... جس کے چہرے پر جھاڑیاں اگی تھیں۔

☆ دلدل والی بوڑھی عورت سے ملئے.... نسطور اس سے کیا کام لینا چاہتا تھا؟

☆ جنگل کی دیوی.... زکوٹا کی بہن۔

☆ ایک زندہ لڑکی جو کھوپڑی میں قید تھی۔

☆ بل بتوڑی اور حامون جادوگر..... سبز پوش بزرگ کی خانقاہ پر.....
جب وہ خانقاہ سے باہر نکلے تو ان کی دنیا بدل چکی تھی۔

☆ وہ لمحہ جب ریلوے اسٹیشن کے پل کے نیچے بم لگایا جانا تھا....

☆ کیا انڈین تخریب کار اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوگئے۔

یہ سب کچھ جاننے کے لئے "عینک والا جن" کی کتاب نمبر 10 پڑھیں۔
ایک خوفناک اور پراسرار کہانی جو آپ کو اپنے ساتھ بہالے جائے گی۔

ہر اچھے بک سٹال پر دستیاب ہے۔ قیمت صرف / 15 روپے

عینک والا جن 11 مصنف: اے حمید

نیلی.... پراسرار غیبی لڑکی

☆ جہاز کے دونوں انجن بند ہو چکے تھے.... لیکن وہ پھر بھی پرواز کر رہا تھا۔

☆ حامون جادوگر کا خلائی انسان سے مقابلہ....

☆ ستون سے بندھی عورت کون تھی.... وہ سانپ اسے کیوں ڈسنا چاہتا تھا۔

☆ سر کٹے انسان نے سلاخوں کو ہاتھ لگایا تو....

☆ وہ لمحہ جب سر کٹے انسان کی آنکھیں کھلی تھیں مگر جسم میں جان نہ تھی۔

یہ سب کچھ جاننے کے لئے "عینک والا جن" کی کتاب نمبر 11 پڑھیں۔
اہرام مصر سے جنم لینے والی ایک پراسرار کہانی

ہر اچھے بک سٹال پر دستیاب ہے۔ قیمت صرف = / 15 روپے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عینک والا جن 12 مصنف: اے حمید

مردے کھانے والی چڑیل

☆ وہ لمحہ جب نسطور اور زکوٹا اژدھے کے منہ میں تھے... ان پر کیا بیتی۔

☆ زکوٹا نے غائب ہونے کے لئے زیبی نوف کا نعرہ لگایا مگر...

☆ نسطور کی یاجوج ماجوج سے لڑائی... کیا نسطور کامیاب ہو سکا؟

☆ تل بتوڑی اور حاسون جادوگر چمگادڑ بن گئے۔

☆ مردے کھانے والی چڑیل کون تھی۔

☆ زکوٹا نے قبر میں جھانکا... قبر خالی تھی... اور...

ایک طلسماتی کہانی جسے پڑھتے ہوئے آپ کو اپنے سانس سینے میں اٹکتے محسوس ہوں گے۔

ہر اچھے بک سٹال پر دستیاب ہے۔ قیمت صرف =/15 روپے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk